

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 28 اکتوبر 2014ء بمطابق 03 محرم

الحرام 1436 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مندرت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -  
فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ  
وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ -

(ترجمہ): تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (مومنو) اسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا۔ (اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور (خود) فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ -

جناب سپیکر: جی، کونسی چیز اور،۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزنی: جناب سپیکر، میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔

محترمہ نگہت اور کزنی: ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

محترمہ نگہت اور کزنی: جناب سپیکر صاحب، کل یہاں پہ آپ کی کرسی سے ایک حکم ہوا تھا کہ تمام لوگ جو ہیں، وہ یہاں پہ Exact دو بجے آجائیں، مجھے پتہ ہے کہ کوئی بہت Important meeting اوپر چل رہی تھی جس کی وجہ سے تمام لوگ وہاں پہ اوپر موجود تھے لیکن جناب سپیکر صاحب، جب آپ کا حکم آجاتا ہے اور تمام پولیس والوں کی میرے ایک Colleague نے نشاندہی کی تھی کہ انہوں نے جانا ہوتا ہے، محرم کی ڈیوٹیوں کیلئے بھی، تو جناب سپیکر صاحب! ابھی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد دوبارہ جو ہے تو یہ شروع ہو رہا ہے تو یہ میٹنگ اگر صبح گیارہ بجے، آپ یعنی ان لوگوں کو بلا لیتے تو شاید یہ بہتر ہوتا، جس نے بھی بلائی ہے، مجھے نہیں پتہ اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب! ملالہ کیلئے یہاں پہ، چونکہ ملالہ نے ہمارے ملک کیلئے ایک نو بل انعام جو ہے تو وہ لے کر آئی ہیں تو ملالہ کیلئے یہاں پہ Unanimously ایک قرار داد ہونی چاہیے کیونکہ میرے Colleague جعفر شاہ نے اس قرار داد کو جمع کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک وہ ہاؤس میں نہیں آرہی ہے، تو ملالہ چونکہ ایک ذہین، پاکستان کیلئے، اور وہ دہشت گردی کا شکار ہوئیں اور آج دنیا بھر میں پاکستان کا نام اس نے ایک خاتون ہونے کے ناطے روشن کر دیا تو اس کیلئے میں آپ سے درخواست کروں گی کہ اگر گورنمنٹ کی اور تمام اپوزیشن کی طرف سے ایک Unanimously قرار داد اس کے حق میں آجائے، صرف Appreciate کرنے کی بات ہوتی ہے اور وہ Appreciation اگر اس کو مل جائے تو میرا خیال ہے کہ یہ ہمارے سب کیلئے، کے پی کے کیلئے اور پورے پاکستان کیلئے ایک 'آنر' ہے۔ تھینک یو۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کونسی چیز اور' کی طرف جاتے ہیں۔ جناب سردار حسین بابک، کونسی چیز نمبر 1389، سردار حسین بابک، موجود نہیں ہیں۔ کونسی چیز نمبر 1390، سردار حسین بابک، سردار حسین بابک۔

جناب محمد علی (پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ): جناب سپیکر! زہ ہم یو خبرہ کول غوارم پہ دے سلسلہ کبھی۔

جناب سپیکر: کوئسچن دا ختم شی نو، (مداخلت) مجھے پتہ ہے۔  
(مداخلت) چلو میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ تھیک دہ او دے باندھے بہ خبرہ او کرو ان شاء اللہ، دے باندھے بہ خبرہ کوؤ۔ دغہ خہ شو۔ (مداخلت) اچھا چلو، بسم اللہ، نہیں میں کہتا ہوں کہ تھوڑا غیر جذباتی انداز میں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ: جناب سپیکر صاحب، زما صرف دا یوریکویسٹ دے، دے دوئی دیر بنہ Valid point دے، بنائستہ پوائنٹ ہے Raise کرے دے، زما دا عرض دے چے یو طرف تہ خود دے پاکستان دے خاورے یو ماشومہ ملالہ یوسفزئی انٹرنیشنل لیول باندھے داسے یو بنہ کار کوی چے دھغے د پارہ، دھغے د Appreciation د پارہ قرار داد راخی خور سرہ چے زمونر۔ یو بلہ خور تور سرے چے عافیہ صدیقی پہ نوم د امریکے پہ جیلونو کبھی دھغہ ظالمانو سرہ، ہغہ پہ یو تنگ سلاخونو کبھی گیرہ دہ، دھغے د پارہ ہم یو بنائستہ قرار داد جوائنت راشی چے مونر دھغے مذمت او کرو، اپیل او کرو چے دھغوی رھائی د پارہ کوشش او کرے شی۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: رہنتیا دہ۔ سردار حسین بابک، موجود نہیں ہیں، چلو، نن خود مفتی جانان صاحب بیا بلھا دغہ راغلی دے، پنڈ راغلی دے او دا تول وائی، تہ مفتی جانان صاحب لہ، وائی دغہ کوپی، دغہ پرے راغلی دے، وائی بل چا لہ دغہ نہ ور کوپی، اہمیت نہ ور کوپی، ما او وئیل نو دا مفتی صاحب چے کوشش کوی،

تیارے کوی کنہ نو بالکل دے دوئی حق دے۔ مفتی جانان صاحب، 1906۔

\* 1906 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر محکمہ ماہی پروری ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے مختلف مقامات پر ماہی پروری کے فارمز موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبائی حکومت مذکورہ فارمز پر سالانہ خطیر رقم خرچ کرتی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں میں مذکورہ فارمز سے حکومت کو کتنی آمدن ہوئی، نیز گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ کے ملازمین کے اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک و امداد باہمی): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں میں ملازمین کے اخراجات و حکومت کی آمدن کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

نوٹ: مندرجہ بالا ہجیری یونٹس براہ راست آمدن کا ذریعہ نہیں بلکہ اس سے مچھلی بچہ یعنی پونگ صوبے کے مختلف دریاؤں، جھیلوں اور ڈیمز میں سٹاک کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ماہی پروری سے وابستہ حضرات کو بچہ مچھلی سرکاری رعایتی نرخ پر مہیا کیا جاتا ہے جس سے حکومت کو بالواسطہ طور پر کروڑوں روپے کی آمدن کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں صوبے کے رہائشیوں کو روزگار کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ مزید یہ کہ ان ہجیری یونٹس میں یونیورسٹیز کے طلباء کے علاوہ ماہی پروری سے وابستہ افراد کو تربیت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، دا 1906 نمبر سوال دے او جناب سپیکر صاحب! ما تہ چہی د کوم سوال جواب راکرے شوے دے، زہ ہغہ سوال طرف تہ لبرہ غوندہی ستا سو توجہ ارؤم۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب!

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: تا سو دا خپلہ بیا دھراؤ کرئ۔

مفتی سید جانان: جی۔

جناب سپیکر: دا خبرہ بیا دھراؤ کرئ۔

مفتی سید جانان: دہی سوال کبھی ما تہ دا کوم تفصیل راکرے شوے دے، دہی طرف تہ لبرہ غوندہی ستا سو توجہ ارؤم جناب سپیکر صاحب۔ دا جناب سپیکر صاحب، سن 2011-12، 2010-11، 2009-10، 2008-09، او 2012-13، جناب سپیکر صاحب! دا ہر کال دوئی ما تہ تفصیل راکرے دے خو دا اول نمبر کبھی تا سو اوگورئ

جناب سپیکر صاحب! دلته آمدن 11,46,275 روپی آمدن شوے دے، خرچہ، 27,38,269 روپی خرچہ شوے دہ۔ بیا جناب سپیکر صاحب! پینخو کالونو کبھی بیا دا توله خرچہ شوے دہ، شوے دہ، شوے دہ، یو کال کبھی خومرہ فرق راغلی دے جناب سپیکر صاحب! 1,79,36,652 روپی یو کال کبھی خسارہ دغی ادارے تہ شوے دہ۔ بیا پینخہ کالونو کبھی جناب سپیکر صاحب، 14,64,90,750 روپی، دا پینخہ کالونو کبھی دغی محکمہ خسارہ کرے دہ۔ زما بہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش وی چے پکار دا دہ چے محکمہ گتے کوی، دا پکار دہ چے دوی مونر تہ دومرہ آمدن را کرے وے بلکہ چودہ کروڑ پہ خانی باندے دوی مونر تہ چالیس کروڑ را کرے وے، کہ داسی مطلب دے دا ادارے پہ خسارو باندے روانی وی، روانی وی، روانی وی جناب سپیکر صاحب! د فاندے پہ خانی باندے مطلب دا دے مونر تہ نقصان کیوی، منسٹر صاحب نہ زما دا گزارش دے، ما تہ دلبر غوندی وضاحت او کرے، نور ان شاء اللہ العظیم نو بیا بہ خہ دغہ او کرو۔

جناب عبدالستار خان: جناب! سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: محب اللہ خان، محب اللہ، اچھا سپلیمنٹری، محب اللہ خان، ایک منٹ، یہ سپلیمنٹری کو کسچن ہے۔

جناب عبدالستار خان: سر تھینک یو۔ اس سوال پر سر! میرا سپلیمنٹری، میں کو کسچن کرنا چاہتا ہوں، بڑا اہم سوال بنتا ہے۔ سر، ہمارے صوبے میں ماہی پروری میں اس سیکٹر میں ٹراؤٹ فیش کا جو شعبہ ہے، یقیناً آسمات میں اور کاغان ویلی میں اس کے بڑے فارمز ہیں۔ اس سال سیزن میں نے ذاتی طور پر، میرا بڑا شوق بھی ہے اور میں اس پر کام کر رہا ہوں ذاتی طور پر اپنے حلقے میں، میں نے ذاتی طور پر اس فارم کا وزٹ کیا، شنو فارم کاغان ویلی جو پاکستان میں ٹاپ کلاس کی ہجیری تھی اس کی۔ تو ضمنی سوال میرا یہ بنتا ہے اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ سپلیمنٹری۔۔۔۔۔

جناب عبدالستار خان: سوال کرتا ہوں سر۔

جناب سپیکر: یہ سپلیمنٹری نہیں بنتا ہے اس کے ساتھ۔

جناب عبدالستار خان: تو اس میں میرے علم کے مطابق اس سال میرے پاس تفصیل آئی ہے کہ ڈائریکٹر فشریز نے اس فارم کو تقریباً تمام اس میں جو نسل کشی ہوئی ہے، اس کے جو بچے ہیں، وہ ختم ہو گئے ہیں۔ اس

فارم میں جو مچھلی تھی، وہ ختم ہو گئی ہے، اس پہ انکوائری ہو رہی ہے، اس میں محکمہ نے کیا کارروائی کی ہے؟  
میرا سوال یہ ہے سر۔

جناب سپیکر: محب اللہ خان۔

معاون خصوصی برائے لائیو سٹاک و امداد باہمی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، مفتی صاحب چچی کوم سوال کرے دے، کوم زمونبر د ہیچریانو بارہ کبنی چچی دا پہ خسارہ کبنی دی، روانی دی نو د دوئی د سوال مونبر قدر کوؤ خو چونکہ کوم چچی زمونبر ہیچریانی دی او دا کوم تعداد باندی دوئی د خساری او د دغی د فاندی خبرہ او کرہ نو دا ہیچریانی د آمدن د پارہ نہ دی، د دے خپل یو کار دے چچی مونبر پہ ہغی، زمونبر دا دہ چچی مونبر تخم پیدا کوؤ، پہ ہغی کبنی مونبر Broodier سازوؤ، د Broodier سرہ مونبر زمیندار تہ تریننگ ورکرو او لکہ د مہو ہغہ کوم دغہ چچی کوم دے، ہغہ پہ کے پی کے کبنی سیوا کوؤ، نو ہغی کبنی دا نہ وی چچی لکہ مونبر آمدن خوراغی خو کے پی کے کبنی تاسو خومرہ ہم گرخی، پہ لارہ باندی گرخی، پہ روہ روان یی، خومرہ چچی ہم ریستورنٹس دی، پہ ہغی کبنی مہی ملاویری، د ہغی دغہ ملاویری، د ہغی فائدہ دا دہ چچی زمونبر خومرہ چچی دا ہیچریانی دی، ہغہ پہ دے باندی کار کوی چچی مونبر زمیندار زیادہ سے زیادہ Facilitate کرو، دا کمرشل چیز نہ دے چچی مونبر تہ ریونیو راشی۔ بھر حال بیا ہم زمونبر چچی کوم ڈیمز دی، مونبر چچی کوم خیزونہ پہ دغہ باندی ورکوؤ نو د ہغی زمونبر آمدنی چچی کوم دہ ہغہ پہ دے دوہ کالہ کبنی ڈیرہ قابل ستائش دہ۔ ان شاء اللہ زہ بہ د مفتی صاحب سرہ پہ دے باندی کبنینم او دوئی تہ بہ زہ او بنایم چچی پہ ہغی کبنی مونبر ایک سو پچاس، دو سو دس، مونبر ہغی کبنی دغہ تلی یو خکہ چچی مونبر تہ حدف پہ تیر 13-2012 کبنی مونبر تہ حدف راکرے شوے وو، دو کروڑ روپی، پہ ہغی کبنی مونبر مخکبنی تلی یو، اوس د ہغی دو کروڑ چھتیس لاکھ روپی ریونیو راغلی دہ۔ چونکہ ریونیو چچی دغہ تہ راخی، ماہی پروری پہ مد کبنی راخی، دغہ د دے ہیچریانو نہ راخی جی، دا صرف او صرف چچی کوم دے د زمیندارو د Facilitation د پارہ دی۔ پہ ہغی کبنی زمونبر سرہ ڈیمز دی، ہغہ مختلف مدونو کبنی د ہغی تیندر کیبری،

هغه آکشن کیری او هغی کبھی فشریز، په ایگریکلچر ډیپارٹمنٹ کبھی هغه ډیر ټاپ بانډی روان دے نو مفتی صاحب ته زما ریکویسٹ دے چې ان شاء اللہ دوی د زمونږ سره کبھینی، دوی ته به زه او بنایم چې فشریز، په ډیکبھی مونږ خومره په دې دوه کالو کبھی مخکبھی تلی یو۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جاناں: منسٹر صاحب جی بنه سرے دے خو ما ته ئے وئیل چې ان شاء اللہ العزیز زه به کبھینم، دا ټول تفصیل به تا ته در کړم۔ زه مطمئن یم۔

جناب سپیکر: کونسیجن نمبر 1907، ملک نور سلیم صاحب۔

\* 1907 \_ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کی مروت میں محکمہ زراعت میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام پوسٹوں پر کتنے افراد نے درخواستیں جمع کیں، نیز اخباری اشتہار، میرٹ لسٹ، ٹیسٹ ریزلٹ، بھرتی شدہ اور غیر بھرتی شدہ تمام افراد کے ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت نے پڑھا):

(الف) جی ہاں، محکمہ زراعت کے درج ذیل ڈائریکٹریٹس نے گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کی مروت میں بھرتیاں کی ہیں۔

1۔ زراعت توسیع۔

2۔ امور حیوانات توسیع۔

3۔ محکمہ تحفظ اراضیات۔

4۔ ایگریکلچر انجنیئرنگ۔

(ب) ضلع کی مروت میں بھرتی شدہ افراد کی میرٹ لسٹ، ٹیسٹ ریزلٹ، اخباری اشتہار وغیرہ کی تفصیل دی گئی، منسلکہ ضمیمہ جات پر لطف ہیں۔

1 زراعت توسیع، منسلکہ ضمیمہ "الف"

2 جامور حیوانات، توسیع منسلکہ ضمیمہ "ب"

3 محکمہ تحفظ اراضیات، منسلکہ ضمیمہ "ج"

4 ایگریکلچر انجینئرنگ، منسلکہ ضمیمہ "د"

ضمیمہ منسلکہ "الف"، "ب"، "ج" اور "د" میں درج تمام تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہیں۔  
جناب نور سلیم ملک: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سوال نمبر 1907۔  
جناب سپیکر! میں نے اس سوال میں وزیر زراعت صاحب سے پوچھا تھا کہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران  
ضلع لکی مروت میں محکمہ زراعت میں بھرتیاں کی گئی ہیں؟ جواب دیا گیا کہ جی ہاں، محکمہ زراعت کے درج  
ذیل ڈائریکٹر بیٹس میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع لکی مروت میں بھرتیاں کی گئیں:

1- زراعت میں توسیع۔ 2- امور حیوانات و توسیع۔ 3- محکمہ تحفظ اراضیات۔ 4- ایگریکلچر انجینئرنگ۔

جناب سپیکر! اسی سوال کے (ب) میں یہ پوچھا گیا تھا کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام پوسٹوں پر  
کتنے افراد نے درخواستیں جمع کی ہیں، نیز اخباری اشتہار، میرٹ لسٹ، ٹیسٹ رزلٹ، بھرتی شدہ اور غیر  
بھرتی شدہ تمام افراد کے ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! اس سوال کو جس طرح محکمے  
نے چار حصوں میں Divide کیا ہے، چار مختلف شعبوں کا جواب دیتے ہوئے، جناب سپیکر! اگر سوال کے  
پہلے ہی حصے میں دیکھا جائے تو ایک صاحب بھرتی ہوئے ہیں جن کا نام ہے مسٹر صفت اللہ خان As a  
Field Assistant اور اس سلسلے میں جناب سپیکر! یہاں یہ اشتہار بھی منسلک ہے جس میں شرائط کے  
زمرے میں اس کیلئے پہلی شرط بھرتی کیلئے تھی کہ امیدوار میٹرک سائنس ہو اور زرعی تربیتی ادارہ  
گورنمنٹ سے منظور شدہ دو سالہ فیلڈ اسٹنٹ کورس پاس کیا ہو، جناب سپیکر! جب پوسٹنگ جہاں  
ایجوکیشن کو ایفیکیشن پر دی گئی ہے، وہاں پر اس دو سالہ کورس کا ذکر کہیں موجود نہیں ہے۔ دوسرا اس کے  
علاوہ جناب سپیکر! اس سوال پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ جو Irregularities ہوئی ہیں محکمے کے اندر، ان کو  
سامنے لایا جائے۔ جناب سپیکر! پہلے نمبر پر جو امیدوار مسٹر صفت اللہ سن آف شفیع اللہ ہے، وہ جو کمیٹی،  
جناب سپیکر! آپ کی توجہ چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کا کونسی سچن میں نے پورا پڑھا ہے اور Answer بھی، میں نے پوری اس کی سٹی کی ہے۔



جناب نور سلیم ملک: بہت شکریہ، بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! جو کمیٹی کے ممبران ہیں، ان میں سے تیسرے نمبر پر جو ممبر صاحب ہیں، مسٹر شفیع اللہ خان ایچ آر ڈی او آف ڈی سی او آفس، وہ اتفاق سے اس امیدوار کے والد بزرگوار ہیں تو جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایک تو یہ صاحب جو شرائط پر پورے نہیں اتر رہے تھے، دوسرا ان کو جو ٹیسٹ میں چھ نمبر سب سے زیادہ دیئے گئے ہیں، اس کا Criteria کیا تھا؟ تو میرے یہ سوالات ہیں، اس سلسلے میں جن کا جواب نہیں دیا گیا ہے تو میں مسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ جواب دیدیں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: مسٹر صاحب خود میرے پاس آئے تھے، ان کی ڈاکٹر کے ساتھ اپوائنٹمنٹ تھی تو وہ اس کی جگہ زرین ضیاء آپ کو ریسپانڈ کریں گی۔

محترمہ زرین ریاض (پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے میں تو مسٹر صاحب کی طرف سے ان کا جو میسج ہے، ان کا یہ میسج تھا کہ میری طرف سے معذرت کریں، ان کی ڈاکٹر صاحب کے پاس اپوائنٹمنٹ تھی تو وہ اس کیلئے گئے ہیں، اس وجہ سے اسمبلی میں نہیں آسکے، تو ان کا میسج ملا تھا کہ میں آپ کو Convey کر دوں۔ جہاں تک ہمارے ممبر صاحب کا سوال ہے، بالکل ان کا جو سوال ہے، بھرتیاں ہوئی ہیں اور ان بھرتیوں کی ڈیٹیل بھی ساتھ ہے اور تمام بھرتیوں میں میرٹ کو Follow کیا گیا ہے۔ اس میں اخبار کی ڈیٹیل بھی ہے، ایڈورٹائزمنٹ کی ڈیٹیل بھی ہے اور میرٹ لسٹ بھی لگی ہوئی ہے، تو جتنے بھی ڈیپارٹمنٹ نے بھرتی کئے ہیں، اگر آپ ان کو دیکھیں تو وہ پورے میرٹ کو Follow کیا گیا ہے، تو میرے خیال میں اس میں تو نہیں ہے، آپ کو اگر کوئی اعتراض ہے تو بتائیں۔ اس میں میرٹ کو پوری طرح Follow کیا گیا ہے اور میرٹ کے اوپر کیا گیا ہے اور یہ بھرتیاں تقریباً ہماری گورنمنٹ کے دور میں نہیں ہوئیں، پچھلی گورنمنٹ میں ہوئی ہیں لیکن پھر بھی ہم آپ کو جواب دے رہے ہیں کہ یہ تمام میرٹ کو Follow کیا گیا ہے اور اس میں میرٹ لسٹ لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔ ملک صاحب، ملک نور سلیم۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: شاہ حسین خان شہ وائی؟

جناب شاہ حسین خان: داسپی دہ جی چپی میڈم وائی چپی دیکھنی د میرت مکمل خیال ساتلے شوے دے او ایم پی اے صاحب وائی چپی کوم امیدوار چپی سلیکت شوے دے نو انٹرویو کھنی چپی کوم کس ناست دے، دا د دوئی والد صاحب دے، (تہقہ) نو تاسو بیا او وائی چپی دا بہ بیا خنگہ میرت شی؟

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: میں اس پر تھوڑا سا (شور اور مداخلت) ایک منٹ۔

جناب سپیکر: تھوڑا لائٹ موڈ، میں گپ بھی کرتے ہیں ناجی، نہ وہ جواب دیدیں گے، تھوڑا گپ بھی کرتے ہیں اس کے اوپر۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یقیناً میں سر! میڈم کو Really appreciate کرتا ہوں۔ آج میں ویسے By chance ان کے آفس میں گیا تھا لیکن جس طریقے سے وہ اس کونسن کو سٹڈی کر رہی تھیں، میں Really appreciate کرتا ہوں لیکن سر! یہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے، ان کی کوئی وہ نہیں ہے، ڈیپارٹمنٹ نے جو اس کی ڈیٹیل مانگی ہے کہ یہاں جب اس کا والد صاحب ایک کمیٹی کو Preside کر رہے ہیں یا اس میں بیٹھا ہو تو یہ میرٹ کیسے بن سکتی ہے؟ تو میرے خیال میں (تہقہ) یہ ضمنی کونسن ہے کہ سر! یہ پورا کونسن کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ وہاں پہ یہ Trace ہو جائے کیونکہ میڈم کی تو اس میں کوئی وہ نہیں ہے، میڈم جو کہہ رہی ہیں، وہ صحیح کہہ رہی ہیں لیکن ڈیپارٹمنٹ نے جو ان کے ساتھ کیا ہے نا، میرے خیال میں اس پہ تھوڑا وہ کریں۔

محترمہ نگہت اور کرنی: سر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! ایک منٹ۔ اچھا نگہت! آپ نے جو کچھ کہنا ہے، اس کے بعد آپ Explain کر لیں گے۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ، ایک منٹ، میڈم!

محترمہ نگہت اور کرنی: جی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر، آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے یہی بات کرنا چاہتی ہوں کہ جب ڈیپارٹمنٹ آپ کو غلط جواب دیتا ہے تو آج انکا یہ فرض بنتا ہے کیونکہ ہم اس بات کو اور زیادہ نہیں چھیڑنا چاہتے کیونکہ ایک بندے کی ایسی اپوائنٹمنٹ ہوتی ہے کہ جس کا والد خود اس کمیٹی کا ممبر تھا تو ظاہر ہے اس کے پاس دو سال کا ڈپلومہ اس کی Requirement تھی جبکہ اس کے پاس دو سال کا ڈپلومہ نہیں تھا اور صرف انہوں نے یہ کہہ کر اس کو بھرتی کر لیا ہے کہ بھئی اس کے انٹرویو میں مارکس زیادہ تھے۔ تو Follow نہیں کیا گیا میرٹ کو، تو پچھلی گورنمنٹ کو بجائے اس کے کہ تنقید بنایا جائے، آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے، آپ کے توسط سے یہ گزارش کرتی ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ سے پوچھیں کہ انہوں نے ایسی غلطی کیوں کی ہے؟ اور آئندہ کیلئے، اور سوال کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ پورے طریقے سے اس کی چھان بین ہو سکے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: میڈم زرین ضیاء۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: جناب سپیکر! میں یہاں پہ کلیئر کرنا چاہتی ہوں کہ جب میرے ممبر صاحب نے یہ سوال اٹھایا تو میں اندر تھی، وہاں پہ Misunderstanding ہو رہی ہے، میں نے ان کا سوال اس وقت سنا نہیں۔ جہاں تک ان کا سوال ہے کہ جی میرٹ کو Follow نہیں کیا گیا، مجھے یہ پتہ ہے کہ آپ نے اس وقت نہیں اٹھایا، جب میں اندر تھی میرے سامنے اس سوال کو آپ کو اٹھانا چاہیے تھا، اگر میرٹ کو Follow نہیں کیا گیا۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ ٹائم پہ آئیں ناں، یہ تو اس طرح نہیں ہے کہ کوئی آپ کا Wait کرے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: ٹھیک ہے ناں، میں جواب دے رہی ہوں، میں جواب دے رہی ہوں، میرا کام ہے، اپنے ممبر کو Satisfy کرنا میرا کام ہے، تو میں اپنے ممبر کو فلور آف ہاؤس کہہ رہی ہوں کہ اگر میرٹ کو، ان کے تحفظات ہیں اور میرٹ کو Follow نہیں کیا گیا تو وہ ہمارے ساتھ آئیں بیٹھیں، کہاں پہ ہے؟ (مداخلت) ایک منٹ، ایک منٹ، کیونکہ انہوں نے یہ سوال، یہ جو کسکسن ہے، یہ انہوں نے سوال میں نہیں اٹھایا تھا، یہ جو ابھی اٹھا رہے ہیں کہ وہاں پہ ان کے والد ہیں، کمیٹی ممبر ان کے والد ہیں، یہ

سوال میں نہیں ہے۔ آپ ہمارے ساتھ آکر بیٹھیں، کہیں پہ بھی آپ کو کوئی ہے تو ہم آن دی فلور آپ سے کمنٹ کرتے ہیں کہ جہاں پہ بھی Irregularity ہوئی ہے، وہ ان شاء اللہ ہم اس کی انکوائری بھی کریں گے اور فلور آف دی ہاؤس جس طرح آپ Satisfy ہوتے ہیں، ہم اسی طرح آپ کو Satisfy کریں گے۔

جناب سپیکر: جی ملک نور سلیم۔ مفتی صاحب! پریردہ کنہ، د ملک صاحب خبرہ

دہ۔

مفتی سید جانان: یوہ د خیر خبرہ کوم جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی وائی د خیر خبرہ کوم۔

مفتی سید جانان: دا جی چرتہ یو تبلیغ والا دے، مونہر تہ وائی ستاسو پبنتانہ پنجاب تہ لار وو، بیا ہغہ سبائے شیپر نمبری ورکری وې، بیا ہغہ وئیل "اللہ بہت بڑا ہے" بیا ئے وئیلی دی "اللہ سب سے بڑا ہے"، ہغہ ورتہ وئیلی دی چھی "اور"، ہغہ ورتہ وئیلی دی چھی "اور امیر صاحب بتائے گا"۔ (تھقے) زہ جی دا گزارش کوم چھی کوم سیکرٹریان دی، دوئی د پہ خبری مکمل خان پوہہ کوی، ہغی نہ بعد د راخی، دلته ممبرانو تہ بہ ہم مشکل نہ وی او د ممبر او د سیکرٹری او د ایڈوائزر صاحب بہ ہم بپی عزتی نہ کیری۔ سپیکر صاحب! دا بہ زما گزارش وی او زہ دا گزارش کوم ممبر صاحب تہ چھی دا د ہغہ ہومرہ پوری پریردوی، کلہ منسٹر صاحب راشی دا سوال د پینڈنگ او ساتلے شی، چھی منسٹر صاحب راشی ہغی نہ بعد د فیصلہ او کرے شی۔

جناب شاہ حسین خان: میدم بہ نور سلیم صاحب سرہ کنبینی۔

(شور)

جناب سپیکر: تھیک دہ۔ نور سلیم خان۔

(شور)

جناب نور سلیم ملک: شکریہ، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! سب سے پہلے معذرت خواہ ہوں کہ میڈم موجود نہیں تھیں اور میں نے کچھ کہا اور انہوں نے نہیں سنا، اس کیلئے میں آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ میں آپ کو دوبارہ ایک دفعہ بتا دیتا ہوں، سوال میں نہیں پوچھا تھا، مجھے انفارمیشن نہیں تھی اس کی، آپ کا محکمہ مجھے انفارمیشن دے رہا ہے اور وہ انفارمیشن جو دے رہا ہے، اس دستیاب انفارمیشن سے میں نے آپ کی معلومات کیلئے کچھ اس میں اضافہ کیا۔ اس میں آپ کو بتایا کہ جو Criteria تھا اس کو Meet نہیں کیا گیا، جو کمیٹی کے ممبر صاحب تھے، ان کے صاحبزادے کو اپوائنٹ کیا گیا۔ میرا صرف اس پر اعتراض تھا۔ میں یہاں پر یہ چاہتا ہوں کہ پچھلی حکومتوں میں یا ابھی کی حکومت میں اگر محکمہ میں ایک غلط کام ہو جاتا ہے تو ہم اس فلور پر اس اسمبلی میں اسی لئے موجود ہیں کہ ہم نے اس کی تصحیح کرنی ہے، اس کو ٹھیک کرنا ہے، میں نہ آپ پر الزام لگا رہا ہوں نہ ہی موجودہ حکومت پر الزام لگا رہا ہوں۔ میں جو بات کر رہا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر محکمے نے غلطی کی ہے تو آپ اسے Defend نہ کریں۔ یہاں پہ کھلی میرٹ کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں اور انہوں نے غلط اپوائنٹمنٹ کی ہے، لہذا میری تو یہ درخواست ہو گی کہ آپ کو چاہیے یہ کہ مجھے مطمئن کریں اور محکمے سے پوچھیں کہ وہ اس پر اس قسم کا جواب کیوں دیتے ہیں؟ جناب سپیکر، شکریہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: میں جناب سپیکر، فلور آف دی ہاؤس پہ اپنے ممبر کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ جس طرح مطمئن ہونا چاہتے ہیں، ہم اس طرح، اگر انہیں (شور) اگر انہیں، اگر انہیں ہمارے اوپر اعتماد ہے تو ہم اس طرح ان کو مطمئن کریں گے۔ وہ جس طرح چاہیں وہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور جو بھی ان کے تحفظات ہیں، ہم ان کو کلیئر کریں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نور سلیم خان۔

جناب نور سلیم ملک: سپیکر صاحب! شکریہ، میں آپ۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے زراعت: اور اگر ایسا ہوا ہے تو ہم پوری انکوائری کریں گے اور جو بھی اس میں Irregularity ہوئی ہے، ہم اس پر ایکشن لیں گے۔

جناب سپیکر: جی، نور سلیم صاحب۔

جناب نور سلیم ملک: میں محترمہ کی بہت عزت کرتا ہوں، جناب سپیکر! گو میرا تجربہ کچھ اچھا نہیں ہے، اس سے پہلے بھی مجھے یہاں پہ یہ یقین دہانی کرائی تھی کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں اور ہم آپ کو مطمئن کر دیں گے، آج تک وہ دن آیا نہیں ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ محترمہ جو کہہ رہی ہیں، وہ اس بات پہ ثابت قدم رہیں گی اور میں آپ کی بات کو قائم رکھتے ہوئے آپ کے ساتھ بیٹھنے کیلئے تیار ہوں۔ بہت بہت شکریہ۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: یہ آپس میں Easily discuss کر لیں گے، علاقے کے، دونوں کی مروت سے ہیں تو بات کر لیں گے نا۔ یہ کونسنین نمبر 1101، ملک نور سلیم خان۔

\* 1101 \_ جناب نور سلیم ملک: کیا وزیر زراعت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ضلع کی مروت میں محکمہ زراعت میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام پوسٹوں پر کتنے افراد نے درخواستیں جمع کیں، نیز اخباری اشتہار، میرٹ لسٹ، ٹیسٹ ریزلٹ، بھرتی شدہ اور غیر بھرتی شدہ تمام افراد کے ناموں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور (وزیر زراعت): (الف) جی ہاں، گزشتہ پانچ سالوں میں محکمہ زراعت کے ذیلی شاخ لائیوسٹاک اینڈ ڈیری ڈیولپمنٹ ضلع کی مروت میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔

(ب) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ محکمہ لائیوسٹاک ڈیری ڈیولپمنٹ ضلع کی مروت میں کل 20 افراد درجہ چہارم کی خالی آسامیوں پر بھرتی کئے گئے ہیں۔ یہ بھرتیاں سابقہ ضلعی حکومت نے مقامی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ذریعے میرٹ کی بنیاد پر کی تھیں جس کا تمام ریکارڈ متعلقہ سابق ای ڈی او (ایگری) ضلع کی مروت میں موجود ہے۔ تاہم دستیاب ریکارڈ میں بھرتی شدہ افراد کی تفصیلی لسٹ بمعہ ان کی تعیناتی حکم نامہ کی نقول منسلک ہیں۔ (منسلکہ تفصیلی ایوان کو فراہم کر دی گئی)۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ جناب سپیکر! 1101۔

جناب سپیکر: 1101- آج بہت زیادہ کونچیز ہیں، کوشش کریں گے کہ سب کو موقع ملے تو ٹائم کا خیال رکھیں، مہربانی۔

جناب نور سلیم ملک: جی جی۔ جناب سپیکر، یہ بھی اسی سوال کا حصہ تھا، انہوں نے چار جگہ پیش کیا ہے علیحدہ علیحدہ سے، تو میں ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا اور وہ تمام جو ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

جناب نور سلیم ملک: اسی سوال کے حصے سے، یہ جو ہے ناں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

جناب نور سلیم ملک: شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شیراز خان، 1910۔

\* 1910 \_ جناب محمد شیراز: کیا وزیر لائیوسٹاک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ PK-36 میں کل کتنے ویٹرنری ہسپتال ہیں، ان میں کتنے ڈاکٹرز اور دوسرا عملہ تعینات ہے۔ ہر ایک ہسپتال کی منظور شدہ آسامیاں، تعینات عملہ اور خالی آسامیوں کی گریڈ وائز تفصیل، نیز ویٹرنری ہسپتال ٹوپی کو تحصیل وٹرنری ہسپتال کا درجہ کیوں نہیں دیا گیا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

جناب محب اللہ خان (معاون خصوصی برائے لائیوسٹاک و امداد باہمی): اس ضمن میں مطلع کیا جاتا ہے کہ صوبائی حلقہ PK-36 میں کل 15 ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسریز / مراکز کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل بمعہ ڈاکٹر اور دوسرا عملہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ویٹرنری ہسپتال / ڈسپنسری کا نام	ویٹرنری آفیسر (ہیلتھ)	ویٹرنری اسسٹنٹ	کلاس فور	کل منظور شدہ آسامیاں	خالی آسامیاں
01	ٹوپی	1	1	1	3	---
02	پاپنی	---	1	2	3	---
03	قدرہ	---	1	2	3	---

---	3	2	1	---	گندف	04
---	3	2	1	---	ملک آباد	05
---	3	2	1	---	کبکنی	06
---	3	2	1	---	تکلیں	07
---	3	2	1	---	اتلہ	08
---	3	1	1	---	تربت	09
---	2	1	1	---	منگل چائی	10
---	2	2	1	---	ڈاگئی	11
---	3	1	1	---	پناول	12
---	2	-	1	---	مینسی	13
---	1	-	1	---	بناگرہ	14
---	1	-	1	---	بام خیل	15

مزید مطلع کیا جاتا ہے کہ حلقہ PK-36 میں کسی بھی گریڈ کی کوئی خالی آسامی موجود نہیں ہے، نیز

ٹوپی کے سول ویٹرنری ہسپتال کا درجہ تحصیل ویٹرنری ہسپتال کا ہے۔

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ میں نے، پی کے 36 میں کل کتنے وٹرنریز ہسپتال تھے، مجھے منسٹر صاحب نے، ان کے ساتھ میری میٹنگ ہوئی ہے اور منسٹر صاحب اچھے آدمی ہیں اور مجھے اس نے مطمئن کر دیا ہے اور میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ کونسلین نمبر 1920، مفتی سید جانان۔

\* 1920 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے تاحال ضلع ہنگو، کوہاٹ، بنوں، کرک اور ٹانک کے ضلعی ایجوکیشن دفاتر میں متعدد سکول اساتذہ کام کر رہے ہیں؛



(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دفاتر میں کام کرنے کی وجہ سے سکولوں میں اساتذہ کی کئی پوسٹیں خالی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ اضلاع میں جو اساتذہ ضلعی دفاتر میں کام کر رہے ہیں، ان کے نام، سکیل اور جن جن سکولوں میں تعینات تھے، الگ الگ ضلع وائز فراہم کئے جائیں؟  
جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔ ضلع بنوں (مردانہ)، کرک (مردانہ/زنانہ)، کوہاٹ (زنانہ)، ہنگو (زنانہ) اور ٹانک (مردانہ) میں کوئی استاد/استانی دفاتر میں کام نہیں کر رہے ہیں جبکہ ضلع ٹانک (زنانہ)، ہنگو (مردانہ)، کوہاٹ (مردانہ) اور بنوں (زنانہ) میں اساتذہ دفاتر میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) جو اساتذہ ضلعی دفاتر میں کام کر رہے ہیں، ان کے نام، سکیل اور جن جن سکولوں میں تعینات ہیں، الگ الگ ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	نام استاد	سکول
ٹانک	صفیہ نورین (SPET) BPS-16	GGHS پائی
	فرزانہ نسرین (SDM) BPS-16	GGHS گل امام
ہنگو	دوست محمد (CT) BPS-15	GMS تری بانڈہ
	نور رحمان (PET) BPS-15	GMS بڑھ عباس خیل
کوہاٹ	خالد حمید (PST) BPS-12	GPS حکیم آباد
	واجد اقبال (PST) BPS-12	GPS مندی
بنوں	چاند بی بی (PSHT) BPS-15	GGPS شہید بابائوں
	شاہانہ حمید (PSHT) BPS-15	GGPS شماس خیل بنوں

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! دا 1920 نمبر سوال دے او دیکھنہی ما د ہغہ استاذانو ڊیٹیل غوبنتے دے چہ ہغہ سکولونو کنہی استاذان دی او دفتر کنہی ناست دی، دفتر کنہی کاروبار کوی او سرکاری

احکامات نمٹاوی۔ سپیکر صاحب، ما تہ چہ کوم تعداد راکرے شوے دے، دا اتہ کسان دی، منسٹر صاحب نہ دا گزارش کوم چہ آیا د دغہ اتہ کسانو پہ ڄائے باندی نوی بھرتی شوی دی او کہ یو استاذ ئے یو ڄائے نہ رابدل کرے شوے دے هغلته بل استاذ رابدل دے او بل پہ ڄائے باندی بل رابدل دے یا هغه سیتونہ خالی دی؟ منسٹر صاحب تہ مہی دا گزارش دے چہ دا وضاحت دلبر راتہ او کری او دا مہی ہم منسٹر صاحب نہ گزارش دے چہ آیا منسٹر صاحب د دغہ اتہ پوستونو پہ ڄائے باندی نوی بھرتی تہ د موجودہ حکومت د بھرتی کولو څہ ارادہ شتہ او کہ نشته دے سپیکر صاحب؟

جناب سپیکر: عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یو خو ورومبے دا مفتی صاحب چہ کوم سوال کرے دے، پہ هغی مکمل ڊیٹیل مونبر دوی تہ ورکرے وو۔ ہم دا اتہ کسان دی، دا مینجمنٹ کیڈر والا پوست وی، دا پی سی ایس پہ تھرو باندی مونبر تہ راخی نو چہ څومرہ مونبر تہ مینجمنٹ کیڈر والا کسان راخی، اوس ہم اخی زما پہ خیال اکیس فیملی راغلی وو نو هغه مونبر ایڈجسٹ کرل نو چہ څومرہ پبلک سروس کمیشن والا مونبر لہ زیات نہ زیات خلق رالیبری نو هغه مونبر ایڈجسٹ کوؤ او ٲیچنگ کیڈر والا واپس ٲیچنگ تہ لیبرو چہ کوم ڄائے کنبی مجبوری وی او مونبر سرہ پوست د مینجمنٹ کیڈر وی خو مونبر سرہ خلق کم دی د مینجمنٹ کیڈر والا نو د ڊی وچہ مجبوراً مونبر ٲیچنگ کیڈر والا لگوؤ، یو خو دا خبرہ شوہ۔ بلہ دویم دوی چہ کوم ڊیٹیل ٲوس او کرو د ٲیچرز د بھرتی د پارہ، نو زہ ٲول هاؤس تہ دا وایم چہ زمونبر ہم کافی ورځو نہ یو عدالت کنبی کیس روان وو او د پروموشن څہ کیس وو، د هغی پہ وجہ باندی پرې Stay order وو، نو ان شاء اللہ تعالیٰ چہ اووه زرو د نوی ٲیچرز د بھرتی ڊی راروان میاشت کنبی اشتہار بہ راشی او ورپسې چہ بیا نور پروموشن ہم اوشی نو درې زرہ بہ نور ہم راشی، نو ان شاء اللہ ڊی راروانہ میاشت کنبی بہ د سات هزار او ورپسې بیا د تین هزار نور بیا پورہ دغہ بہ شروع شی۔

جناب شاہ حسین خان: دا بہ پہ ایم پی ایز کوی، پہ ایم پی ایز بہ کوی۔

جناب سپیکر: جی، مفتی صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نو دھغی خو جی خپل پراسیس دے، زہ خوئے نہ کوم، دھغی یو طریقہ کار دے نو کہ مونہر ہر خہ وایو، تھیک طریقہ سرہ بہ کیری ان شاء اللہ جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! جیسے مفتی صاحب نے یہ کونسیجین Raise کیا ہے سر، Really Sir! میں اسی پوائنٹ پہ کہ سکولوں میں سائنس ٹیچر Available نہیں ہے اور وہی استاد ایس ای ٹیچر دفتر میں کام کر رہا ہے، یعنی ایس ای ٹی ٹیچر کا دفتر میں کام مجھے یہ بتایا جائے اور عاطف صاحب سے میں نے کئی دفعہ اس ایس ای ٹی ٹیچر کے ٹرانسفر کے بارے میں لکھا لیکن Politically اس کی وجہ سے وہ دوبارہ اپنا آرڈر کینسل کرتا ہے کیونکہ وہ سکول جانا نہیں چاہتا اور وہ آفس میں رہنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کا نام کل بھی دیا تھا کہ خدایا یہاں سکولوں میں سائنس کے ٹیچرز نہیں مل رہے اور یہ دفاتروں میں اپنے آپ کو رکھ کر پولیٹیکل پریشر ڈال کر دوبارہ انہوں نے اپنے آرڈر کینسل کئے، وہ سکول نہیں جانا چاہتا تو میں کم از کم منسٹر صاحب سے کہ یہ ایس ای ٹی ٹیچرز جتنے بھی سکولوں میں ہیں، دفاتروں میں ہیں، ان کو سکولوں میں ٹرانسفر کیا جائے۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔ مفتی صاحب! ایک منٹ، مفتی صاحب! اب عاطف خان نے جو Reply کیا

ہے، اس کے بارے میں آپ مطمئن ہیں؟

مفتی سید جانان: زہ جی بیا دا خبرہ کوم، عاطف خان دغہ اسمبلی کبھی ہغہ منسٹر دے چہ زہ د دوئی خبرو نہ مطمئن یم حکہ مطمئن یم چہ یو سرے دا نہ وائی چہ دا ہر خہ تھیک دی، بس دا د سہری د بنوالی یو نشانی دہ، عاطف خان ہر وخت دا وائی چہ دا بہ زہ کوم ان شاء اللہ العزیز، خو زہ دوئی تہ دا گزارش کوم، تقریباً دا اتہ استاذان دی، اتہ بہ نہ وی دا بہ یروی خو زما بہ منسٹر صاحب نہ دا گزارش وی چہ دا اتہ استاذان دیا خیلو خیلو خایونو تہ لارشی یا کہ نہ وی نوز تر زہ چہ خومرہ ممکنہ وی د دغہ استاذانو پہ خائی بانڈی د نور استاذان

بهرتي ڪرڻ شى چي دا پوسٽونه ڊڪ شى، دا اته استاذان دي۔ تقريباً لڪه اوس چي ڪومه پاليسي راروانه ده، يو يو استاد باندې شپيته شپيته بچي وي، دا خو سوه بچي تقريباً دا جوريري، نو منسٽر صاحب ته مو دا گزارش وي چي ڄومره زر ترزره ممڪن وي دغه دا وڪري بس۔

جناب سپيڪر: عاطف خان۔

وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: ما خو مفتي صاحب ته هم دغه جواب وركرو، د دوي خبره تههيك ده چي Already ڪم ڏيڻ جو دا پينڇه ضلعي دي، په ڏي پينڇو ضلعو ڪنڀي صرف اته ڪسان داسي دي چي هغه په پينڇو ضلعو ڪنڀي تعينات دي او زه بيا خپله خبره به Repeat ڪرم چي دا منيجمنٽ ڪيڊر والا چي دي، دا Basically مونڙ ته پبلڪ سروس ڪميشن والا راليري، مونڙ پخيله دا نه شو Hire ڪولي، د ڏي وجه چي پبلڪ سروس ڪميشن مونڙ ته خو ڄو پيري، مونڙ ورته وئيلي هم دي چي ڄومره زر ترزره زيات نه زيات مونڙ ته راوليري، هغه به مونڙ هلته تعينات ڪرو او بل د سيواني ٽيچرز چي ڪوم دي، د هغي هم تاسو ته ما او وئيل هغه په عدالت ڪنڀي ڪيس وو، په Monday باندې هغه Stay order ختم شو، د ڏي وڃي هغه بهرتي رڪاو ووه او هغه عدالت ڪنڀي چي ڄنگه ڪيس دغه شو، پرون د دوه نيمو زرو ٽيچرز مونڙ پروموشن او ڪرو او ورسره به ان شاء الله تعاليٰ دي راروانه مياشت ڪنڀي بيا اشتهار راشي او دا ووه زرو دا پراسيس به شروع شي۔

(شور)

جناب سپيڪر: مفتي صاحب۔

وزير برائے ابتدائي و ثانوي تعليم: زمونڙ ڄهه مجبوري داسي وي جي، اوس پبلڪ سروس ڪميشن ڏيڻ نو په هغي باندې خود ڊيپارٽمنٽ ڄهه اختيار نشته ڪنه، مونڙ خو په هغي باندې ڄهه نه شو ڪولي يا په عدالت ڪنڀي يو ڪيس ڏيڻ نو عدالت سره خو مونڙ ڄهه نه شو ڪولي۔

مفتي سيد جانان: زه سپيڪر صاحب! يوه خبره ڪوم، دا د پبلڪ سروس ڪميشن خبره نه ده جناب سپيڪر صاحب! تيري اسمبلي ڪنڀي غالباً زه دلته ووم، دا د ڏي اسمبلي

په ریکارډ باندې موجود دی، تیر حکومت نه دا خبره راروانه وه، مونږ ته ئه وئیل چې پبلک سروس کمیشن به اوس استاډانو بهرتیانی کوی، کله به کوی؟ وئیلې چې بس زر کوی۔ بیا به شپږ میاشتی تیرې شولې او بیا به مونږ او وئیل چې کله کوی؟ ما دلته ورته وئیلی وو چې ان شاء الله العزیز دا حکومت به ختمیری خو دا پبلک سروس کمیشن بهرتیانی به نه کیږی۔ منسټر صاحب! زه بیا دا گزارش کوم چې مونږ ته داسې لائحه عمل اختیارول پکار دی، شپږ میاشتی اته میاشتی یو کال که پبلک سروس کمیشن به دغه کبني دا بهرتیانی کوی گنی سپیکر صاحب! دا وخت به یاد لرئ، دا حکومت به ختمیری، پبلک سروس کمیشن به بهرتیانی نه کوی۔ دې ته که قانون کبني ترمیم وی که څه طریقه کار وی، هغه اختیارول پکار دی، د بچو وخت ضائع کیږی۔ پکار ده چې محکمه د دې په باره کبني احکامات جاری کړی، تاسو ئه جاری کړئ چې څوک متعلقه کسان دی، خو پبلک سروس کمیشن نه دغه کوی، د هغوی دومره اورد پراسس دے، گنی ایدهاک بهرتیانی د اوکړی جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عاطف خان! مفتی صاحب چې کوم سوال اوچت کړے دے، دا بالکل حقیقت باندې دغه دے چې پبلک سروس کمیشن پرفارمنس چې دے نو ډیر لوئې سوالیه نشان دے۔ زما په خیال باندې گورنمنټ له پکار دی چې دیکبني څه ترامیم راوړی یا څه لیگل دغه اوکړی، تاسو پرې عاطف خان! څه وایئ؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ډیپارټمنټ سره به خبره اوکړو چې د دې څه طریقه کیدې شی، مونږ هم دا وایو چې زر تر زر ه خلق راشی چې دا Vacancies fill شی خو هغه قانونی پکبني دا پرابلم دے، مونږ پخپله Hire کولې نه شو، نو څنگه تاسو او وئیل Legally لاء ډیپارټمنټ سره به مونږ کیس Take up کړو، که داسې څه طریقه کیدې شی، تائم فریم به مونږ هغوی له ورکړو چې یره یو کال کبني دننه دننه که مونږ ته یا شپږ میاشتو کبني دننه مونږ له راکولې شی نو تهپیک ده گنی بیا به مونږ پخپله ئه Hire کوؤ، کیدې شی داسې ئه څه طریقه رااوځی۔ مونږ به لاء ډیپارټمنټ سره خبره اوکړو چې څنگه وی، هغه شان به ئه اوکړو۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مخکبني ورځو، هس کوئسچن۔۔۔۔۔

(قطع کلامی اور مدخلت)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: دا عرض کوم چي د قوم د بچود مستقبل خبره ده، منسټر صاحب د مونږ ته او وائی چي دې وخته پورې به زه دا خبره کوم، دوه میاشتي وی، درې میاشتي وی، پبلک سروس کمیشن ئے چي ترخو پورې مجبور نه وی کرے، هغوی نه کوی۔ سپیکر صاحب! زه وثوق سره وایم چي هغوی ئے نه کوی، ستا حکومت به ختم وی، دا ستا بهرتیانی به نه کیږی۔ بیا به بل حکومت کښې بیا هم داسې خلق راپاخیږی، دا آوازونه به کوی، بیا به بهرتیانی نه کیږی۔ تائم ورته مقرر کړی چي که پبلک سروس کمیشن دې وخته پورې دا بهرتیانی او کړی نو صحیح ده گنی صوبائی حکومت متعلقه محکمه به د دې مجاز وی چي هغه بهرتیانی به او کړی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: چي څنگه وائی، مونږ به لاء د پیارتمنت سره خبره او کړو، یوریزولیشن به راوړو او په هغې کښې چي که د ټولو متفقہ دا خبره وی نو پبلک سروس کمیشن خو څه Ultimate دغه نه دے، ضروری خو نه ده چي د هغوی کار دې تهیک وی او د بل چا دې هغه ټول غلط وی، نو مونږ به ئے راوړو که په دې دوران کښې هغوی کولې شی، تهیک ده گنی مونږ پخپله به ئے بیا او کړو، که تاسو ټول ورسره Agree یئ نو هم داسې به او کړو۔

جناب سپیکر: عاطف خان! دا پخپله لږ Pursue کړه، پخپله ئے Pursue کړه او لاء د پیارتمنت سره په دې Proper meeting او کړه او هغه بیا که اسمبلئ ته مو راوړو نو بنه به وی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: صحیح شوه، صحیح۔

جناب منور خان ایډوکیٹ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی منور خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! چچی کم از کم کوم استاذان ایس ای تھی ہغہ پہ دفتر و کنبھی ناست دی، ہغہ د سکولونو تہ کم از کم تیرانسفر کری سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ خو ہغوی Response۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دا عاطف خان کہ دہی خبری تہ چچی ایس ای تھی تیچران چچی پہ کومو دفتر و کنبھی ناست وی، دا کم از کم سکولونو تہ تیرانسفر کری۔ تھینک

یو، جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان! کونسچن نمبر 1922۔

مفتی سید جانان: دا جی 1921 دے جی۔

جناب سپیکر: 1921۔

\* 1921 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہذا میں سرکاری افسران کو دفتری امور نمٹانے کیلئے گاڑیاں دی جاتی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کئی افسران کے زیر استعمال ایک سے زائد گاڑیاں ہیں جو کہ ذاتی کاموں کیلئے

استعمال کی جاتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو محکمہ ہذا کے جن افسران کے ساتھ ایک سے زائد

گاڑیاں ہیں، انکی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ اس ضمن میں متعلقہ بورڈز اور دوسرے سرکاری اداروں کے مفصل جوابات

دیئے گئے ہیں جن سے محکمہ اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ محکمہ کے کسی بھی دفتر میں افسران کے پاس نہ تو ایک سے

زائد گاڑیاں ہیں اور نہ ہی وہ ان کے ذاتی استعمال میں ہیں بلکہ صرف دفتری امور نمٹانے کیلئے استعمال میں لائی

جاتی ہیں۔ (منسلکہ کاپیاں اور بقیہ تفصیل ایوان کو فراہم کر دی گئیں)

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! مخکبني به مونږ دې مدرسو کبني که چرې مونږ به بيگامطالعه کوله، بيا دې کتابونو کبني به يو گران ځانې راغے نو بيا به مونږ درود شريف او وئيلو يا به مونږ مو او کړلو، هغه ځايونو به ځدائے پاک آسان کړل، هغه مسئله به حل شوله خو جناب سپیکر صاحب! دې سوال ته زه داسې حيران يم چې درودونه مو او وئيل، مونږونه مو او کړل خو زه پوهه نه شوم ورباندې چې دا څه قصه ده؟ (تثنيه) جناب سپیکر صاحب! دا ايک 2، 3، 4، 5، 6، 8، 9، 10، 11، 12 شکر دے 13، دا 13 جوابونه، دا سوال څنگه دے او دا جوابونه څنگه دے، زه خو جی په دې پوهه نه يم چې دا څه قصه ده او دا څه خبره ده او ما څه شے غوښتے دے او دا دومره ډير جوابونه، دا يو سوال څنگه راغلی دے، يک يو سوال دے بيا مطلب دا هم هغه شان راغلی دے، په دې دا منسټر صاحب يا بل څوک وی چې ما لږ پوهه کړی ورباندې۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: زه خو جی د دوئ په خبره پوهه نه شوم، تاسو سره چې کومه کاپی ده، هغې کبني دغه بيا بيا دی جی۔

(شور)

جناب شاه حسين خان: په دې ايجنډا کبني د يو سوال نهه جوابونه دی، نهه کاپي دی، سوال يو دے، جوابونه ئے نهه دی، نهه کاپي ټچ دی د دې سره۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: ما سره خو چې کوم دغه دے، ما سره خو بيل بيل جوابونه دی د هر يو سوال، تاسو سره نور څوک او گورئ چې نور چا سره هم دغه شان دی؟

مفتی سید جانان: منسټر صاحب، منسټر صاحب۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: جی جی۔

مفتی سید جانان: دا بيل نه دی، دا 1921 ايک، 1921 دو، 1921 تين، 1921 چار او 1921 پانچ، دا گياره پورې دا صرف يو سوال دے، د يو سوال جواب دے۔



وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: نه نو دا باقي سوالونه چي ستاسو دي، دهغي جوابونه  
نشته تاسو سره؟

(شور)

جناب سپيڪر: جي عاطف خان۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: بنه جي، دا خوبه اوس تپوس او ڪرم، ما سره چي ڪومه  
ڪاپي ده په هغي ڪنبي ڪو هم يو يو جواب ده، سيوا نشته۔ تههڪ شوه چي د دوي  
نه تپوس او ڪرو چي دا چا ڪري دي؟ هر چا چي ڪري دي خو بهر حال ستاسو خبره  
چي دلته دا يو سوال، دائي جواب ده نو دا او گوري دهغي، او تين لاکه روپي  
ديو سوال په جواب باندې هغوي چي تپوس او ڪرو چي يره دا دومره خه دوه سوه  
دي ڪه ڪومره دهغي صفحي دي، 258 دي ڪه هر ڪومره دي چي تپوس مو او ڪرو  
نو وائي چي تين لاکه روپي پرې لگي نو بيا د اسمبلئ نه تپوس او ڪرو چي يره خه  
او ڪرو، اوس ڪه ٽول ممبرز ته د دي جواب ور ڪوؤ نو هغوي او وائي چي يره  
صرف شل ڪاپي ور ڪري۔

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: جناب سپيڪر صاحب۔

جناب سپيڪر: جي۔

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: زما دا دغه ده چي يره د ڊيپارٽمنٽ په دي باندې پيسې  
لگيري، هر ڪوئسچن چي موؤر دا اخستلي ڪيري، مطلب ڪاپي ملاويري سپيڪر  
صاحب! يا هغه ته خو سر! ڊيپارٽمنٽ ته گوري چي هغه يو ڪوئسچن ده او نهه  
جوابونه ور ڪوي ديو ڪوئسچن۔

جناب سپيڪر: دا ما سره خپل دلته ريكارڊ باندې نشته۔

جناب منور خان ايڏو ڪيٽ: نو ڪاپياني دي نو دي له زه حيران يم چي عاطف خان  
ڊيپارٽمنٽ سره زما خيال ده چي پيسې زياتي دي او ڪه دومره زياتي وي نو  
چرته سڪولونو ته ئي ترانسفر ڪري دا پيسې نو ڪم از ڪم خه فائده به اوشي۔

مفتي سيد جانان: زه جي اول د دي خلاف يم، زه وايم سپيڪر صاحب!۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي مفتي صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی د دغی خبری اول خلاف یم، زہ دا وایم چہ ممبر بہ اللہ تہ جوابدہ وی کہ ہغہ پہ بدنیتی باندی سوال راوری، دا ممبر بہ اللہ پاک تہ جوابدہ وی چہ د قوم د خزانہ پیسہ خرچ کوی خو کہ ممبر پہ نیک نیتی باندی د محکمہ اصلاح د پارہ یو سوال راوری، زہ اوس ہم پہ دغہ خبرہ قائل یم چہ تمام اسمبلی تہ ہغہ ریکارڈ ورکول پکار دی۔ د عبدالکریم صاحب سوال وروستو اوس راروان دے، عبدالکریم صاحب تہ چہ کوم جواب ورکریے شوی دے، ہغی کبھی زما ضلعی متعلق ہم ورکبھی خبری دی، کہ نن ما سرہ ریکارڈ وے نو ما بہ ہم مطالعہ کری وے، ما بہ د خپلی ضلعی خبری راویستلی وے، ہغی تہ صرف یو ریکارڈ ورکریے شوی دے خوبہر حال ہغہ چہ خہ شوی دی شوی دی۔ زہ جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب غالباً خبری تہ ذہن نہ رسیری، زما بہ دا گزارش وی چہ دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لاری شی چہ چا دا غفلت کری دے کہ محکمہ کری وی او کہ سیکرٹری کری وی، چہ چا کری وی د ہغہ خلاف مطلب دا دے چہ ہلتہ کبھی خہ فیصلہ اوشی، ہغہ فیصلہ اوشی، زما دا گزارش دے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بنہ خبرہ دہ جی اوئے لیبری کمیٹی تہ، بس بنہ دہ چہ حساب کتاب اوشی جی چہ د چا غلطی دہ، بس ہغی تہ بہ سزا ملاؤ شی، زہ خو پری خوشحالیرم، بنہ دہ اوئے لیبری ورتہ۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question No.1921, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. 1922, Said Janan Sahib.

\* 1922 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2000 سے اب تک ڈی آئی خان، سوات، صوابی، بونیر اور مردان میں ایجوکیشن کے ضلعی دفاتر میں مختلف پوسٹوں پر مختلف کیڈرز کے اساتذہ کام کرتے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ اضلاع میں جو اساتذہ ایجوکیشن دفتر میں کام کرتے ہیں، ان کی تعداد اور وہاں کام کرنے کی وجوہات بتائی جائیں، نیز کیا ان اساتذہ کی خالی پوسٹوں پر نئے اساتذہ کو بھرتی کیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔

(ب) ڈی آئی خان (مردانہ)، سوات (زنانہ)، مردان (مردانہ) اور ضلع صوابی (مردانہ/زنانہ) میں کوئی استاد/استانی دفتر میں کام نہیں کر رہا/رہی ہے جبکہ ضلع بونیر (مردانہ/زنانہ)، مردان (زنانہ)، ڈی آئی خان (زنانہ)، سوات (مردانہ) میں ضرورت کی بنیاد پر اساتذہ کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام ضلع	مردانہ	زنانہ	ٹوٹل
ڈی آئی خان	---	1	1
سوات	3	---	3
بونیر	1	2	3
مردان	---	1	1
صوابی	---	---	0
کل	4	4	8

یہ اساتذہ ضرورت کی بنیاد پر دفاتر میں کام کر رہے ہیں اور ان کی جگہ کوئی بھرتی نہیں کی گئی ہے، جو نہی ضرورت ختم ہو جائے گی، ان کو اپنے سکولوں میں بھیج دیا جائے گا۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب! منسٹیر صاحب د فراخ دلئی نہ کار واخستوا و بنہ زہ نئے او کړو، زہ هغې د پاره دا سوال Withdraw کوم۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: 1923، سید جانان صاحب۔

\* 1023 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف اضلاع میں کئی سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز فوج، پولیس یا دیگر سرکاری اداروں کے زیر کنٹرول/استعمال میں ہیں جس کی وجہ سے بعض سکولوں میں تعلیمی سرگرمیاں کافی عرصہ سے معطل ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ بند سکولز کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کیلئے حکومت نے کیا متبادل انتظام کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟  
جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔  
(ب) (الف) ضلع ہنگو میں ایسے تین سکولز ہیں جو فوج اور پولیس کے زیر استعمال ہیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

(1) - GHS تورہ وڑئی۔

(2) - GHS خزینہ بانڈہ

(3) - GPS مغل آباد

مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم طلباء جو کہ GMS تورہ وڑئی کے طلباء کو وہاں منتقل کر دیا گیا ہے اور GHS خزینہ بانڈہ حال ہی میں مڈل سے ہائی کو اپ گریڈ ہو گیا ہے، کے مڈل کے طلباء اپنے ہی سکول میں زیر تعلیم ہیں جبکہ GPS مغل آباد کے طلباء نزدیک حجرہ میں منتقل ہو گئے ہیں۔

(2) - ضلع بنوں میں GMS ارنا سردی خیل جو کہ آرمی کے زیر استعمال ہے اور زیر تعلیم طلباء نزدیک سکولوں میں منتقل ہو گئے ہیں۔

(3) - بونیر GPS چینگلی پاک آرمی اور GHSS گدیزئی جزوی طور پر پولیس کے استعمال میں ہیں جبکہ زیر تعلیم بچوں کو نزدیک سکولوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

(4) - ضلع پشاور GGPS باڈی کورونہ GMS محمد علی کلے GHS محمد نور کلے GPS ماشو خیل فوج، جبکہ GPS جیل خانہ پولیس کے زیر کنٹرول ہے اور زیر تعلیم طلباء طالبات کو نزدیک سکولوں میں منتقل کر دیا گیا

ہے۔

5)۔ ضلع دیر پر میں GHS شاہی کوٹ فوج کے زیر استعمال ہے۔ مالک زمین سے تنازعہ کی وجہ سے اس سکول میں کوئی بچہ زیر تعلیم نہیں ہے۔

مفتی سید جانان: 1923 کبھی مہی جی یو گزارش دے منسٹر صاحب نہ، منسٹر صاحب! دا سکولونہ زما ضلع کبھی درہ سکولونہ دی، یوزما یونین کونسل کبھی دے۔ دا تیرو کالونو کبھی خلور کالہ بند وو، دیکبھی آرمی وہ، بیا مونر سوالونہ میتونہ اوکرل، اللہ پاک زمونر مدد اوکرو، دھغی نہ آرمی لارلہ۔ اوس بیا دھغوی مجبورئ دی، حالات داسی دی چہ دھغوی مجبورئ دی خو زمونر یونین کونسل کبھی صرف دا یک یو مدل سکول دے او یو ہائی سکول دے نو زما بہ دا گزارش وی منسٹر صاحب! چہ کہ چہ داسی یو ہائی سکول خہ ترتیب جو ریدو، اوس خو تیرہ شوہی دہ، راتلونکی اے دی پی کبھی چہ کہ داسی حالات جو ریدل چہ د دغہ بچو دا درہ کالہ مونر پہ تینونو کبھی ساتلی دی، پرائمری سکول کبھی مو تینونہ لگولی وو، اوس بل مدل سکول دے، مدل سکول کبھی، مدل سکول ہم دے او دا ہائی سکول بچہ ہم مو وراستولی دی نو منسٹر صاحب تہ بہ مو دا گزارش وی چہ تعلیمی ایمرجنسی کبھی زمونر یو سکول کہ ہائی سکول ور کبھی واچوی، دا بہ ئے مہربانی وی جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: دا خو جی دوئ د بند سکولونو دوجی وائی، اول خو دغہ دے کہ دغہ سکول کھلاویری نو بالکل، اول بہ ورومبی Priority بہ دغہ وی او کہ دغہ نہ کھلاویری بیا بہ ورلہ Alternate دا تاسو چہ دا خنگہ وائی داسی انتظام بہ ورلہ اوکرو جی۔

جناب سپیکر: 1924، ملک نور سلیم، بیس منٹ ہمارے پاس رہتے ہیں، بیس منٹ میں سب نے وہ کرنا ہے، اس کے بعد بریک کر لیں گے۔

جناب نور سلیم ملک: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - شکر یہ جناب سپیکر، سوال نمبر 1924۔

جناب سپیکر: جی۔

\* 1924 \_ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Elementary and Secondary Education be pleased to state that:

(a) How many appointments were made in Education Department in District Lakki Marwat during last five years;

(b) Please provide complete detail of those, including names of the schools and the appointees with their complete biodata?

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary and Secondary Education): (a) Number of appointments made of various categories during the last five years are attached.

(b) The complete detail of those, including schools and the appointees with their complete biodata attached.

جناب نور سلیم ملک: سوال تھا کہ:

“Will the Minister for Eeementary and Secondary Education be please to state that: (a) How many appointments were made in Education Department in District Lakki Marwat during last five years?”

اس کا جواب دیا گیا ہے کہ:

“Number of appointments made of various categories during the last five year are attached.”

جناب سپیکر! اسی سوال کا دوسرا حصہ تھا کہ:

“Please provide complete detail of those, including schools and the appointees with their complete biodata?”

جناب سپیکر! میں نے پچھلے پانچ سال کا ڈیٹا مانگا تھا، مجھے 12-11-10-2009 اور 2013 کا ڈیٹا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر 2013 میں جواب کے مطابق زیر واپا نمنٹمنٹس ہوئی ہیں میں بہت حیران ہوں کہ اس حکومت

نے تعلیمی ایمر جنسی نافذ کی ہے اور منسٹر ایجوکیشن بہت قابل آدمی ہیں، میں نے جب بھی انہیں فون کیا، یہ

کبھی دفتر میں نہیں تھے۔ ایک دفعہ دفتر میں موجود تھے، جب مجھے ان سے شرف گفتگو کا موقع ملا تو یہ اس

وقت Head کر رہے تھے جس میں اپوا نمنٹمنٹس ہو رہی تھیں این ٹی ایس ٹیسٹ کے بعد، مجھے بڑی حیرت

ہے کہ ایسا کیسے جواب دیا گیا کہ 2013 میں زیر واپا نمنٹمنٹس ہوئی ہیں؟ میں چاہوں گا کہ منسٹر صاحب مجھے

بتائیں کہ 2013 میں اگر اپوا نمنٹمنٹس نہیں ہوئیں تو میرا اگلا سوال اسی سلسلے میں تھا کہ جتنی Vacant

posts ہیں، وہ پھر کیوں ابھی Vacant ہیں، وہ پھر کیوں ابھی Vacant ہیں اور وہاں سکولوں میں اساتذہ

موجود نہیں ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اس سے پہلے بھی میں نے یہ ذکر کیا تھا کہ Vacant posts تھیں لیکن پروموشنز ہونی ہیں، اس کے نیچے پھر اور پوسٹ خالی ہونی ہیں اور اس پر Stay order تھا عدالت کا، وہ Vacate ہو گیا ہے Monday کو اور جیسے Vacate ہو گیا ہے، کل ڈھائی ہزار پر پروموشنز ہو گئی ہیں، ابھی ڈی ای او کو کل بلا یا ہے، ایک اور پروموشن ہونی ہے تو سات ہزار ان شاء اللہ تعالیٰ جیسے میں نے پہلے ذکر کیا کہ اگلے مہینے سے اس کا پراسیس شروع ہو جائے گا اور جو Vacant posts ہیں، وہ Fill ہو جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے کہا کہ کیا 2013 میں این ٹی ایس ٹیسٹ ہوئے تھے؟ اس کا جواب میں چاہوں گا کہ مجھے دیا جائے، انہی پوسٹوں کا اشتہار بھی آیا تھا اس کا 2013 میں، اس کے اوپر ٹیسٹ بھی ہوئے ہیں جناب سپیکر! اگر اس کا جواب دے دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اپوائنٹمنٹس جو ہوئی ہیں، یہ 2014 میں ہوئی ہیں، 2013 میں نہیں ہوئی، 2014 میں ہوئی ہیں۔ 2013 میں نہیں ہوئی ہیں، 2014 میں ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی

جناب نور سلیم ملک: 2013 میں کوئی این ٹی ایس ٹیسٹ نہیں ہوا؟ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نہیں، اس ریکارڈ کے مطابق یہ جو اپوائنٹمنٹس ہیں، یہ 2014 میں ہوئی ہیں، این ٹی ایس کے ذریعے جو اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں۔

جناب نور سلیم ملک: اور این ٹی ایس ٹیسٹ بھی 2014 میں ہوا تھا؟ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نہیں، ٹیسٹ شاید اس سے پہلے ہوا ہو لیکن اپوائنٹمنٹس، دیکھیں پراسیس

تو۔۔۔۔۔

جناب نور سلیم ملک: میں نے صرف ایک سوال کیا منسٹر صاحب سے کہ مجھے بتایا جائے کہ 2013 میں این ٹی ایس ٹیسٹ ہوا تھا یا نہیں؟ تو محکمہ کہہ رہا ہے کہ نہیں، تو پھر تو میں اس کیلئے ثبوت لے کر آ جاؤں۔ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نہیں، ٹیسٹ تو پہلے ہوا تھا، اپوائنٹمنٹس چونکہ پراسیس کمپلیٹ ہونا تھا تو۔

جناب نور سلیم ملک: نہیں، میں منسٹر صاحب! آپ کی بات سمجھ رہا ہوں، میں پراسیس کی بات نہیں کر رہا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ کیا ٹیسٹ 2013 میں ہوا تھا؟ صرف اتنا۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: میرے خیال میں 2013 میں ہوا تھا۔

جناب نور سلیم ملک: ہوا تھا، آپ Agree کرتے ہیں کہ ہوا تھا؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی جی۔

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ شکر یہ جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: ہو گیا آپ کا۔ کونسلین نمبر 1925، ملک نور سلیم۔

\* 1925 \_ Mr. Noor Salim Malik: Will the Minister for Elementary and Secondary Education be pleased to state that: (a) Numbers of Schools i.e. Primary, Middle, High and Higher Secondary, with strength of teachers and vacant posts in each school in constituency No. PK-75?

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary and Secondary Education): (a) Number of Schools i.e Primary, Middle, High and Higher Secondary Education with strength of teachers and vacant posts in each school in constituency No. PK-75 are attached.

جناب نور سلیم ملک: جواب اس کا تفصیلاً آچکا ہے اور اس میں Vacant posts ہیں اور منسٹر صاحب نے جیسے پہلے والے سوال کے حصے میں بتایا ہے کہ انکی مجبوریاں تھیں، امید تو یہ ہے کہ جتنے بھی سکول کا میں نے وزٹ کیا ہے جناب سپیکر! ان تمام سکولوں میں Deficiencies، وہاں پر ٹیچرز موجود نہیں ہیں اور ایجوکیشنل ایمر جنسی کو دیکھتے ہوئے جو اس حکومت کا طرہ امتیاز ہے اور اس پر وہ ہر وقت بات بھی کرتی ہے، مجھے یہ امید ہے کہ ہمارے جو بچے Suffer کر رہے ہیں Due to non availability of qualified teachers، میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب کبھی مجھے بھی موقع دیں گے، میرا ضلع بہت Backward ہے منسٹر صاحب! اور میں نے جیسے پہلے بھی ذکر کیا، آپ سے صرف ایک دفعہ بات ہوئی ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ یہ تھوڑی سی زیادہ ہوتی رہیں تاکہ ہمارا ضلع بھی اس سے مستفید ہو اور آپ جو فوائد لیکر آ رہے ہیں اس صوبے میں، اس میں کچھ حصہ ہمارے ضلع کو بھی ملے۔ شکر یہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہیں جواب سے؟



جناب نور سلیم ملک: جی۔

جناب سپیکر: جناب عبدالکریم خان، سوال نمبر 1878۔

\* 1878 \_ جناب عبدالکریم: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) خیبر پختونخوا کے تمام اضلاع میں مردانہ و زنانہ کالج موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع صوابی، مردان، نوشہرہ، ایبٹ آباد، بونیر اور دیر اور لوئر

میں موجود مردانہ و زنانہ کالجوں کی تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے، نیز ہر انتخابی حلقے کا کالج کتنی یونین

کونسلوں کو تعلیم کی سہولت فراہم کرتا ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع صوابی، مردان، نوشہرہ، ایبٹ آباد، بونیر اور دیر اور لوئر میں موجود مردانہ کالجوں کی حلقہ وائز

تفصیل درج ذیل ہے، نیز کالج یونین کونسل اور حلقوں کی سطح پر نہیں بنتے بلکہ ضلع وائز جہاں ضرورت ہو

وہاں پر بنائے جاتے ہیں۔

ضلع صوابی:

31	مردانہ	1 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج صوابی
31	زنانہ	2 گورنمنٹ گرلز کالج مانیری
31	زنانہ	3 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج لہنچ پیر
32	مردانہ	4 گورنمنٹ ڈگری کالج شیوہ
32	مردانہ	5 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شیر خان کلع
33	مردانہ	6 گورنمنٹ ڈگری کالج یار حسین
34	مردانہ	7 گورنمنٹ ڈگری کالج لاہور
34	زنانہ	8 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ماکی
35	مردانہ	9 گورنمنٹ ڈگری کالج کوٹھ
35	مردانہ	10 گورنمنٹ ڈگری کالج زروبی

- 35 مردانہ 11 گورنمنٹ ڈگری کالج زیدہ  
 35 زنانہ 12 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج زیدہ  
 36 مردانہ 13 گورنمنٹ ڈگری کالج امانی

ضلع مردان:

- 23 زنانہ 1 گورنمنٹ گرلز پوسٹ گریجویٹ کالج مردان  
 23 مردانہ 2 گورنمنٹ ڈگری کالج مردان نمبر 2  
 24 مردانہ 3 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مردان  
 24 مردانہ 4 گورنمنٹ ڈگری کالج تورو  
 24 زنانہ 5 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج شیخ ملتون  
 25 زنانہ 6 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج گڑھی کپورہ  
 26 مردانہ 7 گورنمنٹ ڈگری کالج تحت بھائی  
 26 زنانہ 8 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تحت بھائی  
 27 زنانہ 9 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج لونڈ خوڑ  
 28 مردانہ 10 گورنمنٹ ڈگری کالج لونڈ خوڑ  
 29 مردانہ 11 گورنمنٹ ڈگری کالج بابوزئی  
 29 مردانہ 12 گورنمنٹ ڈگری کالج خیر آباد  
 29 مردانہ 13 گورنمنٹ ڈگری کالج کاٹلنگ  
 29 زنانہ 14 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج کاٹلنگ  
 29 زنانہ 15 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج رستم  
 30 مردانہ 16 گورنمنٹ ڈگری کالج بخشالی

ضلع نوشہرہ:

- 12 مردانہ 1 گورنمنٹ ڈگری کالج پیپی

12	زنانه	2 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج پبی
13	زنانه	3 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج پیر پپائی
14	مردانه	4 گور نممنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج
14	مردانه	5 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج نوشہرہ
14	مردانه	6 گور نممنٹ خوشحال خٹک ڈگری کالج
15	مردانه	7 گور نممنٹ ڈگری کالج خان کوہی نظام پور

ضلع ایبٹ آباد:

44	مردانه	1 گور نممنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج ایبٹ آباد
44	زنانه	2 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج ایبٹ آباد
44	مردانه	3 گور نممنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج منڈیاں
44	زنانه	4 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج منڈیاں
44	زنانه	5 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج نواں شہر
44	زنانه	6 گور نممنٹ گرلز کالج نیلور
46	مردانه	7 گور نممنٹ ڈگری کالج شیردان
46	زنانه	8 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج قلندر آباد
47	مردانه	9 گور نممنٹ ڈگری کالج حویلیاں
47	زنانه	10 گور نممنٹ گرلز ڈگری کالج حویلیاں
48	مردانه	11 گور نممنٹ ڈگری کالج نتھیاگلی

ضلع بونیر:

77	مردانه	1 گور نممنٹ ڈگری کالج طوطالی
77	مردانه	2 گور نممنٹ ڈگری کالج چملہ
78	مردانه	3 گور نممنٹ ڈگری کالج ڈگر

4 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج ڈگر 78 زنانہ

5 گورنمنٹ ڈگری کالج جوڑ 79 مردانہ

ضلع دیر (پ):

1 گورنمنٹ ڈگری کالج دیر اپ 91 مردانہ

2 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج دیر اپ 91 زنانہ

3 گورنمنٹ ڈگری کالج واڑی 93 مردانہ

ضلع دیر (لو):

1 گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج تیمر گرہ 94 مردانہ

2 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج تیمر گرہ 94 زنانہ

3 گورنمنٹ ڈگری کالج شرباغ 95 مردانہ

4 گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج جندول 97 زنانہ

جناب عبدالکریم: جناب سپیکر صاحب، د دہی سوال جواب کبھی دپیار تمننت دا وائی چہی کالجونہ چہی دی، دا مونبر د یونین کونسلو پہ حساب نہ د ضرورت مطابق ور کوؤ نو کہ مونبر دا د ضلعو دا حساب واخلو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اگر اردو میں بولیں تو زیادہ منسٹر کیلئے۔۔۔۔۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب نے تو، ڈپیار ٹمننت کی Reply ہے کہ یونین کونسل کے حساب سے نہیں Need basis پر ہم کالج دیتے ہیں، تو اگر ہم صوابی کے حساب سے دیکھ لیں تو PK-34 میرا حلقہ جو دس یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اور ایک ڈگری کالج میل اور ایک فی میل ہے اور اس کے برعکس آپ صوابی ضلع کے کچھ حلقے دیکھ لیں، اس طرح مردان کے کچھ حلقے دیکھ لیں، اسی طرح ایٹ آباد کے کچھ حلقے دیکھ لیں تو یونین کونسل جو ہے نا، وہ 'بیسک' اکائی ہے آبادی کی جس میں آبادی کا تناسب ہوتا ہے کہ اس یونین کونسل میں اتنی آبادی ہے، تو جہاں تک تقسیم کی بات ہے تو وہ غیر منصفانہ ہے، میری التجا ہے کہ Last time بھی میں نے ریکویسٹ کی تھی منسٹر صاحب سے کہ میرے حلقے میں دو بڑے گاؤں ہیں، ایک لاہور جو دو یونین کونسلوں پر مشتمل ہے اور دوسرا توڑ ڈھیر جو دو یونین کونسلوں پر مشتمل ہے، تو ایک فی میل

کالج کیلئے اور بالکل وہ میرے گاؤں تور ڈھیر میں چار پرائیویٹ ہائی سکول ہیں، پرائیویٹ، چونکہ اس سے بچیاں جو نکلتی ہیں اور ایک گورنمنٹ سکول ہے اور ساتھ ساڑھے تین یونین کونسل اور ہیں جس کی فنریبلٹی بھی بنتی ہے تو میری منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے کہ وہ اس سال یہ تو چلا گیا ہے لیکن آئندہ سال ذرا پلیز ہمیں Consider کریں۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: یہ بخت بیدار صاحب کو موقع دوں گا کیونکہ کل سے ناراض ہے تاکہ بات کر لیں جی، بخت بیدار صاحب کل سے ناراض ہے، لڑائی نہ کریں جی۔

ایک رکن: آپ نے فلور دیا تھا۔

جناب سپیکر: وہ بات کر لیں، اس کے بعد آپ، سپلیمنٹری ہوتی ہے۔

جناب بخت بیدار: دیرہ شکر یہ سپیکر صاحب۔ دا زما ورور عبدالکریم خان چچی کوم سوال کرے دے، کہ تہ لوئر دیر تہ پکبھی او گورپی نو دوہ سب ڊویژنو کبھی د زانو کالجونہ شتہ او هلته خلور سب ڊویژنی دی او پہ گیت وے بانڈی زما سب ڊویژن چچی کومہ حلقہ زما دہ، هلته یو زنا نہ کالج نشتہ دے، نو زما بہ خپل خور منسٹر تہ چچی هغه انفارمیشن منسٹر ہم دے، دا خواست وی چچی د راتلونکی اسے ڊی پی کبھی د زانو د پارہ یو کالج کم از کم پہ چکدرہ یا اوچ کبھی، مہربانی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں ایک چھوٹا سا ضمنی کونسل منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے جو تفصیل دی ہے، اس میں بوائے ڈگری کالج حویلیاں لکھا ہے اور ایک گرلز ڈگری کالج حویلیاں لکھا ہے، تو جو گرلز ڈگری کالج حویلیاں میں سپیکر صاحب! چل رہا ہے، وہ ایک پرائمری سکول کی بلڈنگ میں چل رہا ہے، تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ محکمے کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہاں پر جو ایک ہزار سے زیادہ بچیاں زیر تعلیم ہیں اور وہ باہر بیٹھ کر ٹینٹوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں تو ان کو بلڈنگ دی جائے یا جگہ کا بندوبست کیا جائے؟ میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شیراز خان! میں آپ کو موقع دیتا ہوں، اس پر ڈیبیٹ نہیں ہوتی، میں نے صرف آپ کو موقع دیا کہ مختصر بات کر لیں آپ۔

جناب محمد شیراز: سر، جس طرح یہ جواب دیا گیا ہے، اس میں اگر صوابی میں نمبر 13 میں دیکھا جائے تو گورنمنٹ ڈگری کالج امانی، PK-36 آگے لکھا ہوا ہے، یہ میرا PK-36 یہ امانی میں ہے، میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے اور آپ اس کا یہ موازنہ کریں، وہاں PK-36 میں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے جبکہ PK-36 ٹوپی تحصیل ہے، لیکن اس کے باوجود پوری تحصیل میں یہ PK-36 واحد پسماندہ حلقہ ہے کہ اس میں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے۔ آیا منسٹر صاحب مجھے یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ آئندہ اے ڈی پی میں یا موجودہ وقت میں اگر ہو سکتا ہے تو PK-36 میں، اگر آپ اس کے ساتھ PK-35 دیکھیں تو اس میں چار ڈگری کالج ہیں، اسی طرح 31/32 (PK) میں دیکھیں، تو آیا یہ سراسر ظلم نہیں ہے یا زیادتی نہیں ہے جو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے اس میں کوئی ڈگری کالج نہیں ہے؟ تو میں منسٹر صاحب! یہ یقین دہانی چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، یہ جہاں تک سوال کا تعلق تھا، وہ ڈیپٹی ٹیبلز تو خیر ساری دے دی گئی ہیں، ہم نے اس میں جو موڈ ہے، کریم صاحب، ان کی خواہش یہ لگتی ہے کہ ایک کالج ان کے حلقے میں، پہلے تو وہ یہ بتائیں کہ PK-36 یہ امانی گورنمنٹ گرلز کالج، یہ آپ کا حلقہ نہیں ہے کریم صاحب!

جناب عبدالکریم: یہ شیراز خان کا حلقہ ہے۔

جناب سپیکر: یہ ہری پور کا حصہ ہے، (مداخلت) یہ ہری پور کا حصہ ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ ہری پور کا حصہ ہے، امانی جو ہے، بہر کیف اگر آپ کے حلقے میں نہیں ہے، اصل میں کالج جو طریقہ کار ہے کہ زیادہ تر ہم ای ڈی او ایجوکیشن سے بھی اس کے اوپر رپورٹ لیتے ہیں، فزیبلٹی، کہ ایک ایریا ہے کہ جہاں سے کوئی اگر ڈیمانڈ آئے کالج کی تو اس کیلئے ہمارا جو طریقہ کار ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ Feeder school کتنے ہیں، جو اس کے ارد گرد ہائی سکولز ہیں جو اس Vicinity میں اور

شہر کو Base بناتے ہیں یا تین چار یونین کونسلیں اکٹھی ہیں، پانچ، تو ان میں اگر کوئی سکول نہیں ہے بوائز کا، گریڈز کا، اور ایسا نہ کہ صرف بلڈنگ بن جائے اور سٹوڈنٹس ہی اس ایریا میں نہ ہوں، تو اس لئے وہ فمزریبلٹی جو ہے، وہ مختلف ہم اور Sometime ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ بلکہ Usually ہم ان کو Involve کرتے ہیں، ان کے چونکہ سکولز ہوتے ہیں اور اسی طرح ضلع لوئر ڈیر کے بارے میں بھی بخت بیدار صاحب نے کہا، ہم اس کی بھی فمزریبلٹی بنوائیں گے اور جہاں جہاں بھی کالج فمزریبل ہیں، اس کو ان شاء اللہ ہم آئندہ سال کی اسے ڈی پی میں Include کرنے کی کوشش کریں گے اور اورنگزیب ملوٹھا صاحب نے جو حویلیاں کالج کی بات کی، بالکل درست بات ہے، یہ ایک Rented building میں ہے اور پتہ نہیں کیونکہ اتنی چھوٹی سی جگہ میں یہ کالج قائم کیا گیا؟ پرائمری سکول کی بلڈنگ ہے اور ہم نے اس پر، میں نے خود بھی وزٹ کیا اور وہاں ساتھ فارسٹ والوں کی لینڈ ہے، ان کے ساتھ ایک میننگ ہو بھی چکی ہے، ہم کوشش کر رہے ہیں کہ وہ ہمیں بیس ایک کنال زمین دے دیں تاکہ اس میں ہم ایک خوبصورت بلڈنگ جس میں تمام Facilities ہوں، اس کالج کی قائم کریں، اس پہ ہمارا کام شروع ہے، فارسٹ کی تھوڑی رکاوٹ ہے، جیسے وہ ہم سے پیسے، اور ہم پیسوں پہ لیں گے وہ زمین فارسٹ سے، تو وہ بھی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: منسٹر صاحب نے میرے بارے میں کوئی واضح بات نہیں کی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نے آپ کی بات کر دی ہے، ہم اس کے بارے میں رپورٹ بنا رہے ہیں، اس میں اگر کوئی کالج نہیں ہے اور کالجوں کی ضرورت ہے اس کے اندر اور فمزریبلٹی ہم بنوائیں گے، تو ہم اس کو Next year میں ان شاء اللہ شامل کرنے کی کوشش کریں گے، آپ سے زیادتی نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: پانچ منٹ باقی ہیں، پانچ منٹ باقی ہیں، میں کریم خان!۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: میرے بارے میں بھی کچھ فرمادیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں نے آپ کے بارے میں بھی یہی کہا ہے، آپ کے بارے میں بھی میں نے یہی کہا ہے کہ ہم اس کی فمزریبلٹی بنا لیتے ہیں، آپ دیکھ لیں، جہاں پہ اگر کالج کی ضرورت ہے تو ہم ضرور کریں گے Need basis پر۔

جناب بخت بیدار: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: کونسلین نمبر 1926، کریم خان۔

\* 1926 \_ جناب عبدالکریم: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گاؤں تورڈھیر ضلع صوابی دو یونین کونسلوں پر مشتمل ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ یونین کونسلوں میں کتنے زنانہ ہائی سکول ہیں، سکول کا نام،

کلاس رومز کی تعداد، اساتذہ کی تعداد اور کلاس وائر طالبات کی تعداد اور سکول وائر فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ یونین کونسلوں میں صرف ایک زنانہ سکول ہے جس کا نام گورنمنٹ گرلز ہائی سکول تورڈھیر

ہے جس میں کمروں کی کل تعداد 18، اساتذہ کی تعداد 12 جبکہ طالبات کی تعداد 1041 ہے جس کی کلاس

وائر تفصیل درج ذیل ہے:

ہر کلاس دو دو سیکشنز پر مشتمل ہے:

ششم 239-

ہفتم 240-

ہشتم 196-

نہم 197-

دہم 169-

جناب عبدالکریم: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب! زما دا سوال ڊیر

Genuine دے۔ ڀہ ڊی یونین کونسلو کبھی واحد د جینکو یو سکول دے او د

دوئ ڊیپارٹمنٹ لیکلی دی چي 1041، زہ وایم چي 1092 سحرني فریش رپورٹ

دے چي سټوڊنٽان د هلتہ جی، ماسرہ خلور کنالہ زمکہ ڀہ بل یونین کونسل کبھی

خوک راکوی فری او ڊی سرہ سرہ اتلس کمرې، اٽھارہ کمرې دوئ لیکي، ڀہ

اٽھارہ کبھی چي دے نو 70s (19) 70s، Early 70s کبھی جوړ شوی

دی، اووہ کمرې دی چي هغه قابل استعمال نہ دی۔ ڊی سرہ ستاسو ڊیپارٹمنٹ

850 سټوڊنٽس باندي خلور ایس ای تیز ورکوی، دا 1092 دی، ڊیکبھی شپیر ایس



ای تیز پیکار دی۔ دغہ شان پہ دے سکول کنبے دوه پوسٹونہ یو د تہی تہی، یو د سی تہی 2009 نہ Vacant پراتہ دی، یو پکنبے ایس ای تہی میل د 2011 نہ پروت دے جی۔ زمونر پہ اے دے پی کنبے د اے دے پی نہ مخکنبے پہ فروری کنبے جی پہ ہغہ ورغ تاسو نہ وئی او ستاسو پہ خائے منسٹر حبیب الرحمان صاحب ما لہ دا ایشورنس راکرے وو۔ دے پیار تمننت لہ تاسو تلی وئی، بیا ما ایشورنس کمیٹی تہ باقاعده In writing کنبے، خپل In writing لیرلے دے، کہ تاسو Physically ما سرہ شوک اولپرل نو زما دا مسئلہ چے کومہ دہ، دا بہ بالکل دیرہ اسانہ شی او دا ستاسو نہ امید لرم چے ستاسو خنگہ طریقہ کار دے نو دا بالکل پہ میرت بانڈی وی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: تھیک دے جی دے پیار تمننت بہ ورسرہ مونر کسان اولپر و چے خہ فزیبلٹی جو رہ کری چے خہ ان شاء اللہ تعالیٰ کولے شو، ہغہ بہ ورتہ او کرو او زہ بہ دے نہ علاوہ ہم، وختی دے یو ممبر صاحب یو سوال وو، ہغے ما دا ذکر او کرو چے کہ ضروری نہ دہ چے خامخا د سوال راوری، چے خہ داسے کار وی، کہ ہغہ ہسے ہم او وائی نو چے خہ مونر نہ Possible وی، ان شاء اللہ تعالیٰ مونر تہ خو پکنبے ہیخ اعتراض نشتہ۔ کہ فرض کرہ دے دوئی پرے بنیگرہ کیبری، د علاقے پرے بنیگرہ کیبری، نو ہیخ اعتراض نشتہ، مونر بہ ورسرہ کسان اولپر و چے فزیبلٹی جو رہی، ان شاء اللہ تعالیٰ او بہ کرو ورتہ جی۔

جناب سپیکر: کریم خان۔

جناب عبدالکریم: د منسٹر صاحب دا ایشورنس چے دے، د دے نہ علاوہ ایشورنس کمیٹی پورہ زما پہ خیال پہ دے بانڈی ما د او وہ اتہ میاشتو، ستاسو د لاس ہم یو In writing لیرلے بیا راغے، سیکرٹری صاحب لہ زہ درے خلور خلہ تلے یم، ہلہ مے بیا د اسمبلی فلور استعمال کرے دے۔ نو تاسو Physically دا دغہ کرے جی، مہربانی بہ وی ستاسو۔

جناب سپیکر: تھیک دہ۔ عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل جی، کسان بہ ورسرہ اولپر و۔

Mr. Speaker: Okay, last Question, last Question, 1927, Karim Khan, Question No. 1927.

\* 1927 \_ جناب عبدالکریم: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ ہائی سکول جہانگیرہ اور گورنمنٹ ہائی سکول جلسی کی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں میں کلاسز کا اجراء کب شروع ہوگا، مزید سکولوں

میں نئی آسامیوں کی تعداد اور تعیناتی کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، گورنمنٹ ہائی سکول جہانگیرہ اور

گورنمنٹ ہائی سکول جلسی کی عمارت کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) مذکورہ سکولز بہت جلد محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی طرف سے محکمہ تعلیم کو حوالہ کر دیا جائے گا تو ان میں

مندرجہ ذیل آسامیاں جو کہ ہائر سیکنڈری سکولز کیلئے ہیں پیدا ہوں گی، جس پر خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر

تعیناتیاں عمل میں لائی جائیں گی اور تعلیمی سرگرمیاں بھی شروع کر دی جائیں گی۔

پرنسپل 1، ایس ایس 10، لائبریرین 1، ڈی پی ای 1، ایس ایس ٹی 4، ڈی ایم 1، سینئر کلرک 1، لیب

اسٹنٹ 1، کلاس فور 3۔

جناب عبدالکریم: 1927 سر۔ منسٹر صاحب دا دوہ ہائر سیکنڈری سکولونہ چچی پہ

وروستنی گورنمنٹ کبھی سینکشن شوی وو، دیو بلڈنگ اوس تیار شو او دیو

بلڈنگ کال مخکبھی تیار دے، نو دیپارٹمنٹ لہ پہ دا آرڈر ورکری چچی دا دغہ

اوشی چچی ستاف ہم پکبھی راشی او دا باقاعدہ فنکشنل شی۔ مہربانی بہ وی

جی۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! یو خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: یو دا ریکویسٹ کوم سر! چچی دا مسئلہ دہر ایم پی اے سرہ

دہ۔ سر! ماخو ہم دیو ہائی سیکنڈری سکول د پارہ 13-2012 کبھی، ما پہ

دیڈک میتنگ کبھی ہم ہغہ ستاف تہ، ای ڈی او تہ دا ریکویسٹ او کرو یو ہائر

سیکنڈری بلڈنگ پورہ کمپلیٹ دے، مکمل دے، صرف د یو میٹر د وجہ نہ چہ میٹر پکبھی نشہ دے، نو ما دا دیپارٹمنٹ تہ آزاد اووئیل چہ یرہ بھئی تاسو واپدا والا نہ ریڈنگ واخلئ، کم از کم دا بلڈنگ خو ورتہ 'ہیند اوور' کړئ، سی اینڈ بلیو نہ دا بلڈنگ واخلئ چہ کم از کم پہ دیکبھی کار شروع شی۔ 2012-13 کبھی بلڈنگ کمپلیٹ دے دلکی ہائر سیکنڈری، Kindly کہ دیکبھی تاسو خپل ڈائریکٹیو ایشو کړو چہ دا کوم کمپلیٹ سکیمونہ دی، دا دہ فوراً تاسو تہ راواستوی چہ پہ دہ بانڈی دا کسان، ستاف واخلئ یا دا سکول چالو شی۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی، عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جی زہ بہ لڑ غونڈی دا ڈیٹیل تاسو تہ د دہ اووایم، تہول معزز ممبران ناست دی چہ تاسو تہ ہم د دہ اندازہ اولگی۔ کوم سکولونہ چہ جوڑ شی نو ہغی کبھی د یو دیپارٹمنٹ د وجہ، دا صرف د ایجوکیشن دیپارٹمنٹ د وجہ نہ وی، پہ دیکبھی د فنانس دیپارٹمنٹ مرضی شاملہ وی، چہ ہغوی تر کومپ پورہ پوسٹونہ ورلہ سینکشن کوی، سی اینڈ بلیو پکبھی شامل وی بعضی وخت کبھی، سبا مونبرہ گیارہ بجہ یو میتنگ راغبنتے دے چیف سیکرٹری صاحب سرہ ہم دہ سلسلہ کبھی چہ دا کوم سکولونہ جوڑ شوی دی چہ دا زر تر زرہ ان شاء اللہ تعالیٰ دہ تہ پوسٹونہ سینکشن کړی۔ اوسہ پورہ بہ، مخکبھی بہ Hundred percent سکول جوڑ شو او کاغذی کارروائی بہ اوشوہ، د ہغی نہ پس بہ دا پوسٹونہ سینکشن کیدل، اوس مونبرہ د فنانس نہ پہ Seventy five percent، چہ بلڈنگ Seventy five percent کمپلیٹ شی نو د ہغی د پارہ ورتہ مونبرہ دا اووئیل چہ Seventy five percent کمپلیٹ شی نو ہم ہغی تہ پوسٹ سینکشن کوی خکہ چہ کم از کم دا پراسیس چہ تیز شی او اوس ہم زمونبرہ فنانس دیپارٹمنٹ سرہ 138 داسی سکولونہ دی چہ ہغہ تیار شوی دی خو صرف پوسٹونو سینکشن تہ پاتہ دی۔ پہ دیکبھی د 2000، زارہ زارہ دی، دا نہ چہ یواہی د دہ دور دی، د یر پخوا نہ، د 2010 نہ، 2011 نہ، 2005 نہ جوڑ شوی دی۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: دا خو یر زارہ دی سر۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: نو کہ زاہد دی نو ہغہ ہم خہ 'آپریشنل' خونہ دی، اوس ہم 138 دی، کہ ہغہ مونہر زر تر زره روان کرل ان شاء اللہ تعالیٰ ہغہ بہ داسی وی لکہ دیو نیم کال اے دی پی اوشوہ نو پہ ہغی کبھی معمولی معمولی ستاسو خبرہ تھیک دہ چہ خہ کبھی د بجلئی مسئلہ وی، اوس بہ یو سکول وو، ہغہ دوہ کنالہ Requirement دے دیو پرائمری سکول، پہ کنال کبھی ہغہ جوہ شوے وو، فنانس والا ورتہ وائی چہ دا خو Requirement نہ پورہ کوی، د دوہ کنالو نہ کم بہ مونہر دا پوستونہ نہ سینکشن کوؤ۔ اوس ورتہ مونہر بیا دا لیکلی دی چہ خیر دے د بناریہ د پارہ کہ دوہ کنالہ نہ کم ہم وی، پہ بناریہ کبھی خو نن سبا دوہ کنالہ زمکہ و رکول لکہ د دوہ کرورو روپو یا د کرورو روپو خوک و رکوی؟ نو مونہر سبا لہ یو میتنگ راغبنتے دے، پہ دیکبھی ان شاء اللہ تعالیٰ، پہ ہغی کبھی سی اینڈ ڈبلیو ہم دے، پہ ہغی کبھی فنانس ڈیپارٹمنٹ ہم دے، کیدی شی اوس Exactly ما تہ پتہ نشته چہ ایس ایم بی آر بہ ہم پکبھی وی کہ نہ او چیف سیکرٹری بہ ہم وی چہ دا پراسیس خومرہ ورتہ شارٹ کٹ کولے شو، تیزولے شو چہ دا کوم سکولو نہ کمپلیٹ شوی وی چہ دا زر آپریشنل شی ان شاء اللہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: سر! د دی نہ مخکبھی گورنمنٹونو کبھی دا پروسیجر وو چہ یو پروفارما بہ وہ، ہغہ بہ ایجوکیشن او بیا بہ سی اینڈ ڈبلیو تہ تللہ او بیا بہ ایم پی اے دستخط او کرو او هلته نہ بہ چہ کمپلیٹ شوہ نو ہغہ پروفارما بہ ڈائریکٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ تہ تللہ نو هلہ بہ ئے پوستونہ سینکشن کول۔ کہ دا پروسیجر تاسو ہم Adopt کرو چہ دا ایجوکیشن تہ خی یا بلخوا تہ خی او بیا ہغی نہ بعد فنانس تہ خی نو فنانس والا چہ ہغہ مخکبھی کوم پروسیجر Adopt کرے وو چہ ہغہ پروفارما وہ، ہغہ بہ ایم پی اے سائن کرہ چہ دا بلڈنگ کمپلیٹ دے، دہ تہ فوراً د ہغہ سینکشن شی نو دا بہ مطلب دے چہ ڈیرہ بنہ وی۔

جناب سپیکر: جی کریم خان۔ محمد علی شاہ باچا، جی محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر! دا چي کله سکول جوړ شي يا بلډنگ جوړ شي جي، څنگه چي ممبر صاحب او وئيل د ميټر د وجي نه يا د ترانسفارمر د وجي نه دا اکثر ټول سکيمز بند پراته وي، که په دې سبب ميټنگ کښي تاسو پيسکو والا هم رااوغبنتل نو دا به ډيره بڼه دغه اوکړي جي۔

جناب سپیکر: کریم خان خان صاحب! تاسو کوئسچن نه مطمئن یئ۔

جناب عبدالکریم: منسټر صاحب! هائر سيکنډري سکول چي کله بلډنگ کوم جوړيږي نو مطلب دا دے چي دلته د لسم او دولسم ماشومان نو هال ديکښي لازمي وي، دې دواړو سکولونو کښي هالونه نشته نو تاسو به دا مهرباني کوي چي دا هالونه ديکښي لازمي پکار دي۔ ډيره مهرباني۔

جناب سپیکر: جي عاطف خان! نه بس ټائم ختم شو، عاطف خان جواب ورکړے دے، نه بس ټائم ختم دے د کوئسچنز آور۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: تههيك شو جي۔ دا ممبر صاحب خبره اوکړه، د لږو لږو مسئلو او د حقيقت خبره ده چي لږو لږو مسئلو د وجي، د چا څه د کلاس فور د وجي پاتي دي، اوس هغوی وائي ما پسي اول زما سرے بهرتي کړه نو هله به درته زه انتقال کوم او هغه دغه ورته وائي چي انتقال زه څنگه اوکړم، مطلب د فنانس او د هغه د يو بل سره مسئله روانه وي چي هغه زمکي چا Donation کړے وي نو د دې د وجي، لږو لږو مسئلو د وجي مونږ په دې باندې هم سوچ کوؤ چي د واپدا په لکھونو روپي هر سکول ته ترانسفارمر لگي، په لکھونو روپي ورکوؤ نو سبا به په دې باندې هم ډسکشن اوکړو، که فرض کړه مونږ پکښي سولر سسټم لگولے شو او په لاکه روپي يا په دوه لکھه روپي باندې سولر سسټم کيږي، چي دې بجلي نه ئے هډو خلاص شو چي نه ئے 'بل' وي او نه د هغوی نه دغه وي، نو هغې باندې سبا له سوچ کوؤ، که دا کيږي نو ان شاء الله تعالیٰ دا به هم ورله اوکړو۔

جناب سپیکر: کوئسچنز آور ختم شو۔

غیر نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

1389 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں ضلع بونیر 77-PK میں خدوخیل کے مقام پر عبید اللہ شہید ڈگری کالج (برائے زنانہ) کی منظوری کے ساتھ ساتھ ٹینڈر بھی ہو چکا ہے؛ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ کالج پر تاحال کام کیوں شروع نہیں کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) کالج ہذا پر کام اس لئے شروع نہیں ہوا کیونکہ کالج کے لئے جس قطعہ زمین کا انتخاب کیا گیا تھا، وہاں پر زمین کا انتقال نہیں ہو سکتا کیونکہ کاغذات میں مذکورہ زمین ایک غیر ممکن خوڑ (برساتی نالہ) ہے، اس لئے ڈپٹی کمشنر بونیر کی رائے کے مطابق مذکورہ زمین کا انتقال نہیں ہو سکتا، تاہم محکمہ ہذا نے متبادل زمین کا انتخاب کر لیا ہے۔ زمین اور کنسلٹنٹ کی رقم کیلئے 1-PC پی اینڈ ڈی ڈی پارٹنٹ کو ارسال کر دیا ہے تاکہ مجاز فورم سے منظوری لی جاسکے۔

1390 \_ جناب سردار حسین: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کو بیرون ممالک اور بیرونی مالیاتی اداروں سے امداد ملتی ہے؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو فی الوقت محکمہ کو کس ملک کے مالیاتی اداروں سے کتنی امداد مل رہی ہے، نیز مذکورہ رقم کن مدت میں استعمال ہو رہی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) جی نہیں، محکمہ اعلیٰ تعلیم کو بیرونی ممالک اور بیرونی مالیاتی اداروں سے کوئی امداد نہیں ملتی۔

جناب سپیکر: بریک، بریک، نہ پس بہ ان شاء اللہ، مانعہ تائم دے جی، مانعہ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی کچھ درخواستیں آئی ہیں، اس کو میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جناب افتخار مشوانی صاحب 28-10-2014، جناب شکیل احمد، ایڈوانزرز 28-10-2014، محترمہ نگینہ خان صاحبہ، ایم پی اے 28-10-2014، جناب ابرار حسین صاحب، ایم پی اے 28-10-2014۔ منظور ہیں جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

**Mr. Speaker:** The 'Ayes' have it. The leave is granted. Item No. 5, 'Privilege Motion': Sardar Aurangzeb Khan Nalotha, to please move his privilege motion No. 46, in the House. Ji, Sardar Nalotha

ایک رکن: وہ آرہے ہیں، جناب سپیکر! وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔

جناب نور سلیم ملک: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اچھا، بات کر لیں۔

جناب نور سلیم ملک: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ہم نے کونسی چیز جمع کئے تھے اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس پہ ایک پہ تین لاکھ روپے خرچ آتا ہے ایک کونسی چیز پر، یا تو ٹائم زیادہ کر دیں یا کونسی چیز شارٹ رکھیں تاکہ ہمارے کونسی چیز بھی اس میں آجائیں۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب نور سلیم ملک: مہربانی کریں، وہ پینڈنگ نہ رہ جائے۔

جناب سپیکر: چلو، نہیں وہ (جناب سپیکر سیکرٹری اسمبلی سے محو گفتگو ہیں) اوکے، ہم چیک کرتے ہیں، جو رولز کے مطابق ہوگا ہم ان شاء اللہ کر لیں گے، ٹھیک ہے؟

جناب نور سلیم ملک: ٹھیک ہے۔

تحریک التواء

جناب سپیکر: سردار اورنگزیب نلوٹھا ہاں جی، یہ Lapse ہو گیا جی۔

Janab Mufti Said Janan, MPA, to please move his adjournment motion.

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب! ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر مجھے ایک اہم نوعیت کے مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے، وہ یہ کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں

موجودہ وقت میں شدید بد امنی جس میں علماء کرام اور قومی مشران کی شہادت کے ساتھ ساتھ ہنگو میں موجودہ متاثرین، اور کرنزی کیمپ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ اور پشاور ہوائی اڈے یعنی باچا خان ایئر پورٹ پر اترنے والے جہازوں پر فائرنگ جیسے واقعات شامل ہیں، جہاں ان واقعات سے یہ صوبے کی بد امنی کے ساتھ ساتھ مفلوک الحال عوام میں نہایت مایوسی اور تشویش پائی جاتی ہے، مختصر بات کر کے مزید بحث کیلئے ایوان میں منظور کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! د اللہ رب العالمین دی دنیا کبھی یو نظام دے ، ہغہ نظام دا دے چھی د کال دولس میاشتی دی خو خنی میاشتی داسی وی چھی ہغھی تہ اللہ رب العالمین خپل یو مقام ور کرے دے۔ د اللہ رب العالمین یو لا کھ خلیر ویشٹ زرہ پیغمبران دی خو د خنی پیغمبران او چتہ درجہ دہ او د خنی کمہ درجہ دہ۔ جناب سپیکر صاحب! ہم دغہ شان دغہ ملک کبھی خلور پینخہ صوبی دی ، بیا ہغہ پینخو صوبو کبھی خپل خپل خایونہ دی او خپل خپل مقامات دی ، خنی خایونہ داسی دی ، سندھ کبھی جناب سپیکر! کراچی دہ ، ہغھی تہ خلکو د روشنایانو شہر وئیلو ، ہم دغہ شان جناب سپیکر صاحب! پنجاب کبھی لاہور دے ، ہغہ د پنجاب د زرہ پہ نوم باندھی یادیری۔ دغھی صوبی کبھی جناب سپیکر صاحب! د ہغہ تولی صوبی ہر خانی یو د بنکلا مقام دے خو پینبور تہ اللہ رب العالمین چھی کوم مقام ور کرے دے ، دی تہ یو وخت کبھی "پھولوں کا شہر" پہ نوم باندھی جناب سپیکر صاحب! دا مشہور وو خو جناب سپیکر صاحب! د یو وخت نہ دغھی صوبی کبھی عمومی طور باندھی او خاصکر پینبور چھی دلته آرمی ہیڈ کوارٹر دے ، گورنر ہاؤس دے ، وزیر اعلیٰ ہاؤس دے او بالا حصار قلعہ دہ ، داسی لوٹی لوٹی خایونہ ور کبھی آباد دی خو جناب سپیکر صاحب! د ہغھی باوجود ہغہ تولی صوبی کبھی علی العموم او دغہ پینبور او ددی مضافاتو کبھی علی الخصوص جناب سپیکر صاحب! دلته کبھی چھی کومہ بد امنی روانہ دہ ، دا یو داسی طریقہ سرہ روانہ دہ چھی چا تہ معلومہ وی ، یوہ حیران کن اضافہ دیکبھی جناب سپیکر صاحب! کیری۔ سن 2013 کبھی جناب سپیکر صاحب! دغھی صوبی دغہ پینبور کبھی چھی کوم خلق سرکاری اہلکار شہید کری شوی دی ، ہغہ تقریباً تر 38 نہ 43 / 44 پوری دی ، بیا سن 2014 کبھی جناب



سپیکر صاحب! پکار دا وہ چہی دا کم شوی وے خودی 43 / 44 نہ تقریباً 138  
 تہ دا تعداد رسیدلے دے کم او بیش، پکار دا وہ جناب سپیکر صاحب! چہی دا  
 تعداد کم شوے وے، یوہی ضلہی کبہی نہ تہولہی صوبہی کبہی، ہنگو کبہی خہ  
 روان دی روزانہ، کواہت کبہی خہ روان دی، کرک کبہی خہ روان دی، ڊیرہ  
 اسماعیل خان کبہی خہ کبہی، سوات کبہی خہ کبہی، دہغہی نہ علاوہ زہ بہ د  
 پینور خبرہ او کرم، جناب سپیکر صاحب! بلہ ورخہی مہی سوچ کولو، دا لوکل  
 گورنمنٹ نہ راتیریدم، لوکل گورنمنٹ کبہی اول یو ناکہ دہ بیا چہی دہغہی نہ  
 دنہ لار شہی، بیا بلہ ناکہ راعی، بیا چہی دہغہی نہ پی ایند ڊی طرف تہ راعی بیا  
 بلہ ناکہ راعی، دغہ پولیس لائن پورہی جناب سپیکر صاحب! رارسیرہی، خلور  
 ناکہ دی، دہغہی نہ بہ تیریرہی بیا بہ مطلب دا دے رارسیرہی۔ چہی کلہ دیو  
 حکومت دا حالات وی چہی ہغہ خپلہ اندرون خانہ پینخہ ناکہ بندو نہ بہ تیریرہی،  
 دہغہی نہ بعد بہ تہ خپل مقصود تہ پی ایند ڊی ڊیپارٹمنٹ تہ بہ رسیرہی، ہوم  
 ڊیپارٹمنٹ تہ بہ رسیرہی، بل خاٹی تہ بہ رسیرہی، جناب سپیکر صاحب! بیا دہی  
 حکومت نہ دا طمع کول چہی دا بہ ہنگو کبہی متاثرینو کیمپ تہ بہ تحفظ ورکری،  
 جناب سپیکر صاحب! دہی حکومت نہ دا طمع کول چہی کواہت کبہی خلق پراتہ  
 دی، ہغوی تہ بہ دا تحفظ ورکری، پہ رو ڊ بانڈی بہ تا تہ تحفظ درکری، د شہی  
 گرخیدو کبہی بہ تا تہ تحفظ درکری، جناب سپیکر صاحب! زہ وایم چہی دا بہ  
 ممکنہ خبرہ نہ وی۔ جناب سپیکر صاحب، ما لکہ خنگہ ذکر او کرو چہی ڊی پینور  
 تہ د گلونو شہر بہ خلقو وئیلو او دا دا اخباریو ادارہ دہ، دا لفظ ما بانڈی، مانن  
 سحر کتلے دے، ڊیر بد را بانڈی لگیدلے دے، "پشاوہر بلدا الموت کیوں؟" دنیا کبہی  
 لس ملکونہ خطرناک ملکونہ چہی کوم یو غیرملکی ایجنسی یو ادارہ لیکلہی دہ،  
 یو رپورٹ ئے لیکلے دے، ہغہ رپورٹ کبہی دا دی چہی پہ دنیا کبہی لس  
 خطرناک شہرونہ دی۔ ہغہ لسو خطرناک شہرونو کبہی یو شہر پینور دے، دا  
 ادارہ جناب سپیکر صاحب! لیکلہی دہ، غیرملکی ایجنسی دہغوی ادارہ دہ او  
 دہی مثالونہ جناب سپیکر صاحب! غالباً مونو او تاسو ڊیر خلی لیدلی دی، تر  
 ڊی حدہ پورہی چہی پینور ایئر پورٹ درہی خلی بند کرلے شو، ہغہی کبہی  
 ملازمین وو، ہغہ ملازمین فارغ کرلی شو، دا ئے اووئیل چہی د شہی بہ

پروازونہ نہ راخی، کہ د ورځې پرواز راخی، راخی به، جہاز به ورځې کښې وی  
 د شپې به نہ راخی۔ هغې سره جناب سپیکر صاحب! څومره خاندانونو روزگار به  
 د هغې سره تړلې وی، څومره خلق هغه لارل او تر دې حده پورې غالباً جناب  
 سپیکر صاحب! چې زمونږ ملک ته به د هغې نه څومره نقصان شومے وی۔ زما به  
 دا گزارش وی جناب سپیکر صاحب! چې دا دغې صوبې کښې او بله د مزې خبره  
 به جناب سپیکر صاحب! دا درته او کرم، نن سینټ کښې په دې باندې بحث شومے  
 دے، دوه ورځې مخکښې "نئی بات" اخبار کښې راغلی دی او نن هم اخبار کښې  
 شته دے، نن ورباندې سینټ کښې بحث شومے دے کہ پرون دے چې عوام خلق خو  
 پریردوه د دغې صوبې د صوبائی اسمبلی ممبران منسټران هغوی ته دوه دوه  
 کروړه د بهتې ورکولو پرچې راغلې دی او دا ئے ادا کړې دی او بل ملک نه د  
 هندئې په ذریعې باندې هغه پیسې ئے ورته رالیرلې دی۔ جناب سپیکر صاحب،  
 ممبران که په بهتو باندې ځانونه ساتی نو جناب سپیکر صاحب! عام سړی ته به زه  
 څه تحفظ ورکرم؟ زه دوه کروړه بهتہ ورکوم، د هغې نه بعد ما ته تحفظ  
 ملاویری، زه منسټریم، د منسټر په حیثیت باندې ما ته، زه دوه کروړه روپئ ادا  
 کوم جناب سپیکر صاحب! د دغې صوبې د عوامو د بیا الله پاک محافظ شی، بیا  
 بل هیڅوک د دغې صوبې د حفاظت کولو والا نشته دے۔ زما به دا گزارش وی  
 چې دا تحریک التواء که څوک ملگری په دې باندې بحث کول غواړی، مزید  
 بحث د پاره دې ایوان کښې منظور کړلې شی او جناب سپیکر صاحب! حالات  
 ورځ په ورځ بدترئ طرف ته روان دی، بنوالے نشته دے، زه خوداسې سوچ کوم  
 چې دا حکومت د افغانستان حکومت په شان صرف پیښوره پورې، گورنر  
 هاؤس، ایم پی اے هاسټل، هائی کورټ دغه طرف نه راتاؤ شه، صرف گورا  
 قبرستان پورې محدود کیدونکے زه گورم، خدائے د زما تجزیه زما سوچ غلط  
 کړی خو لکه دا کوم حالات روان دی جناب سپیکر صاحب! دا حکومت به د  
 کابلہ پورې محدود پیری، دا حکومت به صرف دغه ځائې پورې محدود پیری۔ نو  
 زما به دا گزارش وی چې د دې قوم بچی د قوم زنانه جناب سپیکر صاحب! مونږ  
 خپلې زنانه او بچی او گنډو چې بل کور کښې ویر دے، دا ما کره ویر دے، بل  
 کور کښې غم دے، دا ما کره غم دے، جناب سپیکر صاحب! دا هغه خبرې وې

چچی دا ما تاسو ته اوکری، نوری دی نہ دنیا روزانہ چچی د چا میدیا سرہ واسطہ  
 دہ، ہول باخبرہ خلق ناست دی، روزانہ دوہ کیسونہ او درپی کیسونہ او خلور  
 کیسونہ جناب سپیکر صاحب! کیپی۔ زما بہ دا گزارش وی کہ خوک ملگری پہ  
 دی باندپی بحث کول غواری، مزید بحث د پارہ دی ایوان کبھی منظورہ کرپی  
 شی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی، مولانا صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! کہ د د سکشن د پارہ منظور شی نو بیا بہ  
 خبرہ اوکرو۔

جناب سپیکر: اچھا، لاء منسٹر صاحب! اپنا Reply دے دیں۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): شکر یہ جناب سپیکر۔ سب سے پہلے تو میں بحیثیت لاء منسٹر ہمارے محترم  
 مولانا فضل الرحمان صاحب پر کوٹہ میں جو دھماکہ ہوا خود کش، اس کی میں شدید مذمت کرتا ہوں۔ اس کے  
 بعد ہمارے معزز رکن اسمبلی مفتی جانان صاحب نے جو ایڈجرمنٹ موشن پیش کی ہے، میں نے پہلے بھی کہا  
 ہے اور اب بھی کہتا ہوں کہ یہ جولا اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہے، یہ نہ صرف کرک اور کوہاٹ میں خراب ہے  
 بلکہ پورے ملک میں، پورے ملک کو اس دہشتگری نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔ اگر موازنہ کیا جائے گزشتہ  
 دس سالوں سے موجودہ حکومت کا تو میرے خیال میں اس میں بالکل کر سٹل کلیئر ہے کہ یہاں پر دہشتگردی  
 میں خاطر خواہ کمی آئی ہے، پھر بھی ہماری حکومت کی یہ کوشش ہے کہ دہشتگردی میں مزید بھی کمی آئے۔  
 میں اپنے بھائی سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ نہ صرف کوہاٹ اور کرک تک یہ قصہ محدود ہے بلکہ پورے  
 پاکستان، تینوں صوبوں میں Specially بلوچستان، سندھ اور ہمارے خیبر پختونخوا میں، تو میرا  
 Respectful submission یہ ہے کہ مفتی جانان صاحب کی اس ایڈجرمنٹ موشن کی ہم قدر  
 کرتے ہیں، بالکل یہ انتہائی اہمیت کی حامل ہے لیکن میرے خیال میں اس وقت جو صورت حال ہمارے صوبے  
 میں پائی جاتی ہے، وہ انتہائی تسلی بخش ہے اور آگے کی نسبت یہاں پر کافی کمی آئی ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب۔ مولانا صاحب، مولانا لطف الرحمان صاحب۔

قائد حزب اختلاف: دوئی وائی بحث تہ د منظورہ شی۔

جناب سپیکر: بحث تہ، نو دا خوبہ بیا زہ ہاؤس تہ راورم۔ عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! اس کی طرف سے، ہمارے لاء منسٹر صاحب کی طرف سے 'ریسپانڈ' آیا ہے اور انہوں نے Briefly بتا دیا ہے، کوئی لمبی چوڑی تقریر نہیں کی، Briefly بتا دیا ہے کہ آپ اگر Comparison کریں گے تو بہتری آئی ہے اور ایک وقت تھا کہ جب ہم یہ انتظار کرتے تھے کہ کوئی دن ایسا آئے گا کہ جس روز دھماکہ نہیں ہوگا، اب مہینوں کے اندر کبھی کبھار ایک مرتبہ ہو جاتا ہے، یعنی اس کو ہم ایڈمٹ کرتے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن کو، خیر پختہ خواہ کے اندر جولاء اینڈ آرڈر کی سیچویشن ہے اس کو آپ In isolation سر! نہیں دیکھ سکتے ہیں، Multiple factors ہیں، اس کی Three layers ہیں، تھری لیول ہیں، انٹرنیشنل فیکٹر ہے، ریجنل فیکٹر ہے، نیشنل ہے، 'لوکل کریمنل ایلیمینٹ' ہے اور یہ ساری چیزیں کس ہو گئی ہیں، ایک جگہ آگئی ہیں، ایک دوسرے کو اب Supplement کرتی ہیں، Substantiate کرتی ہیں، اس لئے حکومت کا موقف آگیا ہے، Briefly آگیا ہے۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس پر اگر ہاؤس ڈبھیٹ کرنا چاہتا ہے تو آپ بیشک ان کو دیدیں کیونکہ 14 ممبرز اس کیلئے چاہیے ہوتے ہیں، وہ تو کوئی مشکل کام نہیں ہے، یہ بالکل Easily ڈبھیٹ کیلئے یہ ایڈمٹ ہو جائے گی لیکن میری ریکویسٹ یہ رہے گی کہ اس پر ہم کرتے رہے ہیں، اس پر ہم ڈبھیٹ کرتے رہے ہیں اور حکومت لگی ہوئی ہے، اس طرح نہیں ہے کہ حکومت Intentionally مطلب اس حوالے سے کام نہیں کر رہی ہے، اس کو اپنی Primary responsibility ہم سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے ہم نے Law Enforcement Agencies کو اٹانومی دی ہوئی ہے، ان کو 'انڈیپنڈنس' دی ہوئی ہے، اس لئے اگر آپ اس کو ایڈمٹ کرنا چاہتے ہیں اور اپوزیشن کے دوست اس پر زور دینا چاہتے ہیں تو اس کو ایڈمٹ کریں

اور Properly اس پر بحث ہو جائے لیکن ہم ریکوریسٹ کریں گے کہ یہ جو مؤقف حکومت کا آگیا ہے، یہ کافی ہے اور اس کے آگے اس کو Push نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔ میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion No. 102, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The adjournment motion is admitted for detailed discussion under rule 73. Syed Jafar Shah Sahib, MPA. Item No. 7.

(مداخلت)

جناب سپیکر: نہیں، کسی اور اس کو وہ دے دیں گے ناجی، یہ ایجنڈا تو ختم ہو جائے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب جعفر شاہ: مہربانی، تھینک یو جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر، یہ نمبر بڑا خطرناک ہے، 420، (تعمیقے) میں نہیں سمجھتا کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ نے اس طرح کا کچھ کیا ہے، بہر حال میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ آج کل صوبے کے عوام میں تشویش کی ایک لہر ہے کہ حکومت محکمہ اطلاعات کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے حالانکہ یہ دور جو کہ کمیونیکیشن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے جس سے صوبے کے لوگ اطلاعات تک رسائی سے محروم ہو جائیں گے، اس سے اخباری صنعت کے لوگوں میں بھی بہت تشویش پائی جاتی ہے، لہذا حکومت اس چیز کی وضاحت کرے۔ (مداخلت) ہاں یہی ہے، یہ جو اس وقت میں نے کیا تھا تو یہ ارادہ کر رہے تھے، ابھی تو انہوں نے ختم کیا ہے تو یہ وضاحت فرمائیں جناب انفارمیشن منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! ایسا کوئی حکومت کا ایجنڈا نہیں ہے کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کو ختم کیا جا رہا ہے، یہ ضرور ہوا ہے کہ اس میں کوئی Right sizing کی گئی ہے اور اس میں جو زیادہ لوگ تھے، ان کو دیگر ڈیپارٹمنٹس میں ایڈجسٹ کیا گیا ہے Otherwise اس کا

ڈائریکٹوریٹ بھی کام کر رہا ہے، اس کا سیکرٹریٹ بھی کام کر رہا ہے اور اس کا ختم کرنے کا کوئی بھی پروگرام نہیں ہے بلکہ ایک 'ویک' پہلے انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی سی ایم صاحب کے ساتھ بڑی ڈیٹیل میٹنگ ہوئی ہے اور اس کو ہم مزید Strengthen کرنے کی کوشش کریں گے ان شاء اللہ اور اس کے اندر جو کمی کوتاہیاں ہیں، ان کو بھی ہم بہت جلد ان شاء اللہ دور کریں گے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: اس پر خیر ڈیپٹ بھی تو ہونی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ جو ہماری سٹیڈنگ کمیٹیز کی میٹنگز ہوتی ہیں، ابھی اس چیز کی کمی بھی میں نے اخبار میں پچھلے کئی اس سے نہیں پڑھا، پھر یہ کہ جو بادی النظر میں ہم دیکھتے ہیں تو Information department is not in the same shape as it was میں نہیں سمجھتا کہ منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ختم نہیں ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ختم ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر! ہماری جو سٹیڈنگ کمیٹی کی میٹنگز ہوتی ہیں، وہ پچھلی تین میٹنگز میں کوئی کوریج نہیں ہوئی اور پریس کے ہمارے بھائی بیٹھے ہیں، ان کو بھی Allowed نہیں اس میں آنا، تو ہماری تو وہ کہتے ہیں "جنگل میں مورنا چاکس نے دیکھا"، تو وہ ہم میٹنگز کر کے چلے جاتے ہیں تو کسی کو پتہ تو نہیں لگتا کہ ہم نے کیا کیا ہے، اچھا کام کیا ہے، کیسا کام کیا ہے؟ تو لہذا انفارمیشن منسٹر صاحب یا آپ کوئی رولنگ ایسی دیں کہ وہ ان کو پابند کریں، کم از کم ان کمیٹیوں کی کارروائی کو، کہ At least ہم کوئی ادھر بیٹھ کر اچھا کام کرنے جا رہے ہیں، کوئی Underhand deal تو نہیں کرتے کسی کے ساتھ، کم از کم ہم، Black and white میں چیز سامنے آنی چاہیے۔

جناب سپیکر: یہ تو بہت ضروری ہے، یہ مطلب کمیٹیز کی کارروائی تو جمہوریت کی روح ہے اور اس کی جو بھی میٹنگ ہو، اس کی کوریج کیلئے ضروری ہے کہ ہو جائے۔ منسٹر صاحب۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! یہ جو ماضی کی جو Practices ہیں، اسمبلی کی جو بھی سٹیڈنگ کمیٹیز کی کوریج ہوتی ہے، وہ اسمبلی کے اندر جو انفارمیشن کے لوگ ہوتے ہیں، وہ اس کو کوریج دیتے ہیں،

ڈیپارٹمنٹ کے تھرو نہیں ہوتی اور اگر ضرورت ہے تو ہم ڈیپارٹمنٹ کے تھرو بھی آپ کو لوگ دینے کو تیار ہیں، اگر کسی بھی سٹینڈنگ کمیٹی کی کورج کیلئے، اگر آپ کو فوٹو گرافریا کسی پی آر او کی ضرورت ہے تو ہم وہ بھی دے سکتے ہیں لیکن جو پریکٹس ہے وہ تو یہاں سے اس کو Cover کیا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! اس طرح ہے کہ جتنی سٹینڈنگ کمیٹیز کی میٹنگز ہوتی ہیں، وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کی رسپانسبلٹی ہے کہ اس کی کورج کرے، یہ مطلب آپ کو بالکل کلیئر ہو کہ آپ نے اپنی طرف سے اس کی کورج کرنی ہے۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی جی، سردار حسین صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب نے جواب دیا لیکن میرے خیال میں انتہائی ذمہ دار اور سینئر منسٹر صاحب ہیں ہمارے، اسی فورم پہ یہ بات کرنا کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ ختم نہیں ہے، ابھی تو پوزیشن یہ ہے کہ عملاً جتنے بھی ہمارے اسٹنٹ ڈائریکٹرز ہیں، ڈپٹی ڈائریکٹرز ہیں، Even ڈائریکٹر ہے، سارے پی آر او کو، جو ہمارے ریجن میں 17 اور 18 گریڈ کے جو انفارمیشن آفیسرز تھے، ان سب کو دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں ان لوگوں نے انکے نوٹیفیکیشنز کئے، پھر مسئلہ یہ رہا کہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو نوٹیفیکیشن ہوا، وہاں پہ کوئی Space ہی نہیں تھی، کوئی جگہ ہی نہیں تھی، ابھی ہم سن رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب جو ہیں، وہ اور حکومت اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کر رہے ہیں تو حالاً تو بات یہ ہے کہ یہاں پہ ہمارے جرنلسٹ کمیونٹی کے کچھ لوگ جو تھے وہ کورٹ میں بھی گئے تھے اور کورٹ میں بھی وہ لوگ وہ کیس جیت چکے ہیں کہ باہر سے کوئی کوالیفائیڈ بندہ بھی نہیں تھا، کوئی پروفیشنل بندہ بھی نہیں تھا، ان کو لاکے ڈائریکٹ 19 گریڈ پہ بٹھایا تھا اور یہ تو میرے خیال میں پورا ایک مہینہ بڑا چرچا رہا اخبارات میں اور اخبارات اس چیز کے خلاف لکھتے رہے، Delegations جو ہیں وہ حکومت سے ملتے رہے، فیڈرل سے عمران خان صاحب جب آئے تو بھی ہمارے انفارمیشن آفیسرز نے، شاہ فرمان صاحب میرے خیال میں اس وقت منسٹر تھے، عمران خان صاحب سے ملنے کی انہوں نے کوشش کی لیکن عملاً اس وقت جو ہے انفارمیشن

ڈیپارٹمنٹ وہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ نہیں ہے جو سات آٹھ مہینے پہلے یا اس سے پہلے جو یہاں پہ محکمہ اطلاعات و نشریات کا جو یہاں پہ ڈیپارٹمنٹ تھا، تو Kindly clarify کر دیں منسٹر صاحب کہ جو اسٹنٹ ڈائریکٹرز، ڈپٹی ڈائریکٹرز اور جو پی آر اوز، انفارمیشن آفیسرز جو تھے، وہ ابھی کام کر رہے ہیں اپنے ڈیپارٹمنٹ میں، اپنی اپنی پوسٹوں پر، بشمول ڈائریکٹر اور انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، منسٹر انفارمیشن، مشتاق غنی صاحب۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: یہ جب۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: مشتاق صاحب۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کلیئر کیا اور پھر Clarify کر دیتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کو ختم نہیں کیا گیا، اس کی Right sizing کی گئی ہے لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو میں سمجھتا ہوں کہ Revisit کرنے کی ضرورت ہے اور اسی سلسلے میں ہم نے ڈیپارٹمنٹ کی چیف منسٹر صاحب کے ساتھ میٹنگ رکھی تھی A few days back اور جو بھی ہم نے ان کو بتایا اور انہوں نے ساری چیزیں، انہوں نے کہا ٹھیک ہے کوئی مجھے اعتراض نہیں اور وہ ابھی اگلے دو چار، دس دنوں میں چیزیں مزید سامنے آجائیں گی، ہم اس ڈیپارٹمنٹ کو جدید خطوط کے اوپر لانا چاہتے ہیں، جو ایک پرانا اس کا سسٹم تھا اور جس کی وجہ سے Right sizing میں گیا، اس وقت Almost یہ ادارہ اپنی افادیت کھو چکا تھا۔ یہ ادارہ Face ہوتا ہے گورنمنٹ کا لیکن جس طرح اس کو 'پرفارم' کرنا چاہیے تھا، اتنی بڑی تعداد میں لوگ تھے اس کے ساتھ، ویسے نہیں کیا گیا اور پھر اسی وجہ سے اس کو کہ بھی یہ لوگ کام ہی نہیں کرتے، ان کو اس طرح کیا گیا کہ Right sizing کی گئی کہ دوسرے محکموں میں جائیں اور وہ وہاں پہ کئی ایڈجسٹ ہو گئے اور کئی ایڈجسٹ نہیں بھی ہوئے اور پھر ہائی کورٹ کا Stay ہے کہ جس کے اوپر وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ابھی میں نے کل ہی اپنے ڈائریکٹروں سے، سیکرٹری دونوں کو میں نے Instruct کیا ہے کہ میں نے کہا کہ یہ جو Stay کے اوپر ہیں ان کو فوراً ڈیپارٹمنٹ میں ایڈجسٹ کریں، جس جس جگہ پہ ضرورت ہے پی آر او کی، کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کو، منسٹر کو، نوٹو گرافرز کی، وہ بھی ادھر ایڈجسٹ کریں اور ان شاء اللہ ان کو



Maximum ہم اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہی Re-adjust کر لیں گے لیکن ان سے کام بھی لینے کا بھی ہم ایک Strategy بنا رہے ہیں کہ یہ لوگ صرف تنخواہیں نہ لیں بلکہ صحیح انفارمیشن منسٹری کا جو ایک Role ہوتا ہے وہ Role play کریں جو کہ یہ Play نہیں کر رہے تھے تو اس کو ہم ٹھیک کر رہے ہیں ان شاء اللہ اور یہ محکمہ رہے گا اور زبردست طریقے سے چلے گا ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب، پھر نماز کیلئے وقفہ کرتے ہیں۔

جناب جعفر شاہ: جی، یہ بالکل نماز کا ٹائم بھی ہے اور چونکہ منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ یہ ختم نہیں ہوئے ہیں، میری تجویز ہوگی کہ ہم اس کو کمیٹی میں لے کے جائیں اور وہاں پہ ڈیٹیل میں اس پہ ڈسکشن

کر لیں اور Sort out کریں، تو I will request the Chair to referred the Question

to concerned Standing Committee۔ ہمیں خدشہ ہے۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! اس کو کمیٹی میں لے جائیں اور اس پہ تو ہم کام کر رہے ہیں، Department is there, Directorate is there, Secretariat is there, we all working, all the peoples are there

There is no need to میں خیال میں

refer to the Standing Committee

جناب سپیکر: انہوں نے ایشورنس دی ہے، ایشورنس دی ہے۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: ضرورت نہیں ہے اس کی۔

جناب سپیکر: انہوں نے ایشورنس دی ہے۔

جناب جعفر شاہ: وہ لوگ واپس آگئے ہیں جو دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں گئے ہیں، وہ لوگ واپس نہیں آئے

جو دوسرے ڈیپارٹمنٹس میں گئے ہیں، 17 گریڈ، 18 گریڈ اور گریڈ 19۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ہاں۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: آپ کو یہ خوشگوار حیرت ہوگی شاید کہ انفارمیشن کے بعض لوگ دوسرے

محکموں میں جا کے بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں، وہ بڑے اچھے اچھے محکمے ہیں۔ بعض لوگ فارسٹ میں

چلے گئے ہیں، کوئی ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں چلے گئے ہیں، تو ہم ان کو واپس لائیں گے تو وہ واپس اب نہیں آئیں

گے لیکن جو باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو ہم بہر کیف ایڈجسٹ کر لیں گے۔

جناب سپیکر: اس نے جعفر شاہ صاحب! ایشورنس دی ہے۔

جناب جعفر شاہ: نہیں سر، میری ریکویسٹ ہوگی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایشورنس دی ہے۔

جناب جعفر شاہ: اس میں بڑے خدشات پائے جاتے ہیں۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: At their own pay scale میں ایڈجسٹمنٹ ہوگی۔

جناب جعفر شاہ: سر! اس میں بڑے خدشات پائے جاتے ہیں، پوری کمیونٹی میں، پراونس میں اور میری

ریکویسٹ ہوگی کہ ہم اس کو کمیٹی میں لے کے جائیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے Minister Sahib

is a good person، وہ اس کو میرے خیال میں وہ نہیں کریں گے Decline اور ہم وہاں پر ڈسکس

کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب! انہوں نے ایشورنس دی ہے، اگر نہیں تو ایک مہینے بعد پھر اس کو لے کے

آئیں، میں ان شاء اللہ اس کو Entertain کر لوں گا۔

جناب جعفر شاہ: کمیٹی پہ اعتراض نہیں ہے سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے، کچھ چیزوں کا مجھے پتہ ہے، ہو جائے گا، ٹھیک ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

جناب جعفر شاہ: بڑی Important بات ہے سر۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب! کیونکہ شاہ فرمان صاحب بھی انفارمیشن منسٹر رہ چکے ہیں، وہ مجھ

سے زیادہ انفارمیشن منسٹر رہے ہیں اور میں بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے ڈیڑھ مہینہ انفارمیشن کا منسٹر رہا،

ڈیڑھ مہینہ، تو منسٹر صاحب ظاہر ہے وہ سمجھتے ہیں ان چیزوں کو، یہ انفارمیشن سے Related جو ہیں وہ

جرنلسٹس ہوتے ہیں، اب ریونیو میں جا کے کوئی اسسٹنٹ ڈائریکٹر، منسٹر صاحب کیا فرمائیں گے کہ وہ

انفارمیشن آفیسرز جو ہیں وہ ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں جا کے وہاں پہ کیا کریں گے، یہ ٹیکنکل وہ ہیں، تو میرے

خیال میں شاہ صاحب نے بڑا Simply پوچھا کہ وہ لوگ جو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سے ادھر آپ لوگوں

نے ان کے آرڈرز کروائے تھے، وہ واپس ہو گئے ہیں کہ واپس نہیں ہوئے؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نماز کا ٹائم ہے۔

جناب سردار حسین: اگر وہ سارے واپس ہوئے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ واپس ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان! دو منٹ میں بات کر لیں۔

جناب سردار حسین: اگر نہیں ہوئے تو اس کا مطلب یہ ہے عملاً تو انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں نہیں ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چونکہ میں بس ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں، پھر جو بھی، جی شاہ فرمان خان! جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ): جناب سپیکر، جیسے بابت صاحب نے کہا ہے کہ وہ بھی، میں بھی کچھ عرصے تک انفارمیشن منسٹر رہا ہوں، ایک تو جعفر شاہ صاحب نے کہا تو یہ ان کا حصہ ہے کہ جو تحریک نمبر 420، چار سو بیس ہے، وہ جعفر شاہ صاحب نے بھی پڑھ کے اور بہت سارے فگرز ایسے ہیں کہ ریکارڈ میں ہیں کہ وہ جعفر شاہ صاحب کے اس میں آتے ہیں، گورنمنٹ کی نیت بڑی کلیئر ہے جس طرح کہ منسٹر صاحب نے بتایا کہ ایٹورنس ہے کہ اگر کوئی اور محکمے میں خوش ہے اور ویسے بھی Requisition، یہ ہم یہاں فیصلہ نہیں کر سکتے، گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے اندر ہر سکیل کے بندے کی Requisition ہو سکتی ہے، اگر ڈیپارٹمنٹ کو ضرورت ہو اور وہ پر فارم کر سکتا ہو تو اس کے اوپر یہ یہاں Decide کرنا کہ یہ آفیسر اس ڈیپارٹمنٹ میں 'پر فارم' نہیں کرے گا یا نہیں کر سکتا، یہ میں سمجھتا ہوں کہ Valid objection نہیں ہے لیکن جو آفیسرز اچھا، Efficiency بڑھانے کیلئے Right sizing کی بات ہے لیکن جو دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں خوش نہیں ہیں اور جو انفارمیشن میں رہنا چاہتے ہیں اور اس کا جو سٹرکچر وہ جس طرح منسٹر صاحب نے کہا کہ انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک Role ہے، اس میں وہ Role play کرنا چاہتے ہیں تو حکومت کی نیت بڑی کلیئر ہے اس معاملے میں کہ ان کو Accommodate کیا جائے گا، ان کو ان کا Role دیا جائے گا۔ لہذا اس میں کوئی Malafide intention شامل نہیں ہے، Right sizing بھی ہوگی، Efficiency بھی، انسان اس کی Enhancement ہوگی اور جو آفیسر جدھر چاہے گا دھر ایڈجسٹ کیا جائے گا، لہذا اس کے اوپر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب، اس نے ایٹورنس دی ہے، جعفر شاہ صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، سردار حسین۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! شاہ فرمان صاحب خبرہ اوکرہ چہ پیو دیپارٹمنٹ کنبہ Suppose ایجوکیشن دیپارٹمنٹ دے پہ ہغہ دیپارٹمنٹ کنبہ دی پی آر او پوسٹ نشته نو د انفارمیشن دیپارٹمنٹ نہ چہ غی پی آر او بہ غی، انفارمیشن آفیسر بہ غی، سوال دا دے، دے وائی چہ پہ ہغہ دیپارٹمنٹ کنبہ خوشحالہ وی نو ہغہ بہ پہ خہ خوشحالہ وی؟ د دی مثال خو داسی شو چہ د سکول نہ تاسو یو استاد راواخلی او منسٹر سرہ ئے پی ایس کړی، سپیکر صاحب! دا دیرہ اہمہ خبرہ دہ، د دی د پہ صحیح طریقہ بانڈی وضاحت او کړی یا میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے، منسٹر انفارمیشن جو ہے مشتاق غنی صاحب، اگر وہ یہ مناسب سمجھیں تو یہ کمیٹی کو چلا جائے تو جس طرح ان کے Intention پر بھی ہمارا شک نہیں ہے لیکن جو Decide ہوا ہے، حکومت نے تو یہ Decide کیا ہے کہ 17, 18, 19 کے انفارمیشن آفیسرز کو اور ڈپٹی ڈائریکٹرز کو، جس طرح میں نے کہا ان کو اسی طرح اسٹبلشمنٹ سے ان کے آرڈرز کروائے ہیں، اب ان کا نہ کوئی Concerned job ہے نہ Concerned کام ہے تو وہ ادھر کس طرح خوش ہونگے سر؟

جناب سپیکر: اچھا، ٹائم شارٹ ہے، میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں۔ جعفر شاہ صاحب، ٹھیک ہے یا وہ کرتے ہیں؟ جعفر شاہ، ٹائم، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے جی۔

جناب جعفر شاہ: آپ Willing ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: منسٹر صاحب نے۔۔۔۔۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: میرے خیال میں یہ مطمئن نہیں ہو رہے تو بالکل کر دیں جی۔

جناب جعفر شاہ: کمیٹی میں بھیج دیں، تھینک یو۔

Mr. Speaker: Is the desire of the House that the call attention notice No. 420, moved by the honorable Member, may be referred to the

concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may 'No'.

Members: No.

(Interruption)

جناب سپیکر: ابھی منسٹر صاحب بتائیں، آپ اس کی کیا حمایت کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جانے دو، میں نے کہہ دیا کہ جانے دو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب، مشتاق غنی۔

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جانے دو کمیٹی کو، جانے دو کمیٹی کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی، کمیٹی میں جائے؟

وزیر اطلاعات و اعلیٰ تعلیم: جانے دو کمیٹی کو، کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: Those who are، میں ایک دفعہ پھر بولتا ہوں کیونکہ منسٹر صاحب نے کہا کہ Okay،

منسٹر صاحب نے کہا ہے۔

Is it the desire of the House that the call attention notice moved by the honorable Member-----

(Interruption)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ: اب یہ اگر، اگر جناب سپیکر! آپ کہیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہوتا ہے، رولز کے مطابق ہوتا ہے۔

وزیر پبلک انجینئرنگ: اگر منسٹر نے Consent دیا ہے تو بات ختم ہوئی ہے۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: It may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes.'

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say 'No.'

Members: No.

جناب سپیکر: تو پھر ووٹ میں کاؤنٹ کرتا ہوں۔ نہیں پھر میں، نہیں جو اس قرارداد کے Favour میں ہیں،

مجھے اپنا کام کرنے دیں، جو اس ریزولوشن کے Favour میں ہیں کہ کمیٹی میں جائے، وہ اپنا ہاتھ کھڑا کر

دیں، اپنے ہاتھ کھڑے کر دیں۔۔۔۔۔

(تحریک کے حق میں سولہ اراکین اسمبلی نے ہاتھ اٹھایا)

جناب سپیکر: جو اس کے خلاف ہیں کہ یہ کمیٹی میں نہ جائے، وہ ہاتھ کھڑا کر دیں۔

(تحریک کی مخالفت میں چھیس اراکین اسمبلی نے ہاتھ اٹھایا)

Mr. Speaker: The 'Noes' have it. The motion is defeated.  
(Applause) Break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، نلوٹھا صاحب۔ بسم اللہ، جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ کل یکم تاریخ اور دو تاریخ کو تہفتہ اور اتوار کی چھٹی ہے۔

جناب سپیکر: جی جی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: اور تین اور چار کو محرم کی چھٹی ہے تو پورے صوبے کے جو سرکاری ملازمین ہیں، انہیں یکم تاریخ کو تنخواہ ملا کرتی ہے، تو چونکہ یہ چار چھٹیاں آجائیں گی اور پھر انہیں پانچ تاریخ کو تنخواہ ملے گی اور یہ درمیان میں عید قربان بھی گزری ہے تو ملازمین سخت پریشان ہونگے، تو Kindly انہیں یکم کی بجائے 31 تاریخ کو اگر تنخواہ کی Payment کر دی جائے تو ان کیلئے بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: مسٹر گوہر علی شاہ، ایم پی اے (شور) اچھا فنانس منسٹر آجائیں تو بات کر لیں گے۔ فنانس منسٹر آجائیں، نیا فنانس منسٹر، فنانس منسٹر ہے نا، وہ آجائیں تو تھوڑی دیر بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، اس کے بعد، اوکے؟ فنانس منسٹر آجائیں تو میں خود کہہ دوں گا کہ وہ اعلان کر دیں، میں اس کو خود کہہ

دوٹگا۔ Gohar Ali Shah, Mr. Gohar Ali Shah, MPA to please

جناب گوہر علی شاہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ موجودہ حکومت نے گزشتہ ماہ ستمبر 2014 کو محکمہ ایلیمنٹری اور سینڈری ایجوکیشن میں 'ریشٹلائزیشن' کے نام سے نئی پالیسی متعارف کرائی ہے جس کی رو سے ہر ساٹھ طلباء کیلئے ایک ٹیچر رکھا گیا ہے، حالانکہ یہ تناسب پہلے چالیس طلباء کیلئے ایک ٹیچر تھا۔ مذکورہ

حکومتی اقدامات سے معیار تعلیم کو شدید نقصان کا یقینی اندیشہ ہے، لہذا اس پالیسی پر فوری طور نظر ثانی کی جائے۔

سپیکر صاحب، د موجودہ حکومت د ورومبی ورچی نہ داخلہ تر نن تاریخہ پورے د دوی دا دعویٰ دی چہ مونر پہ ایجوکیشن کبھی ایمرجنسی نافذ کرے دہ او یکساں نظام تعلیم رائج کو نو پکار خودا وہ، زہ خو حیران دا یم چہ د دے منسٹریٰ خنگہ ایڈوائزران دی، خنگہ مشیران دی چہ دا قسم تجویز ونہ ورکوی؟ خکے چہ تیر وخت کبھی دا تعداد چہ وونو چالیس وواو اس ساتھ تہ اور سیدو، نو زما پہ خیال باندی چہ چالیس منت پیرید وی، پہ ہغی کبھی یو تیچر چہ د خپل کلاس اتندنس ہم چیک کوی نو زما خیال چہ نیم تائم پہ ہغی کبھی ضائع کبری، پکار دا وہ چہ موجودہ حکومت خنگہ پہ ایجوکیشن باندی فوکس لری نو پکار دا وہ چہ پہ سکولونو کبھی کمری زیاتہ کرے شی خکے چہ اکثر سکولونو کبھی ماشومان بی کمر و ناست وی، برآمدی نشتہ، کمری نشتہ، ماشومانو د پارہ فرنیچر نشتہ، تاپ نشتہ، پکار دا دہ چہ دغسی پالیسی راشی۔

جناب سپیکر: گوہر علی شاہ صاحب، آپ کو میں دو منٹ بعد موقع دیتا ہوں، منسٹر صاحب بھی پہنچ جائے گا تاکہ وہ آپ کا Response کریں۔۔۔۔۔

جناب گوہر علی شاہ: سپیکر صاحب، پکار دہ چہ دا پالیسی د فوری طور واپس واخستی شی۔ دیرہ مہربانی بہ وی۔

جناب سپیکر: منسٹر فنانس، منسٹر فنانس آئے ہیں، منسٹر فنانس، منسٹر صاحب، ایک ریکویسٹ آئی ہے کہ یہ جو تنخواہ ہے، یہ اکتیس کو ادا کی جائے۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): سر، میں نے سن لیا اور میرے خیال میں بات Genuine ہے، بس دی جائے ان کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بتادیں۔ اوکے جی، اس نے Agree کر دیا۔ اچھا جی، فیصل صاحب۔

(شور)

وزیر خزانہ: جناب سپیکر صاحب، میں نے تو بڑے واضح انداز میں بات کی لیکن نہ معلوم نلوٹھا صاحب کہیں مصروف تھے، انہوں نے میری بات نہیں سنی۔ بات Genuine ہے اور اس میں وزن بھی ہے تو ڈیپارٹمنٹ بھی آپ سے Agree ہے اور میں ہدایت دیتا ہوں کہ یہ دی جائے۔

جناب سپیکر: فیصل صاحب! (مداخلت) منسٹر صاحب راشی نو ستا خبرہ بیا دغہ کوم، بنہ۔

راجہ فیصل زمان: آزیل سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی۔

راجہ فیصل زمان: میں چاہتا ہوں کہ اگر وزیر اعلیٰ صاحب متوجہ ہو جائیں۔

جناب سپیکر: جی بات کریں جی، آپ بات کریں، فیصل صاحب!

راجہ فیصل زمان: سر، میری یہ ریکویسٹ ہے اس پورے ایوان کی طرف سے کہ وزیر اعلیٰ صاحب ہفتے میں ایک دن اپنا ایم پی ایز ڈے، ضرور لگائیں، اس میں خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ صاحب جب ادھر آتے ہیں کہ وہ نہیں چاہتے بھی ان کی توجہ ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ایم پی ایز کے جو کام ہوتے ہیں، دور دور سے وہ لیکر آجاتے ہیں، تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر وہ اس دن کو بحال کر دیں تو یہ ہمارے سب کیلئے بہتر ہوگا سر! کہ ہم بیٹھ کر اپنے لوگوں کے مسائل ان کے پاس ایک دن لے جایا کریں۔ یہ پورے ایوان کی طرف سے ہے سر! اور سر! ہم اچھے نہیں لگتے کہ گیٹ پر کھڑے ہو کر ریکویسٹ کریں، اگر یہ اندر Busy ہوں اور وہاں سے ایم پی اے چلا جائے تو ہر ایم پی اے عزت دار ہے سر! چاہے وہ ادھر بیٹھا ہے چاہے ادھر بیٹھا ہے، ہم سب عزت دار لوگ ہیں، ہم آپ کی عزت بھی چاہتے ہیں، ہم چیف منسٹر صاحب کی بھی عزت چاہتے ہیں، اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ جو طریقہ کار ہے جو انہوں نے رکھا ہوا تھا، سر! Kindly ایک دن ہمیں یہ دیں، اس میں کام ہونا نہ ہونا، وہ تو مقدر نصیب کی بات ہے لیکن کم از کم اس طرح وزیر اعلیٰ صاحب کا ہاؤس میں آنا اور ان کو اس طرح ڈسٹرب کرنا ہمیں موزوں نہیں لگتا کہ ہم ایسے Status کے بندے کو اس طرح کریں۔ Kindly ہماری آپ کی وساطت سے ریکویسٹ ہوگی کہ ایک دن ایسا رکھا جائے کہ جس میں ہمیں ان تک Access ہو سکے اور باسانی ہم مل سکیں اور عزت سے ہم کام بھی کرا سکیں۔

جناب سپیکر: ہاں جی، میڈم نگہت۔



محترمہ نگہت اور کرنی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جو آئریبل ہمارے ایم پی اے ہیں، فیصل صاحب نے بات کی ہے، اس میں کوئی ایسا دن بحال نہیں تھا، ابھی ابھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اگر ہم بات کر رہے ہیں تو چیف منسٹر صاحب کی توجہ بالکل یعنی اس طرف نہیں ہے کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں؟ تو بات یہ ہے کہ یہ ہاؤس جو ہے، تمام ممبران جو ہیں، جیسے کہ یہاں پر بات ہوئی تھی کہ ہر ایم پی اے اپنے حلقے کا چیف منسٹر ہوگا اور ہر حلقے کا جو ممبر ہوگا، اس کو تمام حقوق دیئے جائیں گے، جناب سپیکر! آئریبل سپیکر صاحب، میرا خیال ہے کہ پانچ مہینے پہلے، میں آج آپ کو ایک چھوٹی سی بات بتا دوں کہ میں ایک چھوٹے سے کام کیلئے ان کے گھر پہ گئی، مجھے بہت ضروری کام تھا اور چیف منسٹر وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ سابق چیف سپیکر ٹری اعظم صاحب تھے اور انہوں نے کہا کہ میں نہیں مل سکتا، مجھے بہت ضروری کام ہے، اکیلے بیٹھے ہوئے تھے، ان کے ساتھ اعظم صاحب تھے اور انہوں نے اپنے گھر پر ایک ایم پی اے سے ملنے سے انکار کیا۔ جناب سپیکر، کبھی کبھی ہمیں ان سے کوئی اپنی، وہ بات نہیں سن رہے ہیں اس لئے کہ یہ بات، اس کیلئے جناب سپیکر صاحب! میں اس رویے کے خلاف ہوں جو کہ ابھی ابھی آپ دیکھ لیں کہ وہ یہ کام کر رہے ہیں، وہ کوئی یہ نہیں سمجھ رہے ہیں کہ یہاں پر اپوزیشن میں کون بیٹھا ہوا ہے، ان کو صرف یہ ہے کہ میں جی دھرنے کو بھی وقت دے رہا ہوں اور گورنمنٹ بھی چلا رہا ہوں تو گورنمنٹ اگر اسمبلی میں آکر چلتی ہے تو جناب سپیکر صاحب! میں اس ایوان سے ان کے رویے کے خلاف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں بالکل، میں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کرنی: واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ نگہت اور کرنی رکن اسمبلی ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

جناب سپیکر: میں آپ کے ساتھ Agree کرتا ہوں، میں چیف منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کروں گا، ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ ایم پی ایز کو باقاعدہ موقع دیں۔ نہیں، دیکھیں میں چیف منسٹر صاحب کو ریکویسٹ کرتا ہوں کہ وہ باقاعدہ ایم پی ایز کو ٹائم دیں اور ان شاء اللہ و تعالیٰ وہ آپ کو ٹائم دیگا، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ عاطف آیا ہے کہ نہیں! یہ کوسچن میں آپ کا پینڈنگ رکھتا ہوں، پینڈنگ کرتا ہوں تاکہ وہ۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

Mr. Speaker: Honourable Senior Minister for Local Government, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Delimitation of Local Councils Ordinance.

ہنگامی قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

(خیبر پختونخوا لوکل کونسل حلقہ بندیاں مجریہ 2014)

Mr. Inayatullah (Senior Minister for Local Govt): Sir, I beg to lay, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government Delimitation of Local Council Ordinance of 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

عنایت خان! تو پھر اس کا کیا کریں گے؟ بات کر لیں چیف منسٹر سے شاہ فرمان!

جناب سپیکر: (جناب وزیر اعلیٰ سے) وائی چپی چیف منسٹر صاحب زمونہ خبریٰ تہ غور نہ ایردی نو مونہ وایو چپی تاسو خپلہ ورتہ خبرہ کہے وے نو، شاہ فرمان! تہ ورشہ، عنایت خان! ستا دغہ بہ بل شوک او وائی، حبیب الرحمان صاحب تہ خپل ورکہہ، دا بہ مونہ لہ پیندنگ کہو۔

جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر کوآپو و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

I beg to lay the Khyber Pakhtunkhwa Local Government (Second Amendment) Ordinance, 2014 in the House.

Mr. Speaker: It stands laid.

(ایوان میں خاموشی)

جناب سپیکر: ہم 'ہدم ڈیولپمنٹ کے آرگنائزیشن کی لیڈریز اور اس کی انتظامیہ کو' ویلکم، کہتے ہیں۔۔۔۔۔

(ایوان میں خاموشی)

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

جناب سپیکر: عاطف خان! ددی نہ پس ستا دغہ دے۔ جناب چیف منسٹر صاحب۔

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): جناب سپیکر صاحب! زہ د اپوزیشن د ممبرانو شکریہ ادا کوم چپی واپس راغلل خو سپیکر صاحب چپی یو گل رولنگ ورکہو نو زما

خيال دے چي دې نه غٻٻ اختيار خوبل چا سره نشته دے چي هغه سڀيڪر صاحب اووئيل چي ملاقات به Definitely ڪوؤ۔ گوره جي دا چي ڪوم Weekly هغه Fifteen days پس هغه يوه ورڃ مو وركوله، هغه ورڃ به هم چليده، دې اسمبلي ڪنڀي به هم Applications راتلل، دفتر ته به هم راتلل، فرق هيڃ هم رانغلو پڪنڀي، نو اوس زما تاسو سره دا ڪميٽنٽ دے چي ڇوڪ ما سره ملاويدل غواڙي، هر ما بنام زه ناست يم، هر وخت راتلے شي، هلته هيچا باندي رڪاوٽ نشته، گيت ڪنڀي هم ڇوڪ نه رڪاوي (تالیاں) او باقي چي نورڃه تفصيلي د چا دغه دے، زما دفتر چي ڪوم دلته ڪنڀي دغه دے، ٽائم وركوي نواز، تاسو د هغه نه ٽائم او غواڙي نو Within 2 days به هر يوته ٽائم ملاويڙي، دا تاسو سره زما ڪميٽنٽ دے۔

(تالیاں)

جناب سڀيڪر: مهرباني، تهينڪ يو، تهينڪ يو چيف منسٽر صاحب۔ جي منور خان صاحب! ايجنڊي ته، مخڪنڀي ڇو۔

جناب منور خان ايڏوڪيٽ: جناب سڀيڪر صاحب! د دوئي نه مخڪنڀي چي ڇومره چيف منسٽران راغلي دي نو او گوره يو مقررہ ورڃ د ايم پي ايز د پارہ لڪه تا ته هم Disturbance وي، سي ايم صاحب ته هر يو Application راوڙي او چي ڪوم د اسمبلي ڪارروائي ده، په هغې باندي هم مطلب دا دے اثر پريوڃي۔ مونڙ دا ريكويسٽ ڪوؤ چي يوه فڪسڊ ورڃ د مونڙ ته را ڪڙي چي په هغه ورڃ ڪنڀي صرف ايم پي ايز، هم هغه ورڃ ته به ايم پي ايز راڃي، چي سحر ڃه ڪار وي، نورې ورڃي مونڙ مطلب دا دے چي نه چيف منسٽر صاحب Disturb ڪوؤ او نه مطلب دا دے په اسمبلي ڪنڀي به Disturbance ڪيڙي نو Routine مطلب دا دے چي يو Work به وي۔ زما مطلب دا دے چي يره بهي جمعرات دے، لا بله ڪومه ورڃ ده نو دا د دي ڪسانو ٽولو دا ڏيمانڊ دے سر! چي مونڙ ته دي يو مخصوصه ورڃ مقررہ ڪڙي۔

جناب سڀيڪر: چيف منسٽر صاحب بالڪل تاسو ته اووئيل چي يره يو خو تاسو اپوائنٽمنٽ به دوه ورڃو ڪنڀي دغه ڪوي او هر ما بنام تاسو چي دے راتلے شي۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: نہ سر! لکہ مطلب دا دے چہ یرہ بھی د دوئ میتنگونہ وی، د دوئ مطلب دا دے چہ یرہ یر مصروفیات وی نو یوہ ورخ چہ کومہ اوباسی نو ہغہ بہ تولو تہ پتہ وی۔ کہ ہغہ آفیشل میتنگ وی کہ ہغہ بل میتنگ وی نو ہغہ بہ چیف منسٹر صاحب پہ دہ بانڈی مطلب دا دے چہ یرہ بھی تولو تہ پتہ وی چہ یرہ بھی دا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہغہ چہ خہ شیدول وی نو بیا بہ تاسو سرہ طے کری، نہ بس شیدول بہ تاسو سرہ طے کری کنہ۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: خو دومرہ زہ وایم چہ دا چیف منسٹر صاحب دیوہ ورخ اناؤنس کری نو ہغہ کبھی بہ مطلب دا دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما خیال دے کمیٹنٹ ہغوی اوکرو، ان شاء اللہ تعالیٰ چہ خہ وی ہغہ بہ، مونز بہ د ہفتی پہ ورخ بانڈی، تھیک شوہ جی؟ (مداخلت) جی جی۔  
جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سر! میرے خیال میں انہوں نے فلور پرائیٹورنس دی ہے اینڈ ان کے الفاظ پہ ان کو Trust کرنا چاہیے۔ آپ کی چیئر سے بھی رولنگ آگئی ہے اور یہ وقت دیتے رہیں گے اور سی ایم صاحب نے فرمایا کہ میں ہر شام کو بیٹھتا ہوں اور وہاں بھی آسکتے ہیں اور Formally time بھی جو ان کے پی ایس ہیں، نواز، ان کے Through لے سکتے ہیں۔ میرے خیال میں اگر اس سے معاملہ نہیں بنا تو اس پر بھی پھر آخر میں کسی دن، جو فلسڈ ڈے ہے، اس پر بھی بات کریں گے۔

جناب سپیکر: اوکے۔ گوہر علی شاہ صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! ایک بات ان کی طرف سے آپکی ہے اور چیف ایگزیکٹو آف دی پراونس ہیں تو اس کو 'آز' کیا جائے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: گوہر علی شاہ صاحب۔

جناب گوہر علی شاہ: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم اور مفاد عامہ کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ موجودہ حکومت نے گزشتہ ماہ ستمبر 2014 کو محکمہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن میں 'رہنڈلاریشن' کے نام سے نئی پالیسی متعارف کرائی ہے جس کی رو سے ہر ساٹھ طلباء کیلئے

ایک ٹیچر رکھا گیا ہے حالانکہ یہ تناسب پہلے چالیس طلباء کیلئے ایک ٹیچر تھا۔ مذکورہ حکومتی اقدامات سے معیار تعلیم کو شدید نقصان کا یقینی اندیشہ ہے، لہذا اس پالیسی پر فوری طور پر نظر ثانی کی جائے۔ سپیکر صاحب، زہ خو و ایم چہی دا پالیسی د فوری طور واپس واخستی شی خکھہ چہی د دی سرہ د ایجوکیشن پہ معیار باندی ڊیر زیات نقصان پینبیری۔ زما د منسٹر صاحب نہ دغہ خواست دے چہی دا پالیسی فوری طور پر واپس واخلی۔

جناب سپیکر: عاطف خان، عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکر یہ سپیکر صاحب۔ ممبر صاحب چہی کوم ذکر اوکرو پالیسی چینج شوئی نہ دہ، ہم دا تاسو چہی خہ وایئ پالیسی ہم دغہ دہ خو صرف فرق پہ Understanding کبہی دا دے چہی پہ چالیس ستو ڊتیا نو باندی یو تیچر وی چہی ہغہ پہ اکتالیس یا بیالیس یا پہ ترالیس باندی خو ورتہ بیا بل تیچر نشی ملاویدے کنہ، ہغہ ساتھ پورے چہی دی نو ساتھ پورے کہ وی نو ہم ہغہ یو تیچر وی، د ساتھ نہ چہی سیوا شی نو بیا ورتہ ہغہ سیکشن بیل شی او ورتہ بل تیچر ملاؤ شی۔ ہغہ تاسو چہی کومہ پالیسی یا دوی، ہم دغہ پالیسی دہ، پالیسی کبہی ہیخ خہ چینج نہ دے راغلی۔

جناب سپیکر: جی گوہر علی شاہ صاحب۔

جناب گوہر علی شاہ: سپیکر صاحب! دا خو منسٹر صاحب بنہ خبرہ اوکرو، خدائے د کری چہی ہم دغسی وی خو زما پہ خیال مردان سرہ، منسٹر صاحب ہم د مردان دے، زمونڊ مردان پہ سطح باندی پہ ټولہ ضلع کبہی ستاون ترانسفرے شوی دی او پہ ہغی کبہی غتہ مسئلہ دا وی چہی سپیکر صاحب! د دی پوسٹونو دا فنانس والا دا ہائی سکولونو د دی تنخواگانہی چہی دی، ہغہ د ہائی سکول پرنسپل ورکوی او پہ دیکبہی Already transfers شوی دی، نو منسٹر صاحب دا خبرہ اوکرو خو زہ ترینہ مطمئن نہ یم او دا پکار دی چہی یرہ دا خو، د دی لږ وضاحت منسٹر صاحب، زہ مطمئن نہ یم کم از کم خکھہ چہی Already transfers شوی دی۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان۔

وزير برائے ابتدائی و ثانوی تعليم: زه به بيا دوئ ته هم دغه او و ايم چي كليئر دغه دے ،  
 پاليسي مونبر چينج کوؤ نه ، هم هغه 40 ratio چي دوئ کوم يادوي ، هم هغه 40  
 ratio دے خو که فرض کره د چاليس نه ستود نتان اکتاليس شي نو هغوي ته خو بل  
 تيچر نشي ملاويدي کنه ، د چاليس نه چي سا ته پوري وي نو هغه هم هغه يو تيچر  
 وي او که د دغي نه اکاسته کيري نو هغوي ته بيا بل تيچر ملاويدي نو پاليسي  
 چي کومه وه نو هم هغه پاليسي ده۔

جناب سپيکر: ميڈم معراج۔

محترمہ معراج ہمايون خان: ڊيره مهرباني سپيکر صاحب! تاسو چي چانس راکرو، دا  
 خبره مونبر مخکبني هم کري وه۔۔۔۔۔

جناب سپيکر: ميڈم معراج ہمايون۔

محترمہ معراج ہمايون خان: جناب سپيکر! ريشنلائزيشن پاليسي خوده کنه او هغه مونبر  
 ته لا اوسه پوري، مونبر پري لا نه يو پوهه شوي چي ريشنلائزيشن پاليسي د دوئ  
 خه مطلب دے، دا خو ئے کري دي پيبنور کبني، دي پيبنور کبني دا لوئي سکول  
 چي دے نو دلته نه سينيئر تيچرز ترانسفرز شوي دي، هغه د سائنس او د  
 ميٽميٽکس دي او هغوي وائي چي داسي ځايونو ته ئے مونبر ليرلي يو چي هلته  
 کبني هغه پوست هڊو شته دے هم نه، نو هغه Ratio چي دے نو مخکبني به چي د  
 دوه سکولز د پاره لکه يو تيچر وو اوس دري سکولونو د پاره ئے او کرل نو هغه  
 تناسب دومره خراب شو هغه Ratio دومره خرابه شوه چي خه ځائي کبني په 90  
 ستود نټس يو تيچر دے، خه ځائي کبني 65 / 60 ستود نټس دغه دے،  
 ريشنلائزيشن مطلب خو دا دے پکار وو چي دا حکومت وائي چي مونبر  
 ايمرجنسي او مونبر کوالتي باندې زيات Concentrate کوؤ، دوئ وائي چي مونبر  
 نوي سکولونه هڊو د سر نه کهلاؤ ونه، چي کوم دي، اوسني کوم سکولونه دي،  
 موجود دي، مونبر د هغي کوالتي سموؤ، نو هغه خو پکار دے چي مخکبني 45  
 ستود نټس وو او 40 ستود نټس وو نو د دوئ په وخت کبني تر اوسه پوري دي يو  
 نيم دوه کالو کبني پکار دے چي اوس Ratio One for 35 ته راغلي وه ځکه چي  
 ستيندر دے، يونيورسل ستيندر دے 25 One for دے نو پکار دے چي مونبر

ہغہ طرف تہ روان یو خود لته کبہی خو مونہر وروستوروان یو، One against  
60 شول نو دا خو ظاہرہ دہ او خاصکر داسی مضمونونہ چہی Already مونہر  
ہغہی کبہی ڊیر وروستویو، پہ سائنس او میتھیکس کبہی مونہر سرہ شتہ دے ہم  
نہ تیچرز، زمونہر ستو ڊتس ڊیر وروستو دی نو دا منسٹر صاحب! د ریشنلائزیشن  
دا پالیسی بہ اول Explain کول غواری چہی د دوی مطلب پہ دیکبہی خہ دے، د  
دوی Objective پہ دیکبہی خہ دے، ولہی دوی کوی داسی، داسی یو دم  
تہرانسفرز ولہی کوی؟

جناب سپیکر: عاطف خان۔

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: ہاں فیصل صاحب، راجہ فیصل۔

راجہ فیصل زمان: سر! یہ جو بات ہے، اصل میں یہ ہے، Simple بات ہے، پہلے چالیس پر ایک ٹیچر تھا، دو  
سو چالیس اگر بچے تھے تو ان کو چھ لوگ پڑھا رہے تھے، اب اس پالیسی کے تحت وہاں چار لوگ رہ گئے ہیں،  
دو لوگ جو ہیں کہیں اور جائیں گے، اب ساٹھ بچوں کو ایک ٹیچر کیسے پڑھائے گا، ان پر کیسے Deliver کرے  
گا؟ اور آپ وہاں سے اٹھا رہے ہیں Junior most آدمی کو اور وہاں کے پرنسپل کو آپ نہیں پوچھ رہے،  
ادھر کی تعداد کم کیوں ہے؟ You are answerable، اسی پرنسپل نے کیا پتہ اپنا کوئی ادارہ بھی کھولا  
ہو، کوئی Institution بھی کھولا ہو، اس سے پوچھنے والا کوئی نہیں ہے لیکن جو Junior most ہے،  
وہ Suffer کر رہا ہے۔ اگر منسٹر صاحب کی بات سچی ہے کہ چالیس بچوں پر ہم کرتے ہیں تو پھر ان ٹیچروں کی  
ٹرانسفرنگ نہیں ہونی چاہیے تھی۔ جب ان کی ٹرانسفریں ہوئی ہیں پہلے ان کا جو سسٹم تھا انہوں Per  
section 40 بچے رکھے ہوئے تھے اب انہوں نے Per section 60 کرنے کی وجہ سے وہ ساٹھ یا  
نوے کیں ہیں، چلو ساٹھ تک بھی ہضم ہو جائے گا، بہر حال ساٹھ تک بھی وہ ایک ٹیچر، سر! آپ خود سمجھ  
سکتے ہیں، آپ خود جانتے ہیں اس بات کو بہتر طریقے سے کہ وہ Teacher deliver نہیں کر سکتا۔ ہمارا  
معاملہ صرف Deliverance کا ہے کہ جو آپ بہتر طریقے سے بچوں کو تعلیم دے سکیں۔ ہمارا اس بات  
سے ہے کہ سکولوں میں تعلیم بہتر سے بہتر تر ہو۔ اب جس ٹیچر کو جس کی ہمیں ضرورت تھی آپ نے اس کو  
اٹھا کر اتنا دور پھینکا ہے جہاں وہ Deliver نہیں کرے گا۔ یہ ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا اور ہم آپ

کے بلکہ آپ، منسٹر صاحب کو میں کہتا ہوں آپ نے ریشٹلائزیشن اگر کرنی ہے تو آپ ٹیچرز کو بٹھا کر کہہ دیں کہ آپ کی تعداد کم ہے آپ بچوں کی تعداد پوری کریں نہیں تو Within one month ہم آپ کو ٹرانسفرز کریں گے۔ آپ کی ٹرانسفرز کریں گے آپ کی انزولمنٹ بھی بڑھتی آپ کی نیک نامی بھی ہوتی۔ یہ سب چیزیں ہوتیں لیکن جب ہم کوئی پالیسی لے آتے ہیں پھر بعد میں سوچتے ہیں اسی لئے میرے بھائی نے یہ ریکویسٹ کی ہے۔ اگر منسٹر صاحب کی بات چالیس والی آن دی فلور ٹھیک ہے تو پھر اس میں تو مسئلہ ہی کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: عارف خان میرے خیال میں، ایک منٹ۔ یہ سردار حسین بھی اس پر بات کرنا چاہتے ہیں کیونکہ میرے خیال میں اس کے خالق ہیں تو یہ بھی اس پر بات کریں۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! گوھر شاہ صاحب ڈیر بنہ توجہ دھاؤس چپی دے ہغہ نوٹس کبھی راوستی دہ۔ د ریشٹلائزیشن پالیسی د لاندی پہ تولہ صوبہ کبھی موجودہ حکومت چپی دے ہغہ ترانسفرز کری دی او بیا د ایک چالیس خبرہ چپی دہ دا پہ پرائمری سکولونو کبھی دہ او دا د ساتھ خبرہ چپی دہ دا پہ مڈل او پہ ہائی سکولونو کبھی دہ او ظاہرہ خبرہ دہ چپی ریشٹلائزیشن پالیسی چپی دہ دا ڈیرہ زیاتہ بنہ دہ د ہغی وجہ دا دہ چپی اکثر سکولونہ داسی دی چپی پہ ہغی کبھی استاذان چپی دی ہغہ سیوا وی، زیات وی خودا پالیسی چپی دہ دا ڈیرہ بی وختہ دہ۔ سپیکر صاحب ستا سو توجہ ہم غوارو۔ زمونر بہ گزارش دا وی موجودہ حکومت تہ چپی دا پالیسی چپی دہ دا دی واپس واخلی او چپی کوم سروس ستر کچر ملاؤ دے د ہغی د لاندی سپیکر صاحب تاسو اوگوری چپی پہ مڈل سکولونو کبھی او پہ ہائی سکولونو کبھی پہ ہائیر سیکنڈری سکولونو کبھی ڈیر زیات پوسٹونہ چپی دی ہغہ خالی وی۔ د ایس ایس تی پوسٹونہ خالی وی د ایس ایس پوسٹونہ خالی وی یا چپی خومرہ پراونشل کیڈرز دی ہغہ پوسٹونہ خالی وی۔ د ہغہ سروس ستر کچر د لاندی مونر پہ خپل حکومت کبھی ہم یو داسی پالیسی جو رہ کرے دہ سروس ستر کچر مونرہ Notify کرے دے چپی د ہغی د لاندی بہ ڈیپارٹمنٹیل پروموشن کیبری۔ لکہ خومرہ ڈ سٹرکٹ کیڈرز چپی دی دا بہ ایس ایس تی تہ خی دا بہ ایس ایس تہ خی دا بہ اے



تې ته ځی دا به، چه څومره پراونشل کیدرز دی ډیپارټمنټل پروموشن چې دی دا به بره کیږی. هغې سره خو فائده دا ده چې هغه کار د پبلک سروس کمیشن په مقابل کېږی ډیر په لږ وخت کېږی کیږی یوه. دویمه دا چې بڼه سکله ټیچرز، کوالیفایډ ټیچرز او Experienced خلق چې دی، دس سال د هغوی سروس وی پندرله سال د هغوی سروس وی، بیس سال د هغوی سروس وی نو دوی ته به یو سکله ټیچر چې د هغه به ورته ملاؤ شی. اوس دا اوشو چې په سروس سټرکچر باندې خو عمل مونږه ته پته نشته چې په کورټ کېږی فیصله وه، کورټ Stay خو بهر حال ما په اخبار کېږی او کتل چې کورټ Stay چې ده هغه Vacate شوه ده. دا زیاته بڼه خبره اوشوه خو پکار دا ده چې دا کوم Teachers disturb شوی دی او دوی، معراج بی بی ډیره بڼکلی خبره او کړه چې په دې صوبه کېږی د نوی حکومت دې راتگ سره په ټوله صوبه کېږی تعلیمی ایمرجنسی نفاذ شوه دس. اوس One for forty ratio چې وه دا خوراروانه وه. تعلیمی ایمرجنسی به مونږه هله وئیل چې دا واقعی عملاً تعلیمی ایمرجنسی ده چې دا ریشو چې وه دا One thirty five کړی، One thirty وه. هغه ریشو چې ده په مېدل سکولونو کېږی په هائی سکولونو کېږی هغه د Forty نه ئی جمپ کړو One sixty ته لاړه. آیا تعلیمی ایمرجنسی دا وه؟ چې په ټوله دنیا کېږی خو بهر حال مونږه ته پته ده وسائل هم کم دی په سکولونو کېږی گنجائش هم نشته حکومت سره دومره وسائل هم نشته نو ظاهره خبره ده مونږه دا مطالبه نه کوؤ د دوی نه چې دوی د یا Thirty five کړی، پکار ده چې اوکړی خو که نشی کولې په هغې مونږه پوهیږو چې وسائل نشته One forty د اوساتی او په ځانې د دې چې دا ریشنالائزیشن د لاندې دوی څومره ترانسفرز په ټوله صوبه کېږی کړی دی چې دا فوری طور باندې واپس واخلي او د هغې بد عمل چې د هغه دا دې چې په ټوله صوبه کېږی استاذانو یو ایکا کړی ده او هغوی راوتی دی هغوی وائی مونږه احتجاجونه کوؤ. تاسو گورئ کله بونیر کېږی احتجاج کیږی کله سوات کېږی کیږی کله پیښور کېږی د پریس کلب مخې ته کیږی. حکومت له پکار دی چې په دې باندې نظرثانی اوکړی چې کوم سټرکچر پروت دس، پکار دا دی چې فوری طور باندې هغې باندې عمل اوکړی، هغه عملی کړی. زما یقین دا دس چې ریشنالائزیشن ته

به ضرورت رانشی۔ سکولونو کسبې به پوسټونه چې دی هغه به ډک شی۔ خلقو ته به روزگار هم ملاؤ شی د ماشومانو وخت به هم نه خرابیږی او دا ټول سکولونه چې دی دا به فنکشنل شی چې کوم بند سکولونه دی هغه به هم کهولاؤ شی۔

جناب سپیکر: عاطف خان۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ډیر مختلف رائے او مختلف Opinions راغلل بہر حال د ریشنلائزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دوہ ایکس ایجوکیشن منسټرز۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: او، او۔ د ریشنلائزیشن چې کوم Basic مقصد دے هغه (مداخلت) 'ریشنلائزیشن' کا Basic مقصد جوہے، ویسے تو حساب کتاب کے مطابق ٹیچرز، For example ٹیچر لاکھ، ایک لاکھ پننٹیس ہزار ٹیچرز ہیں اور سٹوڈنٹس بھی چالیس لاکھ ہیں لیکن پراہلم یہ ہے کہ کسی جگہ پر، جہاں پر شہر اچھے ہیں، مطلب بڑے شہر ہیں یا سکول اچھے ہیں، وہاں پر لوگ آکے بیٹھ جاتے ہیں، وہاں پر 'انزولمنٹ' اتنی نہیں ہوتی لیکن وہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے، مطلب یہ سب کو پتہ ہے، کیوں ہم جھوٹ بولیں گے، پشاور کا ایک سکول ہے جو ہم نے حساب کتاب کیا تو اس میں تیرہ ٹیچرز زیادہ بیٹھے ہوئے تھے، 'انزولمنٹ' سے تیرہ ٹیچرز زیادہ بیٹھے ہوئے تھے اور ہوتا کیا ہے، وہ کیوں بیٹھے ہوتے ہیں؟ کوئی میری سفارش پر بیٹھا ہوا تھا، کوئی ان کی سفارش پر بیٹھا ہوا ہے، جب ان کو ٹرانسفر کرتے ہیں تو مسئلہ یہ ہوتا ہے، شاہ فرمان صاحب کہتے ہیں کہ جی میرے سکولوں میں ادھر ٹیچرز نہیں ہیں، جب وہاں سے ٹرانسفر کرتے ہیں تو مثال کے طور پر ایک صاحب آجائیں گے کہ جی میرے حلقے کا ہے، خیر ہے اسے مت ٹرانسفر کرو، یہ کہتے ہیں کہ میرے حلقے میں سکول خالی ہیں، ٹیچرز نہیں ہیں تو کچھ تو Already genuine کمی ہے جس کا ابھی، بابک صاحب نہیں تھے، میں نے ذکر کیا تھا کہ ڈھائی ہزار پروموشنز بھی ہو گئی ہیں اور کورٹ سے Stay order بھی Vacate ہو گیا تو سات ہزار ایک اور پھر اس کے بعد تین ہزار ان شاء اللہ تعالیٰ ہم مزید بھرتی کریں گے، اس سے کافی بہتری آئے گی لیکن ریشنلائزیشن کا Basic مقصد یہ تھا کہ جہاں پر سٹوڈنٹس ہوں، اس کے مطابق ٹیچرز ہوں، تیرہ ٹیچرز اگر پشاور میں ایک سکول میں زیادہ بیٹھے ہوئے ہیں، صرف اس وجہ سے کہ ان کی کسی نہ کسی کے ساتھ جان پہچان ہے اور بڈھ بیر میں، متنو میں

ادھر ٹیچرز نہیں ہیں تو میں کہاں سے ٹیچرز لاؤں؟ یہاں سے اٹھاؤں گا تو پھر پورا کروں گا نا، تو اگر یہاں سے اٹھاؤں گا نہیں تو میں پورا کیسے کروں گا؟ یہ Basic مقصد ہے ریشلائزیشن کا، اس میں غلطیاں ہوں گئیں، جس طرح ابھی ذکر ہوا یہاں پہ کہ کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے یا بہت دور ٹرانسفر ہوا ہے یا جو نیئر ہے، اس کیلئے ہم نے ڈسٹرکٹ لیول پہ ایک کمیٹی بنائی ہے اور جن جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، جن جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور میں بالکل آن دی فلور آف دی ہاؤس کہتا ہوں کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کلیئر کریں گے، وہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے، کسی کو نقصان نہیں ہوگا اور اس کے علاوہ دوسری بات یہاں پہ کہ جو ٹیچرز کے یونین ہیں تو ٹیچرز کے یونین سے ہماری Negotiation ہوئی ہے اور میں آپ لوگوں سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو بھی یہاں پہ پولیٹیکل پارٹیز کے نمائندے ہیں، یہ میں اپنی ذات کیلئے نہیں کر رہا، نہ تحریک انصاف کیلئے کر رہا ہوں، آپ ہی لوگوں کے حلقے کے سکولز ہیں کہ اگر یہاں سے ٹیچرز اٹھیں گے تو وہاں پہ ٹیچرز پورے ہوں گے، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ یہاں پہ تیرہ تنخواہ لیتے رہیں اور ادھر سکول خالی پڑا ہو اور آپ کہتے ہیں کہ نہیں ان کو مت ٹرانسفر کریں، تو میں ٹرانسفر نہیں کروں گا تو میں وہاں پہ کیسے پورا کروں گا؟ ابھی جو ٹیکنیکل چیزیں ہیں، جو ان سے ہماری بات چیت ہوئی ہے، ان کے ٹیچرز کے نمائندے، تنظیمیں ہیں، انہوں نے Agree کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے جو غلطیاں ہیں، ان کو بیٹھ کے نکال دیں گے اور کوئی مسئلہ نہیں ہے، اس سے تو کوئی بھی Disagree نہیں کرتا کہ جی یہاں پہ زیادہ بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ وہاں پہ ویسے ہی بیٹھے رہیں اور وہاں پہ ضرورت ہے ان کی اور وہاں پہ ٹرانسفر نہ ہو، جن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ان کی زیادتی کو دور کیا جائے گا اور ان شاء اللہ تعالیٰ اگر پولیٹیکل اس پہ کوئی مطلب Mileage لینے کی ضرورت نہیں ہے کہ جی ان کو وہ کریں کہ ادھر ہڑتال کریں، ادھر ہڑتال کریں، ان کے ساتھ ہماری Negotiations ہو گئی ہیں اور جو ان کے جائز مسئلے ہیں، وہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان کو دور کیا جائے گا اور

دوسری بات----

جناب سپیکر: گوہر علی شاہ صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اور دوسری بات، Sorry ایک اور چیز میں کلیئر کرنا چاہتا ہوں، جو ٹیچرز کی Vacancies ہیں Already، اس کو بھی ذرا سمجھ لیں کہ ٹیچرز کی Vacancies ہیں، وہ بھی پوری

ہو رہی ہیں، جو Already خالی Vacancies ہیں۔ اس کے علاوہ 2007 کے بعد مزید Vacancies نہیں Create ہوئیں، ہم ابھی ان شاء اللہ اس دفعہ فنانس والوں کو ریکویسٹ کریں گے اور تقریباً کوئی تیرہ ہزار ہم مزید Vacancies create کروائیں گے جو کہ انزولمنٹ ہو گئی ہے لیکن مزید ہمیں ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ایک تو Vacancies ہیں، اس پہ بھرتی ہونی ہے لیکن اس کے علاوہ تیرہ ہزار ایسی ہیں کہ جو ہمیں مزید ٹیچرز چاہئیں، وہ بھی ہم فنانس سے ریکویسٹ کریں گے کہ اگر ایک سال میں نہ ہو تو ہو سکتا ہے دو سال میں، تین سال میں رفتہ رفتہ ہمیں دے دیں لیکن یہ جو خالی، مزید ہمیں ضرورت ہے، یہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلدی سے جلدی پوری کر لیں گے۔

جناب سردار حسین: زہ جی یو پوائنٹ کلپٹر کوم۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: میں اردو میں بات کر لوں گا۔ منسٹر صاحب نے فلور آف دی ہاؤس پہ کہا کہ 2007 سے Vacancies جو ہیں وہ Create نہیں ہوئی ہیں، میں ذرا ان کو Remind کرنا چاہتا ہوں کہ اسی صوبے کی تاریخ میں جو ہمارے نئے سکول بنتے ہیں، وہ تو ان کے علم میں بھی آیا ہو گا کہ پرائمری سکولوں کی اپنی تعداد ہے، وہ Vacancies جو ہیں وہ Create ہو جاتی ہیں، وہ سینکشن ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح جو Upgraded schools ہیں لیکن منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اسی صوبے کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہائی سکول میں سائنس کا ایک ٹیچر ہوتا تھا یا ایک ٹیچر ہوتی تھی، ہماری حکومت نے یہ Decide کیا اور ہم نے تقریباً 2400 کے لگ بھگ نئی Creations کی ہیں، ہم نے ہائی سکول میں ابھی دو سائنس ٹیچرز ہوتے ہیں ابھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ اگر نئی حکومت کا کوئی ایسا ارادہ ہو تو ڈل سکولز میں اور پھر ہائی سکولز میں سی ٹی کی تعداد انتہائی کم ہے، جس طرح وہ فرما رہے ہیں کہ تیرہ ہزار Seats create ہو گئی تو کیا سی ٹی نئے ٹیچرز Create ہوں گے، ایس ایس ٹی نئے Create ہوں گے یا ایس ایس Create ہوں گے تاکہ یہاں پہ میڈیا کے لوگ بیٹھے ہیں، اس طرح نہ ہو کہ کل یہ رپورٹ ہو کہ 2007 سے کوئی ایک نئی Vacancy جو ہے، وہ Create نہیں ہوئی؟ تو یہ ذرا وضاحت فرمادیں کہ یہ جو نئی Thirteen

Creation کی thousand seats ہوگی، وہ سی ٹی کی ہوگی، ایس ایس ٹی کی ہوگی، ایس ایس کی ہوگی، پرائونٹل کیڈر ہوگی یا ڈسٹرکٹ کیڈر ہوگی؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ایک تو میں یہ کلیئر کر دوں کہ مطلب میں نے پوچھا تھا، مجھے یہ بتایا گیا، میں نئے سکولز کی بات نہیں کر رہا، نئے سکولز ظاہری بات ہے کہ جب بنیں گے تو اس میں تو Create ہوں گی پوسٹیں لیکن میں انرولمنٹ کے حوالے سے کہہ رہا ہوں کہ اگر ایک سکول میں ایک سال میں مثال کے طور پر وہاں سو بچے ہیں اور وہاں پہ دو ٹیچرز ہیں، اگلے سال اس میں ڈیڑھ سو یا دو سو Enroll ہو جاتے ہیں بچے اور وہاں پہ اور ٹیچرز کی Requirement ہوتی ہے تو میں انرولمنٹ کے حساب سے کہہ رہا ہوں کہ انرولمنٹ کے حساب سے ہمیں جو Requirement ہے اس کو ہم پورا کریں گے، تیرہ ہزار میں نے ابھی ایک Rough figure بتایا ہے Exact detail جب بنے گی، جب ہم فنانس کو یہ کیس Put up کریں گے تو جو بھی Requirement ہوگی، چاہے وہ سی ٹیز ہیں، ایس ای ٹیز ہیں، ایس ایس ہیں، جس کی Requirement ہوگی، ظاہری بات ہے کہ جس چیز کی Requirement ہوگی، وہی ہم Put up کریں گے، تو وہ جب تیار ہو جائے گا تو وہ بھی میں اس فلور پہ آپ سب کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: گوہر علی شاہ صاحب! میرے خیال میں اس پہ کافی ڈسکشن ہوئی ہے، ہم اپنا ایجنڈا آگے کی طرف لے جاتے ہیں اور عاطف خان نے پوری ڈیٹیل کے ساتھ ایک اپنی وہ دے دی ہے، تو اور اگر آپ کو کوئی ایشو ہے تو آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ بھی جائیں، آپ ان کے ساتھ بیٹھ کے، عاطف خان! وہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گا، اگر کوئی ایشو ہے تو یہ آپ کے ساتھ بیٹھ جائے گا۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب گوہر علی شاہ: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

مسودہ قانون مجریہ 2014 کا زیر غور لایا جانا

(سبکدوش سرکاری ملازمین کیلئے مراعات اور بعد از مرگ معاوضہ)

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Finance, to please move for consideration of the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014.

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

Mr. Speaker Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Amendment in Clause 1 of the Bill: Madam Anisazeb Tahirkheli, MPA, Mr. Sultan Muhammad Khan, MPA and Syed Jafar Shah, MPA, to please move their identical amendment in sub clause (2) of Clause 1 of the Bill, one by one.

Mst. Anisazeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker! I think this is a very important Bill and it is equally going to give justice to the civil servants and the government employees but this, I must give you the background that this is a new version of the previous group insurance scheme that is used to be, therefore, the government employees, the fact is that the government servants have been regular contributors of the group insurance scheme. Janab Speaker, the Provincial Assembly employees have also been contributing in this program, in this scheme that is used to be. I believe, it is one of our very veteran parliamentarian, who was the former Speaker also, he had introduced the Bill to bring changes in that, Mr. Abdul Akbar Khan, but before that Bill could be taken up for discussion, the Assembly was dissolved. In 2009, the Baluchistan Assembly promulgated a law.

اور جناب سپیکر! میں آپ کو بڑا Clearly یہ بتاؤں کہ بنیادی طور پر جب یہ گروپ انشورنس سکیم تھی، اس میں Employees contribution تو اپنے دیتے رہتے تھے لیکن ہوتا یہ تھا کہ اگر خدا نخواستہ کسی کی Death ہو گئی تو اس کو تو فائدہ ہے لیکن اگر وہ ریٹائرڈ ہو جائے تو ان کو کوئی فائدہ نہیں تھا، اب اس پوائنٹ

سے بلوچستان میں حکومت نے، ادھر عبدالاکبر خان نے اس میں بہتری لانے کی کوشش کی لیکن وہ Bill take up نہیں ہوا کہ ریٹائرمنٹ والے جو ایمپلائرز ہیں They should also be benefited from this scheme اور بلوچستان نے یہ 2009 میں لاء پاس کیا اور وہ چیز جو ہے کی۔ اب موجودہ حکومت کو میں Appreciate کروں گی، میں سمجھتی ہوں کہ یہ انہوں نے بہت اچھا ایک Step لیا ہے کہ اس میں یہ تبدیلی لائے ہیں (تالیاں) اور I must appreciate them لیکن اس میں جو Lacunas ہیں، اس میں بنیادی طور پر یہ ضرور Pointout کرنا میرا فرض بنتا ہے، لہذا جو پہلی امینڈمنٹ ہے، اس میں میری جو امینڈمنٹ ہے، وہ یہ ہے کہ جہاں سول سروسٹس کی آپ بات کرتے ہیں خیبر پختونخوا کی، وہاں پہ صوبائی اسمبلی کے جو ایمپلائرز ہیں، ان کو بھی اس کا Benefit ملنا چاہیے کیونکہ وہ بھی ماضی کی گروپ انشورنس میں Regular contributors رہے ہیں اور اگر وہ Contribution کرتے رہے ہیں اور آج تک وہ کر رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ ان کو اس چیز میں Benefit نہ دیا جائے جبکہ حکومت یہ اہم بل لا رہی ہے۔ یہ پہلی امینڈمنٹ جو ہے، وہ اس حوالے سے میری ہے کہ ان کو سول سروسٹس کے اس میں لایا جائے اور یہ جو ماضی کی ویسٹ پاکستان اور بعد میں خیبر پختونخوا گورنمنٹ ایمپلائرز ویلفیئر فنڈ آرڈیننس ہے، اس میں یہ جو اب آپ اس کو تبدیل کر کے یہ لا رہے ہیں، اس میں اس چیز کو لایا جائے اور پھر اس کے بعد یہ بھی سوچیں کہ ان کا اس لئے بھی اس میں ہونا ضروری ہے کہ اب آپ اس کی جو Clause 7(2) ہے، اس کے تحت وہ جو فنڈ ہے جس میں اس وقت صوبائی اسمبلی کے اراکین، ایمپلائرز ہیں، ملازمین، وہ Contribute کر رہے ہیں، وہ اب اس فنڈ کا حصہ ہو جائیں گے، لہذا ان کی جو Contribution ہے، وہ اب نئے فنڈ میں تو چلی جائے گی لیکن آپ ان کے جو مستحقین ہیں یا اس کی Beneficiaries میں ان کو نہیں شامل کر رہے ہیں تو اس لئے یہ امینڈمنٹ لانی اس میں ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ تھینک یو، جناب سپیکر۔ میڈم انیسہ زیب طاہر خیل صاحبہ نے اس کی Explanation بھی

دے دی And I would like to beg to move that in Clause 9, for the sub clause (1) and (2), the following may be substituted respectively.

اراکین: پہلا والا، کلازون۔

Mr. Speaker: Clause one.

Mr. Jafar Shah: Clause 1: at the time of retirement of the civil servant, sorry, Clause 1 sub clause (2), after the words “Khyber Pakhtunkhwa”, the words “and employees of the Provincial Assembly Secretariat of Khyber Pakhtunkhwa” may be inserted.

سپیکر صاحب، اس میں جس طرح میڈم نے کہا کہ جو اسمبلی کے ایمپلائز ہیں، سپریم کورٹ کے

2010 کے Decision کے تحت They are declared as public servant تو ان کو کیوں

محروم رکھا جائے اور جتنی Explanation میڈم نے کی، I fully agree with that، وہ ٹھیک

انہوں نے کہا، پوری ہسٹری بیان کی تو یہ This is the ----

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔ ہاں زرین گل، 'سوری' زرین گل، زرین گل۔

جناب زرین گل: ڈیرہ شکر یہ جی۔ محترم سپیکر صاحب، انیسہ صاحبہ خو ڈیرہ مفصل دغہ اووئیل، دا خنگہ ویست پاکستان کوم آرڈیننس چہ کوم دے، د دہی د پارہ دغہ شوے وو 1969 کبہی، بیا بلوچستان اسمبلی 2009، بیا د ہغہ نہ پس چہ کوم دے نو د دغہ پہ دیکھا دیکھی پہ دہی اسمبلی کبہی پہ دہی تیر شوی دور کبہی عبدالاکبر خان دا 'بل' تیبیل کرو۔ بیا ہغہ تہ دا اووئیل شو چہ یرہ حکومت بہ ئے پخپلہ راولی او فی الحال دا پینڈنگ ساتو۔ جناب سپیکر صاحب! ستا سو توجہ غوارو، بیا د ہغہ نہ پس ہغہ اسمبلی چہ کومہ وہ، ہغہ Dissolve شوہ۔ اوس چہ کوم دے زہ د حکومت ستانہ کوم چہ ہغوی دا 'بل' تیبیل کرو او دا یو ڈیر مستحسن قدم ئے اوچت کرو۔ جناب سپیکر صاحب! زہ پہ دیکبہی دا کلازون، "Khyber ، Pakhtunkhwa" the comma and words “employees of the Provincial Assembly Secretariat of Khyber Pakhtunkhwa and Peshawar High Court, Peshawar” may be inserted. Thank you.

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب۔

جناب مظفر سید (وزیر خزانہ): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ اس بل کے پس پردہ جو نتیجہ ہے یا جو سوچ ہے یا جو فکر ہے، جو نیک نیتی ہے، وہ بھی یہی ہے کہ کئی سالوں سے یہ پریکٹس ہوتا رہا ہے لیکن اس کا جمع کرنے والے لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں ملتا، اس وجہ سے گورنمنٹ نے یہ بل لایا ہے۔



اب آپ نے جو Proposed amendment کی ہے، لائے ہیں، ہم Agree کرتے ہیں آپ سے اور اس کو ہم Oppose نہیں کرتے بلکہ اس کو ہم Own کرتے ہیں اور اس کو ہم Propose کرتے ہیں، I am agree with the amendment

Mr. Speaker: Thank you ji, thank you. The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub clause (1) and (3) of Clause 1 also stand part of the Bill. Madam Anisazeb, amendment in Clause 2.

(عشاء کی اذان)

جناب سپیکر: میڈم انیسہ زیب طاہر خیل۔

Ms. Anisazeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker Sir. In Clause 2 Mr. Speaker, I have proposed to include in the definitions section 2 (b) that the employees of the Provincial Assembly Secretariat of Khyber Pakhtunkhwa must be included in the definitions and I am very grateful to the Minister, honourable Minister, Finance that he has accepted the first amendment and I am sure that when the first amendment, as proposed, is accepted, this definitely will be accepted because it directly links with that and Mr. Speaker! let me also point out that once this Bill is passed, the Khyber Pakhtunkhwa Government Employees Welfare Fund, Ordinance, 1969 will be repealed and if that is repealed then my point again is that the contribution so made in the group insurance scheme by the Provincial Assembly Employees that will be abandoned.

اور جب وہ آپ کی Contribution، اس وقت وہ فنڈ ہی ختم ہو جائے گا جس کے تحت انہوں نے اپنی Contributions دی ہیں تو پھر یہ دیکھنا ہے کہ وہ جو Actual amount اب تک Pay ہوئی ہے اور بعض ایمپلائیز اس کو کئی کئی تقریباً دو دہائیوں سے، زیادہ مدت سے Pay کر رہے ہیں، وہ کہاں جائیں گے؟ اس کے اوپر جو منافع ہے، وہ بھی اس کے ساتھ جائے گا تو یہ جوان کی Contributions ہیں، کہاں جائیں گی؟ تو اس لئے یہ میرے کیس کو مضبوط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ آئرن بیل سپریم کورٹ آف پاکستان نے

2010 میں اپنے ایک فیصلے کی رو سے جو پراونشل اسمبلی کے ایمپلائیز ہیں، ان کو Already civil servants declare کیا ہے، تو ہم نے اب اس کو اپنے لاء میں Incorporate کرنا ہے لیکن چونکہ یہ بڑا اہم لاء ہے اور اس کے ساتھ لوگوں کی زندگیاں اور ان کی Contributions attached ہیں تو ہمیں اس جو Definitions کی Clause ہے، اس میں بھی یہ Insert کرنا چاہیے کہ Including the employees of the Provincial Assembly

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (b), before semi colon, the words “including employees of the Provincial Assembly Secretariat of Khyber Pakhtunkhwa” may be inserted.

جناب سپیکر: مسٹر زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: دیرہ شکریہ، محترم سپیکر صاحب۔

I beg to move that in Clause 2, in paragraph (b) before semi colon, the words “including employees of the Provincial Assembly Secretariat of Khyber Pakhtunkhwa and Peshawar High Court, Peshawar” may be inserted.

جناب سپیکر: مسٹر مظفر سید۔

Minister for Finance: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ We appreciate the amendments and agree with the same.

Mr. Speaker: Thank you. The motion before the House is that the identical amendments, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’.

Members: Yes.

Mr. Speaker: Those who are against it may say ‘No’.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی۔

جناب جعفر شاہ: اس میں، Definition میں بھی اس کو Insert کریں Section-2 sub

جناب سپیکر: او شو، او شو، او شو جی، وہ ہو گیا جی، ہو گیا، ہو گیا۔

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The amendments are adopted. Clauses 3 to 8 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 3 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 3 to 8 stand part of the Bill. Amendments in Clause 9: Madam Anisazeb Tahirkheli, MPA.

Ms. Anisazeb Tahirkheli: Thank you, Mr. Speaker. I beg to move that in Clause 9, for sub clauses (1) and (2), the following may be substituted, respectively:

“(1) At the time of retirement of a civil servant, the amount shall be paid to the civil servant as provided in the Schedule”; and

(2) A civil servant, who is dismissed, removed, terminated or resigned from service, shall be paid the amount alongwith the profit accrued thereon.”

Mr. Speaker, this is very important, if you can kindly refer to the Schedule that has been given annexed with the proposed Bill, the rate of contribution and amount of benefit has been clearly given but Clause 9 (1) (c) puts a bar on it and it’s quite strange because of multitude of government employees who has been contributing in the group insurance for the last twenty or I think probably more than twenty or thirty years or now on the verge of retirement. Some of them are just going to be retired, they are just going to benefit from this Bill once enacted, this Clause has given which deprived them of their hard earned money and the question there comes to my mind that why should they be given this credit of paying 25% of amount fixed in the Schedule, is it not injustice Mr. Speaker! to them and their families? They have been giving this amount for the last twenty, three decades. Then the second point that comes to the mind is that the share of the profit earned on twenty to thirty years of services of such employees will not be given to them, they will not be getting that share and it will not be taken into account as the same Clause is enacted and Mr. Speaker, once calculated in value the share will be much more than the present rate fixed in the Schedule.

یعنی جو امانٹ آپ نے اس وقت اپنے شیڈول میں ڈالی ہوئی ہے، وہ ان کی کنٹریبیوشن کی اگر ہم Value دیکھیں جو گزشتہ دو تین دہائیوں سے وہ دے رہے ہیں، اس سے وہ بہت کم ہے، Value wise امانٹ شاید زیادہ ہوگی لیکن آج اگر وہ ایک لاکھ روپے لیتے ہیں فرض کریں اور گزشتہ وہ ان سالوں میں یہ پیسے دے دیں تو اس وقت اس پیسے کی زیادہ Value تھی بنسبت آج، اور اگر آپ ان کو اب صرف 25% دینے کی بات کرتے ہیں اس شیڈول کے مطابق کیونکہ پہلا پوائنٹ یہ ہے کہ پہلے پانچ سال میں اس کے Enactment میں آپ کو 25% ملے گا، اگلے اس کے پانچ سال میں 50% ملے گا، پندرہ سال میں اس کے Enactment کے بعد ان کو 75% اور پھر پندرہ سال کی مدت کے بعد جو لوگ ریٹائر ہونگے، ان کو یہ پورا ملے گا، کیوں جناب سپیکر؟ یہ لوگ تو پچھلے تیس سالوں سے پچیس سالوں سے یہ کنٹریبیوشن دے رہے ہیں تو انہیں ہم کیوں Deprive کریں؟ لہذا میرا یہ نکتہ ہے کہ اس کو ہٹایا جائے، جو شیڈول دیا ہوا ہے، اس کے مطابق اگر آج کوئی ریٹائر ہوتا ہے تو اس کو اس شیڈول کے مطابق دیں، کل کوئی ریٹائر ہوتا ہے اور میری تو یہ بھی خواہش ہے اور یہ میری درخواست ہوگی کہ اس کی۔۔۔۔۔

وزیر خزانہ: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم، جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: اس کا جو وہ Benefit ہے، نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

وزیر خزانہ: میں یہ بات کر رہا تھا کہ ہم تو اس سے Agree ہیں، انہوں نے اپنا Stance بھی دے دیا، اپنا پیغام بھی دے دیا۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: سر! میں ایک پوائنٹ، ایک پوائنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Agreed، نہ بس۔۔۔۔۔

Minister for Finance: I really appreciate your arguments that's why no comments because we are already committed and we are agree with that amendment. So

نماز کا وقت بھی ہے، تو میرے خیال میں اس میں کوئی تقریر کی ضرورت نہیں رہے گی۔

جناب سپیکر: ایس، ایس، ٹھیک ہے جی۔ بس جعفر شاہ صاحب! میرے خیال میں۔۔۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیللی: بہت شکریہ جناب! میں آپ کو اور وزیر صاحب کو، ہم خاص شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اگر آپ کو میں، تو آپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب، جعفر شاہ صاحب! Identically ایک ہی یہ چیز ہے تو بس وہ ہو گیا جی۔

Mr. Jafar Shah: It's the same. Thank you very much, Mr. Speaker.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the identical amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No.'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Clauses 10 to 15 of the Bill: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 10 to 15 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 10 to 15 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 10 to 15 stand part of the Bill. Long Title and Preamble and Schedule also stand part of the Bill.

مبارک جی، تمام ایمپلائز کیلئے مبارک ہو، سب کو مبارک۔

مسودہ قانون مجریہ 2014 کا پاس کیا جانا

(سبکدوش سرکاری ملازمین کیلئے مراعات اور بعد از مرگ معاوضہ مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Finance, Khyber Pakhtunkhwa.

Minister for Finance: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014, as amended, may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants Retirement Benefits and Death Compensation Bill, 2014 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

Members: 'Yes'.

جناب سپیکر: تھوڑا آواز تو نکالو؟ No? And those who are against it may say

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments.

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹیں برائے سال 2009-10 تا 2011-12 کا

ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law, Item No. 12.

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, lay on the table, the following annual reports of the Council of Islamic Ideology, in the House: 2009-10, 2010-11, and 2011-12.

Mr. Speaker: The reports stand laid. The sitting is adjourned till 2:00 pm of tomorrow afternoon.

---

(اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 29 اکتوبر 2014ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)